COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

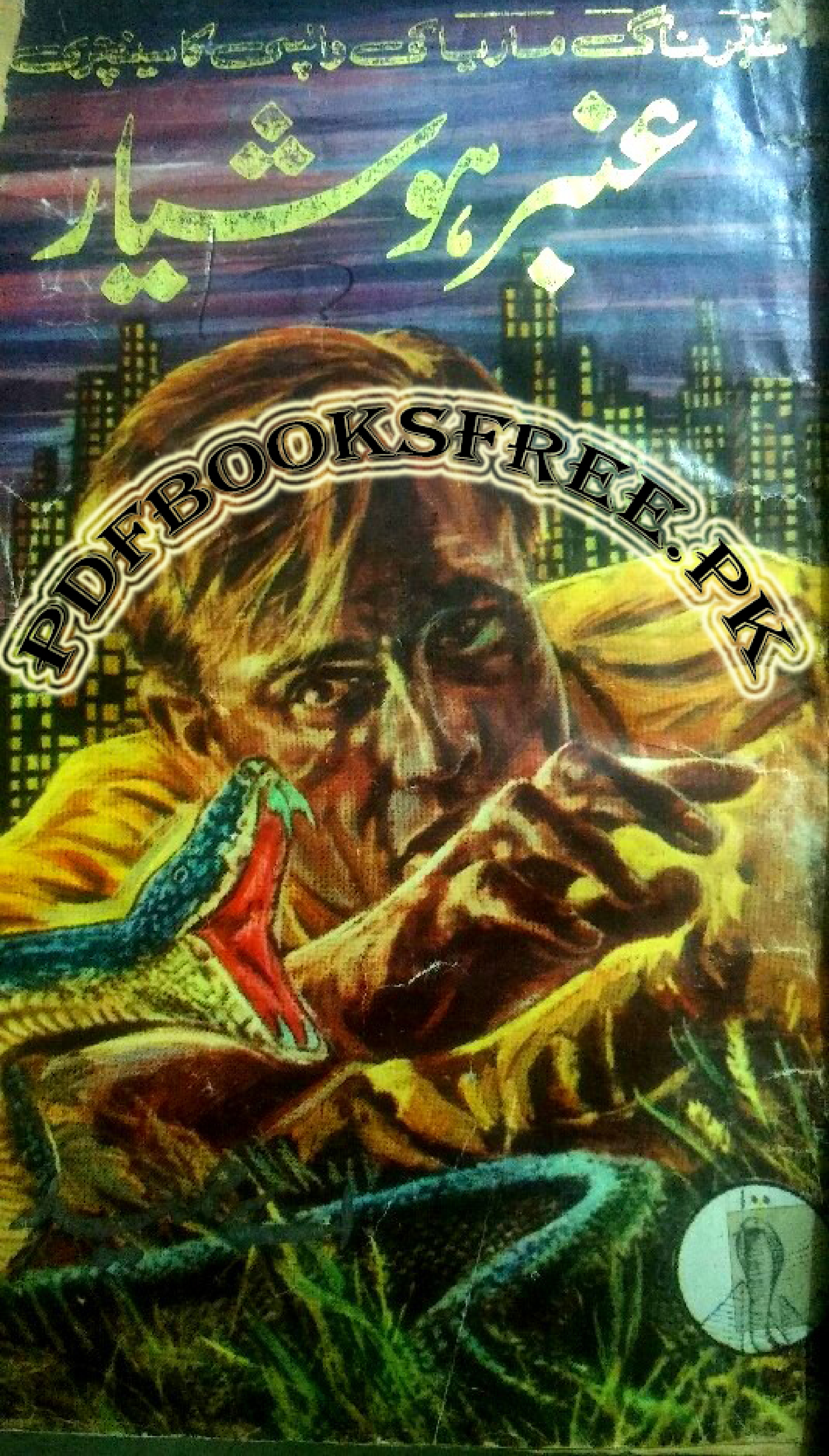

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PDFBOOKSFREE.PK

SCAN BY
MUHAMMAD ARSHAD

نیا مکتبہ اقرا

عنبر ناگ ماریا کی واپسی کا سینچری نمبر

عنبر ہوشیار

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عرضِ ناشر

جب عمرو جنگ سارا کا سلسلہ شروع ہوا تو اس وقت یہ خیال نہ تھا کہ یہ سلسلہ یہاں تک [illegible] نے اس سلسلہ کو یہ اعزاز دیا کہ سفر جو عمرو جنگ سارا نے کئی ہزار سال پہلے شروع کیا تو وہ سو قسطوں میں جاری رہا، یہاں تک پہنچ گئے پھر انکی واپسی کا سفر شروع ہوا تو یہ سلسلہ [illegible] تک [illegible] کیا یہ جاری رہے یا بند کر دیا جائے اگر بند کر دیا جاتا تو آخر میں عمرو جنگ سارا کا انجام کیا ہوتا یہ بات تو یہ ہے کہ کئی سالوں سے پڑھنے والے [illegible] کسی صورت بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھے کہ انکا انجام موت ہو۔ [illegible] یہ سلسلہ [illegible] تک آ پہنچا تھا۔ [illegible] یہ سلسلہ جاری رکھا جائے۔ اب [illegible] اب سوال یہ تھا کہ عمرو جنگ سارا اور واپسی کے سفر میں شامل ہونے والے [illegible] کس زمانے میں جائیں اور کہاں جائیں اور کیسا ماحول پیدا کریں کہ وہ آپ [illegible] کے لئے دلچسپ [illegible] اور کشش سے بھرپور واقعات پر [illegible] سکیں [illegible] چند لفظوں میں ڈھال کر آپ تک پہنچا سکیں۔ [illegible] عمرو جنگ سارا [illegible] ایک نئے سفر کا فیصلہ کیا جس کی ابتدا [illegible] سے ہو چکی ہے۔ اب یہ پڑھ کر رائے دینا آپ کا کام ہے کیا آپکو [illegible] پسند آیا۔ اور آپ اس سفر میں [illegible] پسند کریں گے۔ وہ یوں کہ اگر آپ کے [illegible] میں گزرے ہوئے زمانے یا آنے والے زمانے کے بارے میں کوئی سوال [illegible] تو آپ اپنا سوال [illegible] اس سوال [illegible]

خدا حافظ [illegible] آپ کی رائے اور سوالوں کا منتظر

[illegible]

قیمت ؍ ۱۵ ؍ روپے

ترتیب و پیشکش

محمد ارشد

پاکستان ورچوئل لائبریری

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

بار اوّل : ۱۹۸۵
ناشر : نیا مکتبہ القراء ۱۲ بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور ۲
طابع : [illegible] پرنٹرز، آبکاری روڈ، لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ترتیب

- خلائی انسان سے ملاقات
- فرعون کی پیش گوئی
- دنیا تباہ ہو گئی
- چمکیلا انسانی سایہ
- ماریا دشمن بن گئی
- عنبر ہوشیار!
- ٹائم مشین
- تابوت کی آواز
- جادوگر پجاری
- بے قابو خلائی جہاز

خلائی انسان سے ملاقات

غار کے پاس پہنچ کر سبز خلائی انسان رک گیا!

اس نے آہستہ آہستہ اپنی گردن گھما کر پیچھے دیکھا۔ ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے اسے بھی کسی انسان کی موجودگی کا احساس ہو گیا ہے۔ اچانک اس کی آنکھوں کی سرخ روشنی تیز ہو گئی اور ایک سرخ لائٹ کی طرح پیچھے پڑی۔ عنبر ناگ اور کیٹی اگر پہاڑی کی دیوار کے ساتھ نہ لگے ہوتے تو وہ خلائی انسان کو ضرور نظر آ جاتے۔ مگر وہ اندھیرے میں چھپے ہوئے تھے۔ سبز خلائی انسان کو جب سرخ روشنی میں کوئی دنیا کا انسان نظر نہ آیا تو اس کی آنکھوں سے نکلتی تیز روشنی مدھم ہو گئی اور وہ رینگتا ہوا غار میں داخل ہو گیا۔

اس کے جانے کے بعد کیٹی نے سرگوشی میں کہا،

"یہ خلائی مخلوق ہے مگر اس کی شکل اس دنیا کے لوگوں جیسی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ خلائی انسان کسی ایسے خلائی سیارے سے یہاں آیا ہے جو اس دنیا سے کروڑوں نوری سال کے فاصلے پر ہے۔"

عنبر نے کہا: "مگر یہ یہاں کیا کرنے آیا ہے؟"

کیٹی نے جواب دیا:

"اس خلائی انسان کا خلائی لباس کٹا پھٹا ہے جس کا مطلب ہے کہ اس کو مجبوراً یہاں اترنا پڑا ہے۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ یہ جس سیارے سے آیا ہے وہاں کی فضا بالکل ہماری اس دنیا کی فضا جیسی ہے ورنہ یہ یہاں زندہ نہیں رہ سکتا تھا۔"

ناگ بولا: "اس سے مل کر پتہ کرنا چاہیے کہ وہ یہاں کیا کر رہا ہے اور اب آگے کہاں جائے گا۔"

عنبر نے کہا:

"یہ کام کیٹی ہی کر سکتی ہے کیوں کہ یہ خود خلائی مخلوق ہے اور خلا کی زبان جانتی ہے۔

کیوں کیٹی! کیا خیال ہے؟"

کیٹی کہنے لگی:

"تم لوگ یہیں ٹھہرو۔ میں غار میں جا کر خلائی انسان سے بات کرتی ہوں۔"

"وہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچائے۔" عنبر نے کہا۔

ناگ بولا: "میں تمہارے ساتھ جاؤں گا کیٹی تاکہ تمہاری حفاظت کر سکوں۔"

کیٹی نے جواب دیا:

"اس کی ضرورت نہیں۔ وہ میرے دشمن سیارے کی مخلوق نہیں ہے۔ وہ مجھے کچھ نہیں کہے گا۔ اگر ایسی خطرے کی کوئی بات ہوئی تو میں تمہیں آواز دوں گی تم میری مدد کو آ جانا۔ اب میں جاتی ہوں۔"

کیٹی آہستہ سے غار کی طرف بڑھی۔ ناگ اور عنبر اپنی جگہ پر ہوشیار ہو کر کھڑے ہو گئے۔

کیٹی غار میں داخل ہوئی تو اسے دور غار کے اندر ہلکی سرخ روشنی نظر آئی۔ وہ اس روشنی کی طرف بڑھی ہی تھی کہ ایک دم سے تیز سرخ روشنی میں نہا گئی۔ سبز خلائی انسان نے اس پر اپنی آنکھوں کی سرخ روشنی ڈالی تھی۔

کیٹی نے دونوں ہاتھ اوپر کھڑے کر دیئے اور خلائی زبان میں بولی:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں خلائی لڑکی کیٹی ہوں۔ میں تمہاری مدد کو آئی
ہوں۔ میں تمہاری دوست ہوں۔"
سرخ روشنی ایک دم مدھم پڑ گئی اور اسے سبز خلائی
انسان کی آواز آئی:
"آگے آ جاؤ۔"
کیٹی پھونک پھونک کر قدم اٹھاتی سبز خلائی انسان کی
طرف بڑھی۔ یہ خلائی انسان ایک جگہ غار میں دیوار سے
ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم سے سبز روشنی اور آنکھوں
سے سرخ روشنی کی کرنیں نکل رہی تھیں۔ کیٹی اس کے قریب
جا کر کھڑی ہو گئی۔
"میرے دوست تم اس دنیا میں کیسے آ گئے؟ تمہارے
سیارے کا نام کیا ہے؟"
سبز خلائی انسان نے کہا:
"میں خلائی سیارے لیوتھون کا سائنس دان انجینئر
ہوں۔ میرا نام تھیو سانگ ہے۔ میرا سیارہ اس
دنیا سے دس کروڑ نوری سال کے فاصلے پر واقع
ہے۔ وہاں کی فضا اس زمین کی فضا سے بہت
ملتی جلتی ہے۔ ہمارے سیارے کے بادشاہ نے
مجھے ایک دوسرے سیارے کو تباہ کرنے کے لیے

ایک خلائی بم تیار کرنے کا حکم دیا مگر میں نے
بے گناہ مخلوق کو ہلاک کرنے سے انکار کر دیا۔
چنانچہ ہمارے سیارے کے بادشاہ نے مجھے اس
دنیا کی فضا میں لا کر پھینک دیا۔ اب میں کئی
روز سے ان پہاڑیوں میں پھر رہا ہوں۔ اس خیال
سے لوگوں کے سامنے نہیں آتا کہ یہاں میرا کوئی
دوست نہیں ہے۔"
کیٹی نے کہا، "تمہیں یہ سن کر خوش ہو جانا چاہیے
کہ ہم تمہارے دوست ہیں۔"
"کیا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟" خلائی انسان
تھیوسانگ نے پوچھا:
"ہاں" کیٹی نے کہا، "میرے ساتھ میرے دو بھائی
عنبر اور ناگ بھی ہیں جو باہر کھڑے ہیں۔ میں انہیں
اندر بلاتی ہوں۔"
کیٹی جلدی سے باہر آئی۔ سارے حالات عنبر اور ناگ
کو بتائے اور انہیں ساتھ لے کر غار میں سبز خلائی انسان
کے پاس چلی آئی۔ اس نے عنبر ناگ کا خلائی انسان تھیوسانگ
سے تعارف کروایا۔ مگر کیٹی نے خلائی انسان تھیوسانگ کو عنبر
اور ناگ کی خفیہ طاقتوں کے بارے میں کچھ نہ بتایا۔ نہ ہی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے ماریا کے بارے میں کوئی بات کی۔

عنبر نے کہا، "دوست میتھو سانگ تم کب تک اس غار میں پڑے رہو گے۔"

میتھو سانگ بولا، "پھر میں کیا کروں۔ کہاں جاؤں اب تم میرے دوست بن گئے ہو۔ تم لوگ جہاں کہو میں تمہارے ساتھ جانے کو تیار ہوں۔"

ناگ نے کہا، "لیکن تمہارے جسم سے سبز اور آنکھوں سے سرخ روشنی نکل رہی ہے۔ اس حالت میں تم ہمارے ساتھ باہر نکلے تو لوگ تمہارا تماشہ بنائیں گے بچے پیچھے لگ جائیں گے۔"

عنبر بولا، "یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں کی پولیس تمہیں اندیشۂ نقص امن کی وجہ سے گرفتار کرلے۔"

خلائی انسان میتھو سانگ نے کہا،

"میرے پاس ایک خلائی طاقت ہے جس کی مدد سے میں اپنے جسم کا رنگ یہاں زمین کے لوگوں کے جسموں کے رنگ جیسا کر سکتا ہوں اور میری آنکھوں سے سرخ روشنی بھی نہیں نکلے گی۔"

ناگ نے پوچھا، "کیا اس کے علاوہ بھی تمہارے پاس کوئی خلائی طاقت ہے؟"

خلائی انسان میتھو سانگ بولا،

"اگر میں اپنی دائیں آنکھ بند کر کے کسی چیز کو انگلی سے چھوؤں تو وہ شے اتنی چھوٹی ہو جائے گی کہ میں اسے اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال سکوں گا۔"

عنبر ناگ اور کیٹی نے ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھا۔

"اس کا تو تجربہ کر کے دکھاؤ میتھو سانگ" عنبر نے کہا۔

کیٹی بولی، "عنبر بھائی کو یقین نہیں آ رہا۔ حالانکہ مجھے یقین ہے۔ کیونکہ میں جانتی ہوں کہ خلائی مخلوق بہت کرشمے دکھا سکتی ہے۔"

خلائی انسان میتھو سانگ نے کہا،

"کیٹی! تم مجھے اچھی طرح سے جانتی ہو۔ لیکن یہ میرے نئے دوست میری طاقتوں سے واقف نہیں ہیں۔ اس لیے میں انہیں تجربہ کر کے ضرور دکھاؤں گا۔"

خلائی انسان نے یہ کہہ کر اپنی دائیں آنکھ بند کی اور عنبر کے جسم کے ساتھ اپنی انگلی لگا دی۔ ایک سیکنڈ کے اندر اندر ایک دم سے عنبر چوہے کے بچے کی طرح چھوٹا بن گیا کیٹی ہنس کر بولی،

"عنبر بھائی! اب تمہیں یقین آ گیا ہو گا۔"

ناگ نے عنبر کو اپنی ہتھیلی پر اٹھا لیا اور کہنے لگا،

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"عنبر بھائی تم تو اتنے چھوٹے ہو گئے ہو کہ میں تمہیں اپنی جیب میں ڈال سکتا ہوں۔"

عنبر کی باریک آواز آئی:

"ناگ! یہ شخص میری خفیہ طاقت کو ابھی نہیں جانتا دیکھو۔ میں اپنی طاقت استعمال کرنے لگا ہوں۔"

عنبر نے دونوں چھوٹے چھوٹے بازو ہوا میں زور سے لہرائے اس کے ساتھ ہی وہ پھر سے پورا جوان عنبر بن گیا۔ اب خلائی انسان ہیوسانگ عنبر کو حیرانی سے تکنے لگ گیا۔ بولا:

"تم نے کمال کر دیا عنبر! ضرور تم کوئی غیر معمولی انسان ہو۔ کیوں کہ میں جس کو دائیں آنکھ بند کر کے چھوٹا کر دوں۔ وہ اس وقت تک دوبارا بڑا نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں بائیں آنکھ بند کر کے اسے دوسری انگلی سے نہ چھوؤں۔ سچ سچ بتاؤ، تم اصل میں کون ہو؟ کیا تم بھی کوئی خلائی انسان ہو؟"

عنبر مسکراتے ہوئے بولا:

"ہیوسانگ! تم ہمارے دوست ہو۔ مگر تم میری خفیہ طاقت کو نہیں جانتے تھے۔ اب تم نے اپنی آنکھوں

سے دیکھ لیا ہے کہ میں بھی زبردست طاقت رکھتا ہوں۔"

"مگر تم اصل میں کون ہو؟" خلائی انسان نے پھر سوال کیا۔

کیٹی بولی: "یہ تمہیں بعد میں بتا دیں گے۔ اس وقت تم یہاں کے انسانوں کی طرح اپنا جسم بناؤ۔ یہ خلائی سوٹ اتار کر پھینکو اور ہمارے ساتھ شہر چلو کیا تمہیں بھوک یا پیاس نہیں لگی؟"

خلائی انسان نے کہا

"جب سے اس دنیا کی فضا میں آیا ہوں مجھے کچھ کچھ بھوک پیاس لگنے لگی ہے۔ ان خشک پہاڑیوں میں سوائے خشک گھاس کے اور کچھ نہیں ہے۔ یہی خشک گھاس کھا کر گزارہ کرتا رہا ہوں۔"

ناگ نے کہا:

"تم ہمارے ساتھ ہوٹل چلو۔ ہم تمہیں چکن روسٹ کھلائیں گے اور چینی سوپ پلائیں گے۔"

سبز خلائی انسان نے اپنا سانس روک کر دوبار اپنے سر کو جھٹکا دیا اور اس کا جسم جو پہلے سبز تھا ہماری دنیا کے انسانوں کی طرح گندمی ہو گیا۔ اس کی آنکھوں کی سرخ روشنی بھی غائب ہو گئی۔ عنبر ناگ اور کیٹی نے خلائی انسان کو ساتھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پا اور ٹیکسی میں بٹھا کر اپنے ہوٹل لے آئے خلائی انسان
بھتوسانگ کو قمیض پتلون بوٹ وغیرہ پہنائے گئے۔ اس نے
کھانا کھایا اور بولا؛

"تم لوگ جنگلی لوگوں کی طرح گوشت کو آگ پر
بھون کر کیوں کھاتے ہو؟ ہمارے سیارے پر تو گوشت
کو روشنی کی ایک کرن بھون ڈالتی ہے۔"

پھر اس نے ٹیلی ویژن دیکھا تو بولا؛

"تم لوگ سائنس میں ابھی بہت پیچھے ہو۔ ہمارے
سیارے میں تو ہر انسان کی انگوٹھی میں ٹیلی ویژن
لگا ہوتا ہے جو ہر وقت چلتا رہتا ہے۔"

ناگ بولا؛ "اگر تیسری ایٹمی جنگ نہ ہوئی تو اس
دنیا میں بھی انگوٹھیوں والے ٹیلی ویژن آ جائیں گے۔"

خلائی انسان نے چونک کر کہا؛

"کیا یہاں بھی لوگ ایٹمی جنگ کی تیاریاں کر
رہے ہیں؟"

عنبر سانس بھر کر کہنے لگا؛

"یہاں انسان انسان کا دشمن ہو گیا ہے۔ ایک بار
پہلے دنیا میں ایٹم بم گرایا جا چکا ہے۔ اب اتنے طاقتور
میزائل تیار ہو گئے ہیں کہ جس ملک پر گریں گے

وہاں کوئی انسان زندہ نہیں بچے گا۔"

کیٹی نے خلائی انسان کو بتایا کہ امریکہ اور روس خلائی
یعنی ہماری اس زمین کے گرد چھوڑے ہوئے خلائی سیاروں
کے ذریعے لیزر شعاعیں پھینک کر ایک دوسرے کو تباہ کرنے
کا پورا پورا انتظام کر چکے ہیں۔

خلائی انسان نے پوچھا؛

"یہ لوگ ایک دوسرے کو کیوں تباہ کرنے پر تلے
ہوئے ہیں؟"

ناگ بولا؛

"اس لیے کہ امریکہ چاہتا ہے کہ وہ ساری دنیا پر
قبضہ کر لے۔ روس چاہتا ہے کہ اس کا دنیا پر قبضہ
ہو جائے۔ بیچ میں کروڑوں انسان خواہ مخواہ مارے
جائیں گے۔"

خلائی انسان نے کہا کہ کیا کسی طرح ان دونوں ملکوں
کو ایسی بھیانک جنگ کرنے سے روکا نہیں جا سکتا؟

عنبر نے کہا کہ ان دونوں ملکوں نے خطرناک ایٹمی ہتھیاروں
کا اتنا بڑا ذخیرہ کر لیا ہے کہ اب وہ اسے دشمن پر
چلانا چاہتے ہیں۔

ناگ نے خلائی انسان سے کہا؛

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تمہارے خلائی دوست! تم اس وقت اس دنیا پر آئے ہو جب کہ یہ دنیا تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ کسی بھی وقت ایٹمی جنگ شروع ہو سکتی ہے۔"

کیٹی نے کہا:

"اگر ایک بار جنگ شروع ہو گئی تو اسے پھر کوئی بھی نہ روک سکے گا۔ زمین سے میزائل ایک دوسرے کے ملک پر حملہ کریں گے۔ خلا میں سے لیزر شعاعیں تباہی مچا دیں گی۔"

خلائی انسان نے افسوسناک انداز میں کہا:

"میں نے اپنے سیارے میں بھی جنگ کی مخالفت کی تھی جس کی سزا میں مجھے یہاں پھینک دیا گیا۔ اب یہاں بھی سائنسدان ایٹمی جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ میں اس جنگ کو روکنا چاہتا ہوں۔"

ناگ ہنس کر بولا:

"ہم امریکہ جا رہے ہیں۔ تم وہاں جا کر امریکہ کے صدر سے مل کر جنگ نہ کرنے کی بات کر کے دیکھ لینا۔"

عنبر نے کہا:

"کیا تم ہمارے ساتھ امریکہ چلو گے؟"

خلائی انسان بولا:

"میں تمہارے بغیر یہاں رہ کر کیا کروں گا۔ اب تو میرا جینا مرنا تمہارے ہی ساتھ ہے۔"

کیٹی نے فوراً سوال کر دیا۔

"تھیوسانگ! تم نے ہمیں یہ بتایا ہی نہیں کہ تم کس طرح مر سکتے ہو؟"

خلائی انسان تھیوسانگ کچھ دیر کے لیے چپ ہو گیا پھر بولا:

"تم میرے دوست ہو۔ تم نے میری مدد کی ہے۔ میں تم پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اور اپنی موت یا زندگی کا راز تمہیں بتائے دیتا ہوں۔ میں پستول کی گولی یا لیزر کی شعاع یا آگ سے نہیں مر سکتا۔ مجھے تلوار خنجر بھی ہلاک نہیں کر سکتے۔ دم گھٹنے سے بھی مجھے موت نہیں آ سکتی۔ ہاں اگر کوئی میری دائیں ہاتھ کی کوئی بھی انگلی کاٹ ڈالے تو میں مر جاؤں گا۔"

عنبر ناگ اور کیٹی خاموش ہو گئے۔

عنبر نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"دوست! تمہارا یہ راز ہمارے سینے میں راز بن کر ہی رہے گا۔ ہم تمہارے دائیں ہاتھ کی انگلی کی حفاظت کریں گے۔"

ناگ بولا:

"میرا خیال ہے ہم اپنے خلائی دوست بیتوسانگ کا پاسپورٹ تو بنوا لیں گے لیکن اس کو امریکہ کا ویزا ملنا بہت مشکل ہے اور ویزے کے بغیر، امریکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔"

خلائی انسان نے پوچھا:

"یہ ویزا کیا ہوتا ہے؟"

کیٹی بولی:

"یہ بھی اس دنیا کی ایک بک بک ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ تم دوسروں کو اپنی انگلی سے چھو کر چھوٹا کر لیتے ہو کیا تم اپنے آپ کو بھی اتنا چھوٹا کر سکتے ہو؟"

خلائی انسان سر ہلا کر بولا:

"کیوں نہیں کیٹی۔ اگر میں داہنی آنکھ بند کر کے انگلی سے اپنے جسم کو چھو لوں تو میں بھی چھوٹا ہو جاؤں گا۔ اور جب تک دوسری آنکھ

بند کر کے دوبارہ اپنے جسم کو نہیں چھوؤں گا چھوٹے کا چھوٹا ہی رہوں گا۔"

کیٹی نے خوش ہو کر عنبر ناگ سے کہا:

"یہ تو سارا معاملہ ہی حل ہو گیا۔ ہم بیتوسانگ یعنی اپنے خلائی دوست کو چھوٹا بنا کر اپنی جیب میں ڈال کر ساتھ لے چلیں گے۔ پھر نہ تو اس کے پاسپورٹ کی ضرورت ہو گی نہ ویزے کی۔"

عنبر نے کہا:

"لیکن ہوائی اڈوں پر جو ایکس رے کرنے والی مشینیں لگی ہوتی ہیں وہ اسے ظاہر کر دیں گی۔"

کیٹی بولی:

"وہاں پہنچ کر اس کا بھی کوئی حل سوچ لیں گے ابھی ہمیں یہاں سے کوچ کر جانا چاہیے۔"

ناگ نے کہا:

"میرا خیال ہے کیٹی ٹھیک کہتی ہے۔ ہمیں پاکستان سے نکل چلنا چاہیے۔ ہمارے ویزے لگے ہوئے ہیں۔ بس جہاز میں سیٹیں بک کرانی ہیں۔"

عنبر نے کہا کہ ہمارے پاس ڈالر زیادہ نہیں ہیں۔ اور اگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جا کر ہمیں ڈالروں کی سخت ضرورت پڑے گی۔

ناگ نے مسکرا کر کہا:

"اس کی تم لوگ فکر نہ کرو۔ وہاں ڈالر پیدا کرنا میرا ذمہ ہوگا۔"

خلائی انسان نے کہا:

"میں بھی تمہاری مدد کروں گا۔"

عنبر بولا:

"یہ وہاں جا کر سوچیں گے۔ ابھی تو ہمارے پاس اتنے پیسے ہیں کہ امریکہ جا کر ایک مہینہ آرام سے رہ سکتے ہیں۔"

خلائی انسان نے پوچھا:

"تم لوگ امریکہ کیوں جا رہے ہو؟"

ناگ بولا:

"بات اصل میں وہی ہے جو ہم ابھی تھوڑی دیر پہلے کر رہے تھے۔ دنیا تباہ ہونے والی ہے۔ ہم پہلے امریکہ جا کر وہاں کے صدر کو جنگ کی پہل کرنے سے روکنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ نہ مانے تو پھر ہم روس جا کر اس کے صدر سے درخواست کریں گے کہ وہ جنگ شروع کر کے

دنیا کو تباہ نہ کریں۔"

خلائی انسان نے کہا:

"یہ تو بڑا نیک کام ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ لوگ ہماری بات مان لیں گے؟"

کیٹی بولی:

"ہمیں کوشش ضرور کرنا چاہیے۔"

خلائی انسان نے جواب میں کہا:

"ٹھیک ہے۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

○

عنبر ناگ کیٹی نے دوسرے روز پان ایم امریکی فضائی کمپنی کے دفتر جا کر ہوائی جہاز میں کراچی سے واشنگٹن تک کی تین سیٹیں بک کروا لیں۔ یہ جمبو جیٹ طیارہ کراچی سے رات کے تین بجے روانہ ہونے والا تھا۔ انہوں نے ساری تیاری کر لی تھی۔ رات کے دو بجے جب وہ کراچی ائر پورٹ کی طرف چلنے لگے۔ تو کیٹی نے خلائی انسان تھیو سانگ سے کہا:

"تھیو سانگ! اب تم اتنے چھوٹے بن جاؤ کہ میں تمہیں اپنے پرس میں ڈال لوں تا کہ تم بھی ہمارے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ساتھ امریکہ کا سفر کر سکو۔"
خلائی انسان نے بہت اچھا کہہ کر صوفے پر بیٹھے بیٹھے اپنی داہنی آنکھ بند کی اور ہاتھ کی انگلی سے اپنے پیٹ کو چھوا۔ انگلی کے چھوتے ہی خلائی انسان چڑیا کے چوزے سے بھی چھوٹا سا بن گیا۔ عنبر اور ناگ اسے تعجب سے تکنے لگے۔ کیٹی نے ننھے خلائی انسان کو صوفے پر سے اٹھا کر اپنی ہتھیلی پر بٹھایا اور پوچھا:

"ہیلو سانگ! میرے پرس میں تمہارا دم تو نہیں گھٹے گا نا؟"

"بالکل نہیں۔"

خلائی انسان کی پتلی ننھی سی آواز آئی۔ کیٹی نے خلائی انسان کو اپنے نیلے پرس میں ڈال لیا۔ وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر ائر پورٹ کی طرف روانہ ہو گئے۔

ناگ نے راستے میں کیٹی سے کہا:

"اس سے تو بہتر تھا کہ تم چٹکی بجا کر ائر ہوسٹس بن جاتیں۔ پھر خلائی انسان کی چیکنگ سے بھی بچ سکتے تھے۔ تمہارے پرس کو کوئی چیک نہیں کر سکتا تھا۔"

کیٹی نے کانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا:

"میرے بڑوں کی بھی توبہ۔ میں چٹکی نہیں بجاؤں گی۔ کیا خبر وہ جن صاحب مجھے کیٹی سے کوئی بلا بنا دیں۔ اب مجھے اس جن کا کوئی اعتبار نہیں رہا۔"

خلائی انسان کیٹی کے پرس میں اس کے چھوٹے سے رومال میں بیٹھا کیٹی کی باتیں سن رہا تھا۔ اس نے اندر سے پتلی آواز میں پوچھا:

"کیا میں کوئی بات کر سکتا ہوں کیٹی؟"

کیٹی کو باریک ننھی آواز آئی۔ جیسے کسی کوئل سے نکل رہی ہو۔ اس نے جلدی سے پرس اپنے ہونٹوں کے پاس لا کر کہا:

"ہیلو سانگ! جب تک میں نہ کہوں خدا کے لیے آواز مت نکالو۔ نہیں تو بڑی گڑبڑ ہو جائے گی۔"

اس کے بعد خلائی انسان خاموش ہو گیا۔

ٹیکسی ائر پورٹ پہنچ گئی۔ ائر پورٹ رات کے وقت روشنیوں میں جگمگا رہا تھا۔ عنبر کے پاس ایک بریف کیس بھی تھا۔ ائر پورٹ پر ان کے پاسپورٹ دیکھے گئے۔ بریف کیس چیک کیے گئے۔ کسی نے کیٹی کا پرس کو چیک کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ تینوں ساتھی بڑے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آرام سے لانج میں جا کر بیٹھ گئے۔ ٹھیک وقت پر پان ایم کا بہت بڑا جمبو جیٹ ہوائی جہاز کراچی ائرپورٹ سے پرواز کر گیا۔ راستے میں کیٹی باتھ روم میں جا کر پرس کھول کر خلائی انسان کو تھوڑا بہت برگر اور مکھن وغیرہ کھلاتی رہی۔ مغربی جرمنی کی ائرپورٹ فرینکفرٹ پر جہاز رکا۔ وہاں سے لندن کے ہیتھرو ائرپورٹ پر رکا۔ یہاں سے چلا تو واشنگٹن یعنی امریکہ کے دارالحکومت پہنچ گیا۔ یہاں زیادہ چیکنگ ہوتی تھی۔

عنبر نے کیٹی کو مشورہ دیا کہ چونکہ کسٹم والے تمہارے پرس کو کھول کر دیکھیں گے۔ کہ کہیں تم افیم یا ہیروئن اپنے ساتھ تو نہیں لے جا رہی ہو اس لیے بہتر یہ ہوگا کہ خلائی انسان کو رومال میں لپیٹ کر اپنے ہاتھ میں پکڑ لو۔ تمہارے رومال کو کوئی چیک نہیں کرے گا۔ ناگ نے بھی عنبر کی تائید کی۔ کیٹی نے ایسا ہی کیا اور خلائی انسان کو پرس ہی سے نکال کر اپنے رومال میں لپیٹا اور اپنی مٹھی میں چھپا لیا۔ کسٹم کے کاؤنٹر پر سامان کی چیکنگ ہو رہی تھی۔ اچانک کیٹی پریشان ہو گئی۔ اس نے دیکھا کہ کسٹم آفیسر عورتوں کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے رومال بھی کھول کر چیک کر رہا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جنگ کا

خطرہ بڑھ گیا تھا۔ ائرپورٹ پر ہر شے کی چیکنگ ہونے لگی تھی۔ ناگ اور عنبر بھی گھبرا سے گئے۔ کیٹی اس وقت کسٹم آفیسر کے بالکل قریب پہنچ چکی تھی۔ وہ خلائی انسان کو کسی دوسری جگہ نہیں چھپا سکتی تھی۔ اس کے آگے ایک موٹی امریکی عورت کھڑی اپنا سامان چیک کرا رہی تھی۔ کیٹی کو اور تو کچھ نہ سوجھا۔ وہ رومال اپنے منہ کے پاس لائی۔ جیسے ہونٹ پونچھ رہی ہو اس نے خلائی انسان کے قریب منہ لے جا کر کہا:

"میں تمہیں نیچے رکھ رہی ہوں۔ ان میزوں سے آگے نکل کر کسی ستون کے پیچھے چھپ جاؤ۔ ہم تمہیں وہاں سے اٹھا لیں گے۔"

موٹی امریکی عورت نے پلٹ کر کیٹی کی طرف دیکھا اور کہا:

"کیا تم مجھ سے کچھ کہہ رہی ہو؟"

کیٹی نے مسکرا کر کہا:

"سوری میم! میں نے تمہیں کچھ نہیں کہا۔"

عنبر ناگ چپ تھے۔ اب کیٹی اپنی جرابوں کو اونچا کرنے کے بہانے ذرا سی جھکی اور اس نے بڑے آرام سے خلائی انسان کو جو چڑیا کے بالکل ننھے سے چوزے کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طرح تھا کسٹم والی میز کے نیچے چھوڑ دیا۔ پھر جلدی سے اٹھ کر اپنا سامان چیک کرانے لگی۔ اس کا بریف کیس اور پرس چیک کیا گیا۔ اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا رومال بھی کھول کر دیکھا گیا۔ اب عنبر اور ناگ کی باری تھی۔

کیٹی کسٹم والوں کی میز سے آگے نکل کر کسٹم کے ہال کمرے میں اِدھر اُدھر نظریں دوڑا کر خلائی انسان کو ڈھونڈنے لگی۔ مگر وہ اسے کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ کیٹی گھبرا گئی۔ اچانک اس کی نظر خلائی انسان پر پڑ گئی۔ اس نے دیکھا کہ ایک ننھا سا انسان مسافروں کے پاؤں کے بیچ میں سے ہوتا ہوا ایک ستون کی طرف بڑھ رہا ہے جہاں خالی ڈبیاں اور کاغذ وغیرہ ڈالنے کے لیے ایک ڈبہ پڑا تھا۔ خلائی انسان اتنے سارے لوگوں میں کچھ گھبرا سا گیا تھا۔ وہ کیٹی کے دیکھتے دیکھتے ردی کاغذوں کے ڈبے میں گھس گیا تا کہ کوئی اسے پاؤں تلے نہ کچل ڈالے۔

اتنے میں عنبر ناگ بھی کیٹی کے پاس آ گئے تھے۔

"وہ کہاں ہے؟" ناگ نے پوچھا۔

کیٹی نے ردی کے ڈبے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ "ابھی ابھی اس میں گھس گیا ہے۔" وہ تینوں ڈبے کی طرف بڑھے ہی تھے کہ ایک کالا نیگرو صفائی کرنے والا آیا

وہ ایک چھوٹی سی گاڑی پر سوار تھا۔ جس میں موٹر لگی تھی۔ اس گاڑی پر ایک بڑا ڈرم لدا ہوا تھا۔ نیگرو نے خلائی انسان والے ردی کے ڈبے کو اپنے بڑے ڈرم میں انڈیلا اور عنبر ناگ کیٹی کی آنکھوں کے سامنے گاڑی تیز تیز چلاتا ہال سے باہر نکل گیا۔

عنبر ناگ اور کیٹی گھبرا کر اس کی طرف بھاگے۔

اتنی دیر میں وہ باہر نکل گیا تھا۔ باہر ایک ردی اور کوڑا کرکٹ والا ٹرک کھڑا تھا۔ نیگرو نے اپنا ڈرم ٹرک میں اُلٹ دیا اور اس سے پہلے کہ عنبر ناگ کیٹی وہاں پہنچتے ٹرک سڑک پر چل پڑا۔

کیٹی نے چیخ کر کہا "ٹرک روکو۔ ٹرک روکو۔"

کچھ امریکی عورتوں نے پلٹ کر کیٹی کو دیکھا۔ پھر اپنی راہ چلنے لگے۔

عنبر بولا: "اب کیا ہو گا۔ ٹرک تو بھاگا جا رہا ہے۔"

ناگ نے کہا: "ٹرک کا پیچھا کرو اور کیا ہو گا۔ جلدی کرو۔ کیٹی تم وہ ٹیکسی پکڑو۔ جلدی جلدی۔"

وہاں کتنی ہی ٹیکسیاں کھڑی تھیں۔ وہ ایک ٹیکسی میں گھس گئے اور ڈرائیور سے کوڑے کرکٹ کے ٹرک کا پیچھا کرنے کو کہا۔ ڈرائیور نے چونک کر پوچھا:

"کوڑے کرکٹ کے ٹرک کا پیچھا کرو گے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ہاں ہاں بھائی۔ تمہیں جو کہا ہے وہ کرو۔ تمہیں دس ڈالر انعام دوں گی۔"

کیٹی نے سانس پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ ٹیکسی چل پڑی۔

کوڑے کرکٹ کا ٹرک چونکہ بڑا تھا اس لیے انہیں نظر آ رہا تھا۔ اس وقت وہ چوک کے قریب پہنچ گیا تھا۔ ٹیکسی کافی پیچھے تھی۔ بیچ میں کچھ گاڑیاں آ گئی تھیں

عنبر بولا، "ٹرک پر نگاہ رکھنا کیٹی۔"

فرعون کی پیشگوئی

اچانک ٹرک میں سے ہم نے خلائی انسان کو ابھرتے دیکھا۔ ہم خوشی سے اچھل پڑے۔ ناگ بولا،

"حیرانی کی بات ہے کہ ہم یہ بھول گئے تھے کہ ہمارا خلائی دوست دوسری انگلی اپنے جسم سے لگا کر دوبارا بڑا بھی ہو سکتا ہے۔"

کیٹی نے اپنا سر پکڑ لیا،

"حد ہو گئی۔ یہ تو میں بھی بھول گئی تھی۔"

عنبر بولا،

"مگر یہ ابھی تک ٹرک میں کیا کرتا رہا۔ پہلے کیوں نہ بڑا ہوا؟"

کیٹی نے کہا،

"کوڑا کرکٹ کے ڈھیر میں سے اپنے آپ کو نکالتا رہا ہوگا۔ مگر اب ٹرک کو رکوایا کس طرح جائے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہم دیکھ رہے تھے۔ کہ خلائی انسان بھیتو سانگ ٹرک کے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر میں سے نکل کر اس کی چھت پر چڑھ رہا تھا۔ لوگ اپنی اپنی گاڑیوں میں اسے تعجب سے دیکھ رہے تھے۔

ہماری ٹیکسی والا بولا:

"جس ٹرک کا تم لوگ پیچھا کر رہے ہو اس میں یہ آدمی کیا کرتب کر رہا ہے۔"

ناگ بولا:

"ہم اسی آدمی کی تلاش میں ہیں۔ ٹیکسی کسی طرح اس ٹرک کے پاس لے چلو۔"

ٹیکسی والا بڑی کوشش کے بعد گاڑی کو ٹرک کے قریب لے آیا۔ اس نے گاڑی کو ٹرک کے بالکل ساتھ لگا دیا تھا کہ خلائی انسان اس کی ٹیکسی کے بونٹ پر چھلانگ لگا دے اور خلائی انسان بھیتو سانگ نے ایسا ہی کیا۔ اس نے ٹرک پر سے ٹیکسی پر چھلانگ لگا دی۔ ٹیکسی والا گاڑی کو دوسری سڑک پر لے آیا۔ ایک طرف سے ٹریفک سارجنٹ موٹر سائیکل لے کر آ گیا۔

"تم لوگ یہ کیا کرتب دکھا رہے تھے۔ میں تم سب کا چالان کروں گا۔"

ہم نے ٹریفک سارجنٹ کو بہت سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ نہ مانا۔ ناگ کو غصہ آ گیا۔ اس کو جب کبھی غصہ آ جائے تو پھر اسے روکنا مشکل ہوتا ہے۔ ناگ نے سانس اوپر کھینچا تو وہ کالا سانپ بن گیا۔ سانپ بنتے ہی اس نے اتنی زور سے پھنکار ماری کہ ٹریفک سارجنٹ پیچھے کو گر پڑا۔ اٹھتے ہی اس نے موٹر سائیکل سٹارٹ کی اور وہاں سے فرار ہو گیا۔ آدمی کو سانپ بنتے دیکھ کر ٹیکسی ڈرائیور کے بھی ہوش اڑ گئے تھے۔ وہ اپنی سیٹ پر بیٹھے بیٹھے بے ہوش ہو گیا۔

ناگ فوراً انسانی شکل میں واپس آ گیا۔ اور انہوں نے ٹیکسی کو وہیں چھوڑ ایک دوسری ٹیکسی لے کر شہر کے ایک ہوٹل میں آ گئے۔ یہاں انہوں نے ایک بڑا کمرہ کرائے پر لے لیا۔ دوسرے روز عنبر اور ناگ صدر امریکہ سے ملاقات کرنے وائٹ ہاؤس کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں جا کر انہیں معلوم ہوا کہ صدر تو لاطینی امریکہ کے دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ ناامید ہو کر واپس آ گئے۔

[illegible] اور خلائی انسان کمرے میں ہیں۔ بیٹھے ٹیلی ویژن دیکھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہے تھے۔ اب انہوں نے پروگرام بنایا کہ صدر کی واپسی کا انتظار کیا جائے گا۔

شام کو عنبر ہوٹل سے نکل کر اکیلا ہی واشنگٹن کے سب سے بڑے عجائب گھر کی طرف چل دیا۔ اس عجائب گھر میں دنیا کے بہت سے قیمتی زیورات، تصویریں اور مجسمے موجود ہیں۔ عنبر عجائب گھر کی سیر کرتے کرتے ایک کمرے میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ کونے میں ایک تابوت سیدھا دیوار کے ساتھ لگا ہے اور اس میں مصر کے کسی فرعون کی ممی رکھی ہے۔ عنبر کو بے اختیار اپنا وطن مصر یاد آ گیا۔ وہ بھی کبھی اسی طرح کے بادشاہوں کی ممیوں کے قبرستان سے بھاگا تھا اور ابھی تک آوارہ گردی کرتا آ رہا ہے۔

کچھ لوگ فرعون مصر کی اس ممی کو دیکھ رہے تھے۔ اس کی تصویریں بھی اتار رہے تھے۔ عنبر بھی وہاں جا کر رک گیا۔ وہ جانے ہی لگا تھا کہ اس کے کانوں میں آج سے پانچ ہزار سال پہلے کی مصری زبان میں کسی کی آواز آئی:

"عنبر! ذرا ٹھہرو۔"

یہ فقرہ اتنی پرانی زبان میں تھا کہ وہاں سوائے فرعون

مصر کی ممی کے دوسرا کوئی نہیں بول سکتا تھا۔ عنبر کا ماتھا ٹھنکا۔ اس نے چونک کر فرعون کی ممی کی طرف دیکھا۔ فرعون کی ممی خاموش تھی۔ ابھی وہاں کچھ امریکی کھڑے تھے۔ عنبر نے سوچا کہ شاید یہ اس کا وہم تھا۔ اس نے جانے کے لیے قدم اٹھائے تو فرعون مصر کی پھر آواز آئی:

"عنبر! ذرا ٹھہر جاؤ۔ مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ میں فرعون کی ممی بول رہی ہوں۔"

اب عنبر کو ذرا بھی شک نہ رہا، یہ فرعون مصر کی ممی کی آواز تھی۔ وہ رک گیا۔ جب عنبر کے سوا وہاں کوئی نہ رہا۔ سب چلے گئے تو عنبر فرعون کی ممی کے قریب ہو گیا۔ اس نے ممی کی طرف دیکھا۔ ممی نے آہستہ سے آنکھیں کھول کر عنبر کو دیکھا اور کہا:

"عنبر! جس طرح تم پانچ ہزار برسوں سے سفر کر رہے ہو۔ اسی طرح میں بھی اس تابوت میں پانچ ہزار سال سے بند ہوں۔ میری تقدیر میں یہی لکھا تھا۔ مجھے اپنی تقدیر سے کوئی گلہ نہیں۔ لیکن اب اس شک پر ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قیامت ٹوٹنے والی ہے۔ جو میرے جسم کو بھی
ہمیشہ کے لیے پرزے پرزے کر کے ہوا
میں اڑا دے گی۔"

عنبر نے تعجب سے پوچھا:

"اے مقدس ممی! وہ کون سی قیامت ہے جو
اس ملک پر ٹوٹنے والی ہے؟"

فرعون کی ممی کی آواز آئی:

"عنبر! یہ قیامت صرف اس ملک امریکہ پر
ہی نہیں بلکہ ساری دنیا پر ٹوٹے گی۔ ایٹمی
جنگ شروع ہونے والی ہے۔ ایٹم بم بارش
کی طرح برسیں گے۔ دنیا کا کوئی ملک باقی
نہیں رہے گا۔ تمام آبادیاں ویران ہو جائیں
گی۔ ہر طرف تباہی و بربادی ہو گی۔"

عنبر حیران ہو کر ممی کا منہ تک رہا تھا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو مقدس فرعون!"

ممی نے جواب دیا:

"میں آنے والی تباہی کو دیکھ رہا ہوں۔ سنو!
میں چاہتا ہوں کہ اپنے ساتھ تم میری لاش
کو بھی تباہ ہونے سے بچا لو۔ یہ کام سوائے

تمہارے اور کوئی نہیں کر سکتا۔"

عنبر نے کہا:

"لیکن —— لیکن میں تمہارے تابوت کو اٹھا
کر کہاں لے جاؤں؟ ایٹم بم تو ہر جگہ
گریں گے۔ تم خود کہہ رہے ہو کر ساری دنیا
تباہ ہو جائے گی۔"

فرعون مصر کی ممی بولی:

"یہ ٹھیک ہے۔ مگر یہاں سے دور کیلی فورنیا
کے ایک بیابان میں تین چوٹیوں والا ایک
بہت بڑا پہاڑ ہے۔ اس پہاڑ کے نیچے زمین
کے اندر گہرائی میں ایک گہرا تاریک غار ہے۔
کبھی اس غار میں دریا بہا کرتا تھا جو اب خشک
ہو گیا ہے۔ تم اپنے ساتھ میرے تابوت کو،
کیپٹن ناگ اور خلائی انسان کو لے کر اس
غار میں چلے جاؤ۔ ایٹم بموں کی تباہی کا
اس غار تک اثر نہیں پہنچ سکتا۔ وہاں تم
بھی محفوظ ہو جاؤ گے اور میری لاش بھی بچ
جائے گی۔ جب ایٹمی جنگ ختم ہو جائے
تو پھر مجھے بھی وہاں سے نکال کر باہر لے آنا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر بولا: "تو کیا اے مقدس فرعون! تم خلائی انسان کیٹی اور ناگ کے بارے میں بھی جانتے ہو؟"

"ہاں عنبر! مجھ پر ماضی اور حال روشن ہے۔ میں اس لیے آنے والے واقعات کو دیکھ رہا ہوں۔ تمہیں یہ کام جلدی کرنا ہو گا۔ صدر امریکہ کے واپس آنے پر جنگ شروع ہو جانے کا خطرہ ہے۔ مجھے یہاں سے لے چلو۔ خدا نے تمہیں میری مدد کے لیے یہاں بھیجا ہے۔"

عنبر سوچ میں پڑ گیا۔ فرعون مصر کی ممی نے اسے پریشان کر دیا تھا۔

اس نے کہا:

"مقدس فرعون! مجھے موقع دو کہ میں اس بارے میں کیٹی اور ناگ سے مشورہ کر لوں۔"

فرعون مصر کی ممی بولی:

"عنبر! تم فرعونوں کے شاہی خاندان سے ہو میری مدد کرنا تمہارا فرض ہے۔ میں تمہارا انتظار کروں گا۔ مجھے یہاں سے اٹھوا کر لے جانے میں تم خلائی انسان سے مدد لے

سکتے ہو۔"

عنبر کو جاتے جاتے ایک خیال آیا۔ اس نے پلٹ کر فرعون مصر سے پوچھا:

"کیا تم ماریا کے بارے میں بتا سکتے ہو کہ وہ اس وقت کہاں ہے؟"

فرعون مصر کی ممی نے کہا:

"ماریا ایک آسیبی مخلوق ہے اور غیبی حالت میں ہے۔ میں اسے دیکھ نہیں سکتا۔ اگر اسے دیکھ سکتا تو ضرور بتا دیتا کہ وہ کہاں ہے۔"

عنبر نے کہا:

"اچھا۔ میں جاتا ہوں لیکن وعدہ کرتا ہوں کہ تمہاری ضرور مدد کروں گا۔"

عنبر وہاں سے سیدھا ہوٹل آ گیا۔

کیٹی اور ناگ خلائی انسان ٹیلی ویژن کے سامنے بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ عنبر نے جا کر جب انہیں فرعون مصر کی ممی کی باتیں بتائیں تو کیٹی مذاق کرنے لگی۔

"عنبر بھائی! تم ایک لاش کی باتوں کا یقین کر رہے ہو وہ تو ایک بے جان ممی ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ بولا:

"کیٹی! فرعون مصر کی لاش ہم زندہ لوگوں سے زیادہ زندہ ہوتی ہے۔ ہمیں اس کی پیشین گوئی پر ضرور غور کرنا ہوگا۔"

خلائی انسان کہنے لگا:

"مگر اسے آنے والے واقعات کا کیسے پتہ چل سکتا ہے۔ کیا اس کے پاس کوئی کمپیوٹر ہے؟"

عنبر نے کہا:

"بھیوسانگ! تم فرعون مصر کے زمانے کے لوگوں سے واقف نہیں ہو۔ میں اس زمانے کا آدمی ہوں بلکہ میرا تعلق فرعون مصر کے خاندان سے ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ کس قدر ترقی یافتہ تھے۔ ان کی لاشیں آج تک خراب نہیں ہوئیں جب کہ اس زمانے کے بڑے سے بڑے سائنس دان کی لاش تیسرے دن خراب ہونا شروع ہو جاتی ہے۔"

خلائی انسان بولا:

"لیکن اس کا کیا ثبوت ہے کہ ایٹمی جنگ شروع

ہونے والی ہے؟"

کیٹی کچھ سوچ رہی تھی۔ اس نے اس روز کا اخبار اٹھا کر ایک خبر پڑھ کر سنائی جس میں روس نے خبردار کیا تھا کہ اگر امریکہ نے لاطینی امریکہ کو فوجی امداد بند نہ کی تو اس کا نتیجہ بھیانک صورت میں بھی نکل سکتا ہے۔

کیٹی بولی:

"یہ خبر بتا رہی ہے کہ معاملہ خراب شکل اختیار کر چکا ہے ایٹمی جنگ کسی وقت بھی شروع ہو سکتی ہے۔ کیوں کہ امریکہ لاطینی امریکہ کی امداد کبھی بند نہیں کرے گا۔"

ناگ نے پوچھا:

"تو پھر کیا فیصلہ ہے آپ لوگوں کا؟"

عنبر کہنے لگا:

"ہمیں فرعونِ مصر کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اس کی لاش کو بھی ساتھ لے کر یہاں سے کوچ کر کے کیلی فورنیا میں واقع تین چوٹیوں والے پہاڑ کے نیچے گہرے غار میں چلے جانا چاہیے۔ کیوں کہ اگر واقعی ایٹمی جنگ چھڑ گئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تو میں تو بچ جاؤں گا مگر نہ ناگ زندہ بچے
گا اور نہ کیٹی ہی زندہ رہ سکے گی۔ بلکہ مجھے
یقین ہے کہ اس ایٹمی تابکاری میں ہمارا دوست
خلائی انسان بھی ختم ہو کر رہ جائے گا۔"

سب سوچ میں پڑ گئے۔

ناگ نے سر اٹھا کر کہا:

"لیکن ہم ماریا کے بغیر کیسے یہاں سے جا سکتے
ہیں؟ ہمیں ماریا کو بھی ساتھ لے جانا چاہیے
ہم اسے مرنے کے لیے کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔"

اب خلائی انسان کو پتہ چلا کہ ایک ماریا لڑکی
بھی ان لوگوں کے ساتھ ہے۔ عنبر نے خلائی انسان
سے ماریا کا تھوڑا سا تعارف کرا دیا تو خلائی انسان
نے کچھ سوچ کر کہا:

"میرا خیال ہے کہ اگر وہ لڑکی غائب رہتی
ہے تو پھر ایٹمی تابکاری اس پہ کوئی اثر
نہیں کر سکے گی۔"

ناگ بولا:

"لیکن ماریا کئی بار ظاہر ہو [illegible]
ہو چکی ہے۔ ایٹمی تابکاری [illegible]
[illegible]

نقصان پہنچائے گی۔ اس لیے ہمیں اس کا انتظار
کرنا ہوگا۔"

خلائی انسان نے کہا:

"اور اگر اس دوران میں جنگ چھڑ گئی۔
ایٹم بم چلنے لگے تو پھر تم لوگ کیا کرو گے۔
مجھے تو اب بھی یقین ہے کہ میں نہیں مروں گا
لیکن تم میں سے شاید ہی کوئی زندہ بچ سکے
اس لیے اگر آپ لوگوں کو یہ یقین ہے کہ
ایٹمی جنگ شروع ہونے والی ہے تو پھر
جس طرح فرعون مصر کی ممی نے ہدایت کی
ہے اس پر عمل کرو۔"

کیٹی اداس سی ہو کر کہنے لگی:

"میں ماریا کو چھوڑ کر غار میں نہیں جاؤں گی
ہم اسے ایٹمی جنگ کی تباہی میں اکیلے کیسے
چھوڑ سکتے ہیں؟"

عنبر بولا:

"میرا خیال ہے ہمیں ماریا کا انتظار کرنا چاہیے
آخر یہی فیصلہ ہوا کہ [illegible]
[illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھی نہیں ہوئی تھی۔
امریکہ کا صدر لاطینی ملکوں کے دورے سے واپس آیا تو عنبر اور ناگ وائٹ ہاؤس پہنچ گئے۔ انہوں نے صدر سے ملاقات کرنے کی بہت کوشش کی مگر انہیں اجازت نہ مل سکی۔ عنبر ناگ بڑے مایوس ہوئے۔

ناگ نے کہا:

"عنبر بھیا! میں آج رات کو صدر سے اکیلے ہی ملاقات کروں گا اور اسے فرعون مصر کی پیش گوئی سے بھی خبردار کروں گا کہ روس اس پر ایٹمی حملہ کرنے ہی والا ہے اس لیے کوئی ایسا قدم اٹھائے کہ جس سے دنیا جنگ کی آگ میں جلنے سے بچ جائے۔"

عنبر نے کہا:

"اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ صدر وائٹ ہاؤس ہی میں رہتا ہے۔ تم رات کو جا کر اس سے ملو اور ساری باتیں سمجھاؤ۔ شاید اس طرح دنیا ایٹمی جنگ کی تباہی سے محفوظ ہو جائے اور کوئی امن کی صورت نکل آئے۔"

وہ واپس اپنے ہوٹل میں آ گئے۔

انہوں نے رات کا کھانا کھایا۔ جب رات کے بارہ بج گئے تو ناگ نے کہا کہ اس وقت صدر لیٹے بیڈ روم میں چلا گیا ہوگا۔ میں چلتا ہوں۔ چنانچہ ہوٹل سے نکل کر ناگ نے ٹیکسی لی اور وائٹ ہاؤس کی طرف چل پڑا۔ یہ لوگ D.C کے علاقے میں ٹھہرے ہوئے تھے اور D.C ہی میں وائٹ ہاؤس ہے۔ ناگ اس سے پہلے وائٹ ہاؤس کے اندر سیر کر چکا تھا۔ اس نے وہاں ایک پر فضا باغ میں صدر کی کوٹھی بھی دیکھی ہوئی تھی۔

اس نے وائٹ ہاؤس سے کچھ فاصلے پر ٹیکسی چھوڑ دی اور پیدل درختوں کے نیچے اندھیرے میں چلنے لگا۔ وائٹ ہاؤس کے سامنے تو سخت پہرہ ہوتا ہے اور وہاں تو چڑیا بھی پر نہیں مار سکتی۔ ناگ وائٹ ہاؤس کے پیچھے کی جانب آ گیا۔ یہاں بھی اس نے دیکھا کہ جگہ جگہ بڑے بڑے بلب روشن تھے۔ گارڈ چل پھر کر پہرہ دے رہے تھے۔

ناگ اب اپنی خفیہ طاقت استعمال کرنے پر مجبور ہو گیا۔

اس نے ایک درخت کی اوٹ میں کھڑے ہو کر گہرا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

واشنگٹن شہر کی اونچی اونچی عمارتیں دکھائی دے رہی تھیں جن میں روشنیاں ہو رہی تھیں۔ ناگ کسی پائپ کی تلاش میں رینگتا چلا جا رہا تھا۔ کہ اچانک کسی نے زور سے اپنا بھاری بوٹ والا پاؤں ناگ کے سر پر مارنے کی کوشش کی۔ ناگ بجلی ایسی تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

ناگ نے دیکھا کہ ایک اونچے لمبے جوان آدمی نے جو سیکورٹی گارڈ ہی ہو سکتا تھا اس پر پستول کا فائر کر دیا۔ ناگ اپنی جگہ پر گھوم گیا۔ گارڈ نے جھپٹا مار کر ناگ کو گردن سے پکڑ کر اس کے منہ کو بند کر دیا۔ اس نے تو اس خیال سے ناگ کا منہ بند کیا کہ کہیں یہ سانپ اسے ڈس نہ دے لیکن ناگ پر یہ قیامت ٹوٹ پڑی کہ اب وہ کوئی دوسری شکل اختیار نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ جب تک وہ پھنکار نہ مارے وہ کسی دوسری شکل میں نہیں آ سکتا تھا۔

سیکورٹی گارڈ نے انگریزی میں چلا کر اپنے ساتھی سے کہا:

"جونی! یہ بڑی ہی اعلیٰ قسم کا انڈین سانپ ہے۔ اس کو عجائب گھر والوں کے پاس

سانس لیا۔ دل میں سیاہ چھوٹے عقاب کی شکل بنائی اور سانس چھوڑا ہی تھا کہ وہ انسان سے چھوٹے سائز کا سیاہ عقاب بن گیا۔ اس نے اڈاری ماری اور وائٹ ہاؤس کی پچھلی دیوار پر سے پرواز کر کے وائٹ ہاؤس کے گھنے درختوں والے باغ میں داخل ہو گیا۔ آدھی رات کے وقت بھی اس باغ میں جگہ جگہ روشنی ہو رہی تھی۔ کھمبوں پر بتیاں لگی تھیں۔ سیکورٹی والے جگہ جگہ پہرہ دے رہے تھے۔ ناگ سیدھا امریکی صدر کی رہائش گاہ کی طرف آ گیا۔ اس نے اوپر اُڑ کر ایک چکر لگایا۔ یہاں بھی بہت زبردست پہرہ لگا تھا۔ کوئی روشندان تک نہیں تھا۔ ساری کی ساری کوٹھی ائرکنڈیشنڈ تھی جس کی وجہ سے وہاں کوئی کھڑکی بھی نہیں کھلی تھی کہ وہ اڑ کر اندر چلا جاتا۔ اس نے یہی فیصلہ کیا کہ سانپ کی شکل اختیار کر کے کسی پائپ یا ائرکنڈیشنر کے پائپ میں رینگ کر اندر جانا چاہیے۔ ناگ اڑتے اڑتے نیچے کوٹھی کے پیچھے آ گیا۔

گھاس پر اترتے ہی اس نے سانپ کی شکل اختیار کر لی اور گھاس میں رینگتا صدر کی کوٹھی کے پچھلی دیوار کی طرف بڑھا۔ یہ جگہ ذرا اونچی تھی۔ اس کے پیچھے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سو ڈالر میں فروخت کروں گا۔"

ناگ کا منہ بند تھا۔ کم بخت اس امریکی نے اس کے منہ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں جکڑ رکھا تھا۔ ناگ کا دم گھٹنے لگا تھا۔ سیکورٹی گارڈ بھاگتا ہوا ایک عمارت میں گھس گیا۔ یہ سیکورٹی گارڈ والوں کا فسٹ ایڈ کا دفتر تھا۔ جس کو امریکہ میں ہیلتھ یونٹ کہتے ہیں۔ یہاں ایک ڈاکٹر ڈیوٹی پر تھا اور بیٹھا کافی پی رہا تھا۔ سیکورٹی گارڈ کے ہاتھ میں سانپ دیکھ کر بولا:

"تم اس کو ہلاک کیوں نہیں کرتے؟"

سیکورٹی گارڈ بولا:

"یہ بڑا قیمتی انڈین سانپ ہے۔ میں اس کو نیچرل میوزیم والوں کے پاس فروخت کروں گا۔"

ناگ نے اپنا آپ سیکورٹی گارڈ کی کلائی کے ساتھ لپیٹ لیا تھا اور اس کے ہاتھ سے نکلنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا لیکن سیکورٹی گارڈ بھی بڑا طاقتور امریکی جوان تھا۔ اس کی گرفت مضبوط ہوتی جا رہی تھی۔

ڈاکٹر نے پوچھا:

"تم اسے یہاں کس لیے لائے ہو؟"

سیکورٹی گارڈ نے سانپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

"تم دیکھ نہیں رہے کس قدر طاقتور سانپ ہے۔ اس کو چھوڑا تو یہ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا۔ اسے فوراً مارفیا لگا کر بے ہوش کر دو۔"

ڈاکٹر اٹھ کر انجکشن تیار کرتے ہوئے بولا:

"لیکن جب اسے ہوش آ گیا تو کیا کرو گے؟"

سیکورٹی گارڈ بولا:

"ڈاکٹر اس کو رات بھر کے لیے بے ہوش کر دو۔ صبح میں اسے نیچرل میوزیم میں لے جاؤں گا۔"

ڈاکٹر نے انجکشن کی دوائی والے کیپسول میں ایک سبز رنگ کی دوائی شامل کرتے ہوئے کہا:

"فکر نہ کرو۔ میں اسے ایک ایسی ماڈرن دوائی کا انجکشن لگا رہا ہوں کہ یہ بے ہوش نہیں ہوگا لیکن نہ تو یہ کسی کو منہ کھول کر کاٹ سکے گا اور نہ پھنکار مار سکے گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ڈاکٹر انجکشن تیار کر کے ناگ کی طرف بڑھا تو ناگ زور سے تڑپا۔ اس نے ڈاکٹر کی بات سن لی تھی۔ مگر سیکورٹی گارڈ نے ناگ کی گردن پر اپنی گرفت اور مضبوط کر لی۔ ڈاکٹر نے جلدی سے ناگ کی گردن پر اس کے سر کے قریب سوئی چبھو کر دوائی ناگ کے جسم میں داخل کر دی۔ ایک دم ناگ کو اپنا سر بھاری ہوتا محسوس ہوا۔ پھر اسے یوں محسوس ہونے لگا۔ اس کے دونوں جبڑے سخت ہو کر جیسے پتھر کے ہو گئے ہیں۔ وہ نہ تو اپنا منہ کھول سکتا تھا اور نہ زبان باہر نکال کر پھنکار مار سکتا تھا۔ اس کی زبان بھی جیسے بوجھل ہو کر سوج گئی تھی ناگ کو اپنی بدقسمتی پر رونا آ گیا۔ اب جب تک وہ پھنکار نہ مارے وہ اپنی شکل نہیں بدل سکتا تھا۔ ورنہ وہ بھی سانس اندر کھینچ کر پھنکار مارتا اور چاہے بیشتر ہاتھی یا کسی پرندے کی شکل اختیار کر لیتا۔

ناگ کو احساس ہوا کہ وہ اکیلے یہاں آ کر بڑی بھاری غلطی کر بیٹھا ہے۔ لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

امریکی سیکورٹی گارڈ نے انجکشن کے بعد جب دیکھا کہ سانپ نیم مردہ سا ہو گیا ہے اور منہ بھی نہیں کھول سکتا تو وہ بڑا خوش ہوا۔ اس نے ایک ڈبے میں ناگ کو بند کر کے اس کے گرد سکاچ ٹیپ لگا دی ڈبے میں صرف ہوا کے لیے ایک سوراخ رہنے دیا اور ڈبے کو وہیں ہیلتھ یونٹ کی الماری میں رکھوا دیا۔ رات گزر گئی۔ واشنگٹن میں صبح ہو گئی۔ جب کیٹی عنبر اور خلائی انسان نے دیکھا کہ ناگ ابھی تک واپس نہیں آیا تو وہ پریشان ہو گئے۔ کیٹی نے کہا:

"خدا کے واسطے وائٹ ہاؤس جا کر ناگ کا پتہ کرو۔ وہ ضرور کسی مصیبت میں پھنس گیا ہے۔"

عنبر کہنے لگا:

"ناگ کوئی بچہ نہیں ہے کیٹی۔ اس کے پاس بہت بڑی خفیہ طاقت ہے۔ وہ پرندہ بن کر ہوا میں اڑ سکتا ہے۔ ہاتھی بن کر سارے وائٹ ہاؤس کو آگے لگا سکتا ہے۔ فکر نہ کرو صدر سے باتیں کرتے دیر ہو گئی ہو گی۔ ابھی آ جا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہو گا۔"

لیکن جب ——— دس بج گئے اور ناگ نہ آیا تو اب عنبر کو بھی فکر ہوئی کہ خدا خیر کرے۔ یہ ناگ کہاں غائب ہو گیا ہے۔ اس نے کیپٹن اور خلائی انسان کو ہوٹل میں چھوڑا اور خود ٹیکسی لے کر وائٹ ہاؤس کی طرف چل پڑا۔ اب وائٹ ہاؤس میں داخل ہونا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ عنبر نے سیکورٹی والوں کے دفتر میں کچھ پتہ کرنے کی کوشش کی کہ رات کو کون کون سے لوگ اور کس حلیے کے لوگ صدر سے ملنے آئے تھے۔ ان میں ناگ کا حلیہ اور نام کہیں بھی نہیں تھا۔ عنبر نا امید ہو کر واپس ہوٹل میں آگیا اب وہ یہی سوچ کر صبر کرکے بیٹھ گئے کہ اگر ناگ کسی مشکل میں پھنس چکا ہے تو خود ہی اس مشکل سے نکل کر ان کے پاس پہنچ جائے گا۔ اس رات امریکی صدر نے ٹیلی ویژن پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دشمن ہماری سرحدوں پر ایٹمی میزائیل لے آیا ہے اور اس نے خلا میں ہمارے ایک مصنوعی سیارے کو لیزر کی شعاع مار کر تباہ کر دیا ہے۔ صدر نے دشمن ملک کو آخری بار خبردار کیا کہ اگر اب اس نے ایک قدم بھی آگے

بڑھایا تو ہم ایٹم بم کا جواب ہائیڈروجن بم اور ایٹمی میزائیلوں سے دیں گے۔

عنبر کیپٹن اور خلائی انسان ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔

عنبر نے کہا:

"فرعون مصر کی ممی کی پیش گوئی درست ثابت ہونے والی ہے۔"

خلائی انسان بولا:

"یہ تو تیسری عالمگیر ایٹمی جنگ کے شروع ہونے کی نشانیاں ہیں۔"

کیپٹن نے کہا:

"کاش! ماریا اور ناگ ہمارے پاس ہوتے۔"

خلائی انسان کہنے لگا: "میرے اندازے کے مطابق تیسری ایٹمی جنگ اسی ہفتے شروع ہو جائے گی تم لوگوں کو اپنے بچاؤ کی فکر کرنی چاہیے۔"

کیپٹن نے سوال کیا۔

"ماریا کا کیا بنے گا؟ اب تو ناگ بھی ہم سے بچھڑ گیا ہے۔ ہم ان دونوں کے بغیر اکیلے کیسے غار میں جا چھپیں گے؟"

عنبر خاموش تھا۔ خلائی انسان نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کے بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ تم لوگوں کو اپنی جانیں بچانے کی فکر کرنی چاہیے۔ کیونکہ ایٹمی جنگ کسی وقت بھی چھڑ سکتی ہے۔"

وہ دن گزر گیا۔ ناگ واپس ہوٹل میں نہ آیا۔ عنبر اور کیٹی پریشان تھے۔ انہوں نے ایک بار پھر وائٹ ہاؤس جا کر ناگ کا سراغ لگانے کی کوشش کی مگر انہیں وائٹ ہاؤس میں داخل ہونے کی اجازت نہ مل سکی کیونکہ حالات بہت خطرناک صورت اختیار کر گئے تھے۔ جنگ کسی وقت بھی چھڑ سکتی تھی۔

اسی رات عنبر کیٹی اور خلائی انسان بیٹھے ٹیلیویژن دیکھ رہے تھے کہ اچانک پروگرام روک کر اناؤنسر نے کہا:

"ابھی ابھی خبر ملی ہے کہ دشمن کے ایک بمبار طیارے نے امریکی ریاست الاسکا میں گھس کر ایک امریکی چوکی پر بم گرائے ہیں جس سے سات امریکی ہلاک ہو گئے ہیں۔ صدر نے ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا ہے۔"

عنبر نے کیٹی اور خلائی انسان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا:

"جنگ شروع ہونے والی ہے۔"

خلائی انسان بولا:

"یہ بڑی خطرناک صورت حال ہو گی عنبر! ہمیں اب یہاں سے نکل جانا چاہیے۔"

عنبر کو فرعون مصر کی ممی کا خیال آگیا۔ اس نے کہا:

"فرعون مصر کی ممی کو ہمیں ساتھ لے جانا ہو گا۔ اس وقت عجائب گھر بند ہے۔ ہم صبح وہاں جائیں گے اور فرعون مصر کی لاش کو ساتھ لے کر کیلی فورنیا کے تین چوٹیوں والے پہاڑ کی طرف کوچ کر جائیں گے۔"

وہ رات کیٹی نے بے چینی سے گزاری۔ اسے بار بار ماریا اور ناگ کا خیال ستاتا رہا۔ خدا جانے وہ کہاں ہوں گے۔ اور اگر ایٹمی جنگ شروع ہو گئی تو ان کا کیا انجام ہو گا۔ ناگ تو ایٹمی تابکاری سے بھی نہیں بچ سکے گا۔

صبح اٹھ کر اس نے ایک بار پھر عنبر سے ذکر کیا کہ ناگ کو تلاش کرنے کی دوبارہ کوشش کی جائے۔ مگر ہنگامی حالات کے اعلان کے بعد وائٹ ہاؤس میں اب کسی باہر کے آدمی کا داخل ہونا ایک ناممکن بات تھی۔ عنبر نے کہا کہ اب ناگ اور ماریا کو خدا کے سپرد کر کے ہمیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہاں سے نکل جانا چاہیے۔ انہوں نے اپنے اپنے بریف کیس اٹھائے اور نیچرل ہسٹری میوزیم کی طرف روانہ ہو گئے۔

○

دُنیا تباہ ہو گئی

عجائب گھر کے باہر بھی زبردست پہرہ تھا۔ ہنگامی حالات کے اعلان کے بعد امریکی لوگ واشنگٹن سے نکلنا شروع ہو گئے تھے۔ کیوں کہ خطرہ تھا کہ وہاں دشمن ایٹم بم ضرور گرائے گا۔ سڑکوں پر کاروں کی قطاریں لگی تھیں۔ عجائب گھر بالکل خالی تھا۔ عنبر، کیپٹن اور خلائی انسان عجائب گھر میں داخل ہو کر فرعون مصر کی ممی کے پاس گئے۔ عنبر نے ادھر ادھر دیکھا۔ جب اسے اطمینان ہو گیا کہ وہاں دوسرا کوئی آدمی نہیں ہے۔ اور سیکورٹی گارڈ بھی وہاں موجود نہیں تو اس نے خلائی انسان سے کہا:

'تھیوسانگ! انگلی سے چھو کر فرعون مصر کے تابوت کو چھوٹا کر دو۔'

خلائی انسان فرعون مصر کی ممی کے تابوت کے پاس آیا۔ اس نے اپنی ایک آنکھ بند کر کے ہاتھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی انگلی تابوت کے ساتھ لگائی ہی تھی کہ ممی کا تابوت ایک دم سے چھوٹا ہو کر ماچس کی ڈبیا جتنا ہو گیا۔ عنبر نے جلدی سے یہ چھوٹا سا تابوت اٹھا کر اپنی جیب میں رکھ لیا۔ وہ واپس مڑے ہی تھے کہ سیکورٹی گارڈ کا ایک سپاہی وہاں آ گیا۔ سیکورٹی گارڈ نے کونے میں فرعون مصر کی قیمتی ممی کا تابوت غائب دیکھا تو اس نے خطرے کا الارم بجا دیا۔ سیکورٹی گارڈز کے سارے آدمی پستولیں نکالے اندر آ گئے۔ عنبر کیپٹن اور خلائی انسان سے پوچھ گچھ کی گئی۔ عنبر نے کہا کہ ہم جب عجائب گھر میں آئے تھے تو تابوت یہاں موجود نہیں تھا۔

ظاہر ہے کہ سیکورٹی گارڈ عنبر کیپٹن اور خلائی انسان کی تلاشی نہیں لے سکتے تھے۔ کیوں کہ وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ اتنا بڑا تابوت عنبر نے اپنی جیب میں چھپا رکھا ہو گا۔ انہوں نے عنبر کیپٹن اور خلائی انسان کو باہر جانے کی اجازت دے دی۔ عنبر نے اپنا ہاتھ جیکٹ کی جیب میں ڈالا ہوا تھا۔ اسی جیب میں فرعون مصر کی ممی کا ماچس کی ڈبیا جتنا بڑا تابوت تھا۔

عنبر نے کہا:

"ہمیں یہاں سے اب سیدھا نیشنل ایئرپورٹ پر جانا چاہیے۔"

سڑک پر بہت رش تھا۔ لوگ شہر چھوڑ کر بھاگ رہے تھے۔ ایئرپورٹ پر بھی مسافروں کا ہجوم تھا۔ ہر آدھ گھنٹے کے بعد جہاز مسافروں کو لے کر پرواز کر جاتا تھا۔ ٹکٹ وہیں مل رہے تھے۔ سیٹ بک کرانے کی بھی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔ جہازوں کو بسوں کی طرح بھرا جا رہا تھا۔ عنبر کیپٹن اور خلائی انسان بھی TWA کے ایک جیٹ طیارے میں سوار ہو گئے۔ جہاز مسافروں سے بھرا ہوا تھا تھوڑی دیر بعد ان کا جہاز واشنگٹن سے کیلی فورنیا کی طرف اڑا جا رہا تھا۔

ابھی دن کی روشنی باقی تھی کہ عنبر کیپٹن اور خلائی انسان کیلی فورنیا پہنچ گئے۔ یہاں بھی لوگ آنے والی ایٹمی جنگ سے ڈرے ہوئے تھے پھر بھی یہاں اتنی زیادہ افراتفری نہیں تھی۔ ایئرپورٹ پر ایک امریکی دوسرے سے کہہ رہا تھا:

"یہ پراپیگنڈہ ہے۔ ایٹمی جنگ کبھی نہیں ہوگی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیوں کہ اگر ایٹمی جنگ چھڑ گئی تو دشمن بھی سلامت نہیں رہے گا۔"

عنبر نے خلائی انسان کی طرف دیکھا:

"کیا خیال ہے تمہارا تھیوسانگ! یہ امریکی ٹھیک نہیں کہہ رہا؟"

خلائی انسان بولا:

"یہ ٹھیک کہہ رہا ہے مگر اس دنیا کو اب ایٹمی جنگ کے شعلوں سے کوئی نہیں بچا سکتا۔"

وہ رات انہوں نے کیلی فورنیا کے ایک ہوٹل میں بسر کی۔ فرعونِ مصر کی ممی کا تابوت عنبر کی جیب ہی میں تھا۔ ہوٹل میں اس نے تابوت کو نکال کر میز کی دراز میں رکھ دیا۔

دوسرے دن وہ ایک بس میں سوار ہوئے اور گرینڈ کینین کی طرف روانہ ہو گئے۔ گرینڈ کینین پہاڑوں کے بیچ اس لمبی اور ایک میل گہری کھڈ کو کہتے ہیں جو کیلی فورنیا سے دور ایک ویرانے میں واقع ہے۔ اس کے بارے میں مشہور ہے کہ کسی زمانے میں یہاں آسمان سے ایک بہت

بڑے ستارے کا ٹکڑا ٹوٹ کر گرا تھا جس کی وجہ سے یہاں گہرا گڑھا پیدا ہو گیا۔ تین چوٹیوں والا وہ پہاڑ بھی اسی ویرانے میں تھا جس کے غار میں چھپنے کے لیے عنبر، کیٹی اور خلائی انسان جا رہے تھے۔ عنبر ابھی تک فرعونِ مصر کے تابوت کو اپنی جیب ہی میں رکھے ہوئے تھا۔ بس دوپہر کے بعد ویرانے میں اس مقام پر سے گذری جس کی ایک جانب عنبر اور کیٹی کو تین چوٹیوں والا پہاڑ دکھائی دیا۔ کیٹی نے کہا:

"عنبر! یہی وہ پہاڑ ہے۔ دیکھو اس کی تین چوٹیاں ہیں۔ ہمیں یہاں اتر جانا چاہیے۔"

عنبر پہلے ہی اترنے کے بارے میں سوچ رہا تھا اس نے بٹن دبا کر بس ڈرائیور کے پاس لگی گھنٹی کو بجا دیا۔ ڈرائیور نے تھوڑی دور جا کر سڑک پر بس روک دی۔ عنبر، کیٹی اور خلائی انسان اپنے اپنے بریف کیس ہاتھوں میں تھامے بس سے نیچے اتر گئے۔ یہاں دھوپ میں گرمی تھی۔ امریکہ میں کیلی فورنیا کا علاقہ گرم ہے اور گرمیوں کے موسم میں وہاں خوب گرمی پڑتی ہے۔ یہ تینوں عجیب و غریب الگ تین چوٹیوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

والے پہاڑ کی جانب چل پڑے۔ پہاڑ کے دامن میں پہنچ کر خلائی انسان بولا:

"میرا خیال ہے اب ہمیں فرعونِ مصر کی ممی سے مشورہ لینا ہو گا۔ کیونکہ ہمیں غار کو جانے والے راستے کا علم نہیں ہے۔"

عنبر نے جیب سے فرعون مصر کا ماچس کی ڈبیا جتنا تابوت نکال کر اپنی ہتھیلی پر رکھا اور پانچ ہزار سال پرانی مصری زبان میں فرعون مصر کی ممی سے پوچھا کہ ہمیں غار کا راستہ کہاں ملے گا؟

فرعونِ مصر کی ممی کی دھیمی آواز عنبر کے کانوں میں پڑی:

"عنبر! تم جس جگہ کھڑے ہو۔ یہاں سے بائیں طرف گھوم کر بیس قدم چلو گے تو پہاڑ کی دیوار میں ایک جگہ تمہیں سرخ پتھر کی تکونی سل لگی ہوئی ملے گی۔ یہ سرخ پتھر کی سل اصل میں پہاڑ کے نیچے والے غار کا خفیہ دروازہ ہے جو کبھی خلا سے آنے والی مخلوق نے یہاں بنایا تھا۔ اس سل پر تین بار ہاتھ مارنا۔ دروازہ کھل جائے گا۔"

عنبر نے تابوت کو دوبارہ جیب میں رکھ لیا۔ وہ خلائی انسان اور کیٹی کو ساتھ لیے بائیں طرف گھوم گیا۔ پچاس قدم چلنے پر واقعی سیاہ پہاڑ میں سرخ پتھر کی تکونی سل لگی ہوئی ملی۔ عنبر نے سل پر تین بار ہاتھ مارا تو ایک ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ تکونی دیوار اندر کو چلی گئی۔ وہاں راستہ پیدا ہو گیا۔

کیٹی نے جھانک کر دیکھا اور بولی:

"اندر تو پتھر کی بڑی بڑی سیڑھیاں نیچے جا رہی ہیں۔"

وہ سیڑھیاں اترنے لگے ہی تھے کہ پتھر کی سل والا تکونی دروازہ ایک ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ اپنی جگہ پر چلا گیا۔

عنبر نے سیڑھیاں اترتے ہوئے خلائی انسان کی طرف دیکھ کر سوال کیا:

"تھیوسانگ یہ بتاؤ کہ تمہیں بھوک پیاس زیادہ تو نہیں لگتی۔ کیوں کہ جہاں ہم جا رہے ہیں ہو سکتا ہے وہاں ہمیں کھانے کو کچھ نہ ملے۔ میں اور کیٹی تو ایک سال بھی کچھ کھائے پیئے بغیر زندہ رہ سکتے ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خلائی انسان نے کہا:

"اگر کیٹی کھائے پیئے بغیر زندہ رہ سکتی ہے تو میں بھی اب کی طرح خلائی مخلوق ہوں۔ بھلا میں کیوں زندہ نہیں رہ سکوں گا؟"

عنبر بولا:

"ویسے میں کبھی کبھی یہاں سے باہر نکل کر تمہارے لیے جنگلی پھل وغیرہ لے آیا کروں گا۔"

"اس کی ضرورت نہیں ہے عنبر" خلائی انسان نے کہا۔

سیڑھیاں ختم ہوئیں تو ایک سیدھا غار آگیا۔ غار میں اندھیرا تھا۔ چھت پر جالے لٹک رہے تھے۔ وہ تھوڑی دور گئے ہوں گے کہ پھر ایک زینہ نیچے اترنے لگا۔ یہ غار کی دوسری نچلی منزل تھی۔ یہاں زمین ریتلی تھی۔

کیٹی بولی:

"یہی وہ جگہ ہے جہاں پہلے دریا بہا کرتا تھا؟"

"ہاں" عنبر نے کہا۔ "فرعون مصر کی ممی نے یہی کہا تھا کہ جس غار میں ہمیں پناہ لینی ہوگی وہاں کسی زمانے میں ایک دریا بہا کرتا تھا جو اب

سوکھ چکا ہے۔"

خلائی انسان بولا:

"تو پھر میرا خیال ہے ہمیں یہیں کسی جگہ اپنا ٹھکانہ بنا لینا چاہیے۔"

غار میں کچھ دور آگے جا کر ایک کھلی جگہ آ گئی۔ یہاں زمین پر ریت ہی ریت تھی۔ دیواروں کے ساتھ نیلے اور بھورے رنگ کے پتھروں کی چھوٹی ڈھیریاں تھیں۔ یہاں کسی جانب سے پھیکی پھیکی روشنی بھی آ رہی تھی۔ کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ یہ روشنی کہاں سے آ رہی ہے۔

کیٹی بولی:

"میرا خیال ہے یہ جگہ ٹھیک رہے گی۔"

انہوں نے مل کر ایک جگہ دیوار کے پاس پتھروں کو صاف کر کے جگہ بنائی اور اپنے بریف کیس وہاں رکھ دیئے۔ قریب ہی کہیں سے ایسی آواز آ رہی تھی جیسے پانی قطرہ قطرہ ٹپک رہا ہو۔ عنبر نے تھوڑی سی تلاش کے بعد ایک کھوہ دیکھا جس میں پہاڑ کی چھت پر سے قطرہ قطرہ پانی ٹپک کر جمع ہو رہا تھا۔

فرعونِ مصر کا تابوت جیب سے نکال کر عنبر نے خلائی انسان کے آگے رکھ دیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تو میرے خلائی بھائی۔ اب اس کو بڑا کر دو۔"

خلائی انسان ہنسنے ماچس جتنے تابوت کو اٹھا کر دیوار کے پاس ریت پر رکھ کر اپنی ایک آنکھ بند کر کے انگلی لگائی تو تابوت ایک دم سے بڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی فرعون مصر کی ممی کی دھیمی شکستہ آواز آئی:

"عنبر! میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تم مجھے اپنے ساتھ یہاں لے آئے اور تمہارے دوست خلائی انسان کا بھی شکر گزار ہوں۔"

فرعون مصر کی ممی کی زبان صرف عنبر ہی سمجھ سکتا تھا۔ عنبر نے ممی کا شکریہ خلائی انسان تک پہنچا دیا۔

خلائی انسان نے عنبر سے کہا:

"عنبر! یہ ممی اگر مستقبل کا حال جانتی ہے تو ضرور اسے ماضی کا حال بھی معلوم ہو گا۔ اس سے پوچھو کہ اگر کسی خلائی مخلوق نے یہاں آ کر بسیرا کیا تھا تو وہ لوگ کسی سیارے سے آئے تھے۔ ان کی کوئی نشانی یہاں پر کیوں نہیں ہے؟"

عنبر نے یہ سوال فرعون مصر کی لاش سے کیا۔ اس نے کہا:

"عنبر! یہ آج سے دو ہزار سال پہلے کی بات

ہے۔ آسمان کے کسی دور دراز سیارے سے ایک بہت بڑے ستارے کا ٹکڑا ٹوٹ کر یہاں گرا تو اس سے بہت بڑا شگاف پیدا ہو گیا۔ اس کے بعد کسی سیارے سے ایک مخلوق اپنے خلائی جہاز میں یہاں آئی تھی۔ لیکن کچھ روز یہاں قیام کرنے کے بعد اپنا سارا ساز و سامان لے کر واپس چلی گئی۔ انہوں نے یہاں اپنی کوئی نشانی نہیں چھوڑی۔ یہ لوگ ماضی کی کہانی بن چکی ہے۔"

عنبر نے ترجمہ کر کے خلائی انسان کو یہ ساری بات بیان کر دی۔

خلائی انسان کہنے لگا:

"وہ خلائی مخلوق کسی دور دراز سیارے سے تعلق رکھتی ہو گی۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ابھی خلائی راستے میں ہی ہو اور اپنے سیارے تک نہ پہنچی ہو۔"

کیٹی نے کہا:

"ہمیں اس مخلوق سے اب کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔"

خلائی انسان بولا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کیٹی بہن! تم میری خلائی بہن ہو۔ تم جانتی ہو کہ خلا میں بعض ایسے سیارے موجود ہیں جہاں کی فضا اس زمین کی فضا سے کافی ملتی جلتی ہے میں یہ سوچ رہا تھا کہ اگر اس خلائی مخلوق کا کوئی خلائی جہاز یہاں کہیں چھپا ہوا ہوتا تو ہم ایٹمی تباہی کے بعد اس زمین سے کسی دوسرے سیارے کی طرف پرواز کر سکتے تھے۔"

عنبر ہنس دیا۔

"میرے خلائی دوست! ایسا وقت نہیں آئے گا۔ یہ دنیا ایٹمی جنگ میں تباہ بھی ہو گئی تو بھی کوئی نہ کوئی ایسا خطہ ضرور باقی رہے گا جہاں بچے کچھے انسان دوبارا زندگی شروع کر سکیں گے۔"

کیٹی بولی:

"مگر عنبر بھائی! سائنس دانوں نے جس قسم کے ہائیڈروجن اور الیکٹرون بم تیار کر رکھے ہیں وہ چل گئے تو ان کی تابکاری دنیا پر سے ہر قسم کی زندگی کا خاتمہ کر ڈالے گی۔ سیکڑوں برسوں تک کوئی جاندار سانس نہ لے سکے گا۔"

خلائی انسان نے تائید کرتے ہوئے کہا:

"یہی میں بھی کہہ رہا تھا۔"

عنبر بولا:

"لیکن اب تو ہمیں ایٹمی جنگ کے بعد بھی اسی زمین پر رہنا ہوگا کیوں کہ ہمارے پاس کوئی خلائی جہاز نہیں ہے جو ہمیں خلا میں پہنچا دے۔ اور پھر ابھی تک یہ امید ہے کہ شاید بڑی طاقتیں اپنی تباہی کے خیال سے جنگ شروع نہ کریں۔"

خلائی انسان نے کہا:

"یہ بڑی عقل مندی کی بات ہو گی مگر مجھے امید نہیں کہ وہ عقل مندی سے کام لیں۔"

عنبر نے کیٹی سے کہا:

"کیٹی اگر خدانخواستہ جنگ چھڑ گئی تو ہمیں کچھ چیزوں کی یہاں ضرورت ہو گی۔ میرا مطلب ہے کچھ کپڑے کچھ اسلحہ مثلاً پستول وغیرہ ہی ہمارے پاس ہونے چاہئیں۔ کیا خیال ہے تمہارا؟"

کیٹی نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"عنبر بھائی! مجھے تو ماریا اور ناگ بھائی کا خیال آ رہا ہے۔ جنگ شروع ہو گئی تو خدا جانے ان کا کیا حال ہو گا۔"

عنبر بھی ماریا اور ناگ کو یاد کر کے اُداس ہو گیا۔ اس نے گہرا سانس بھر کر کہا:

"کیٹی! ہم ان کے لیے دُعا ہی کر سکتے ہیں اب۔"

دوسرے دن عنبر اور خلائی انسان غار سے باہر نکلے اور ویران میدان میں کچھ فاصلہ پیدل طے کرنے کے بعد ہائی وے یعنی بڑی سڑک پر آ گئے۔ یہاں دوسری طرف کوئی ایک کلو میٹر کے فاصلے پر دس بارہ امریکی طرز کے مکانوں والا ایک گاؤں تھا۔ اس گاؤں میں ایک گروسری شاپ بھی تھی۔ یہاں سے عنبر اور خلائی انسان نے ایک مضبوط رسی کا گچھا، ایک ہتھوڑی کچھ بڑے کیل اور پیپسی کولا کا ایک بڑا ٹن خریدا۔ کبھی کبھی وہ اور کیٹی امریکہ کا پیپسی کولا بڑے شوق سے پیتے تھے حالانکہ انہیں پیاس کبھی نہیں لگتی تھی۔

واپس غار میں آ کر انہوں نے بڑے شوق سے پیپسی کولا پیا اور ماریا اور ناگ کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ کیٹی تو ماریا اور ناگ کو یاد کر کے بے حد

اداس ہو جاتی تھی۔ عنبر اسے حوصلہ دیتا رہتا۔ رات ہو گئی تو وہ وہیں ریت پر لیٹ گئے۔ ابھی تک انہیں کسی قسم کے میزائلوں کے دھماکوں کی آواز نہیں آئی تھی۔ ابھی جنگ شروع نہیں ہوئی تھی۔

○

عنبر کیٹی اور خلائی انسان ہنیوسانگ کو ہم اس پہاڑ کے گہرے غار میں چھوڑ کر ناگ کی طرف چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ کس حال میں ہے۔

وائٹ ہاؤس کے گارڈ نے ناگ کو انجکشن لگا کر بے حس کر دیا تھا۔ ناگ ایک ڈبے میں بند تھا۔ وہ اپنا جسم ہلا سکتا تھا مگر اس کا منہ زیادہ نہیں کھلتا تھا اور نہ اس کے اندر اتنی طاقت تھی کہ وہ زور سے پھنکار مار کر کسی دوسری شکل میں آ سکے۔ ناگ کا ذہن پوری طرح کام کر رہا تھا۔ وہ اندر ہی اندر کیٹی اور عنبر کو یاد کر کے پریشان ہو رہا تھا کہ اس کے گم ہو جانے پر وہ بہت زیادہ فکرمند ہوں گے۔

امریکی گارڈ نے رات کو ناگ کا ڈبہ اپنے کوارٹر میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں رکھا۔ دوسرے دن وہ لنچ کے وقت واشنگٹن کے نیچرل عجائب گھر میں گیا کہ وہاں سانپ کو فروخت کرے۔ عجائب گھر میں اس کا ایک دوست ڈاکٹر تھا۔ اس ڈاکٹر نے سانپ کو دیکھا تو کہا:

"یہ تو بڑا قیمتی سانپ ہے۔ ایسا انڈین سانپ یورپ اور امریکہ میں کہیں نہیں ہے عجائب گھر والے تمہیں زیادہ پیسے نہیں دیں گے۔ اس لیے تم ایسا کرو کہ اسے کیلی فورنیا لے جاؤ وہاں سانپوں کا ایک ہسپتال ہے۔ اس ہسپتال میں نایاب سانپوں کا زہر اکٹھا کیا جاتا ہے۔ وہاں تمہیں اس کے کم از کم دو ہزار ڈالر ملیں گے۔"

امریکی گارڈ لالچ میں آ گیا۔ چونکہ ہنگامی حالات کا اعلان ہو چکا تھا اس لیے اسے آسانی سے چھٹی نہ ملی۔ دو روز گزر گئے۔ دوسری طرف ملک پر جنگ کے بادل منڈلانے لگے اور دشمن کے ایک جہاز نے الاسکا کی ایک امریکی چوکی پر دوسری بار بم برسا دیئے امریکی جہازوں نے فوراً اڑ کر دشمن کی دو چوکیوں کو بمباری کر کے تباہ کر دیا۔ روس نے سرخ خطرے کے

نشان کو روشن کر دیا۔

امریکی گارڈ کے دو ہزار ڈالر ضائع ہو رہے تھے۔ اس نے بیماری کا ایک سرٹیفکیٹ دے کر چھٹی لی اور جہاز میں سوار ہو کر کیلی فورنیا کی طرف روانہ ہو گیا۔ ناگ سانپ کی شکل میں اس کے ساتھ ڈبے میں تھا۔

کیلی فورنیا میں امریکی گارڈ سانپوں کے ہسپتال میں جا کر ڈاکٹر سے ملا۔ اسے سانپ دکھایا۔ ڈاکٹر نے پندرہ سو ڈالر میں سانپ خرید لیا اور اسے شیشے کی الماری میں چھوڑ دیا۔ اس ڈاکٹر کو بھی معلوم تھا کہ سانپ کو انجکشن دیا گیا ہے۔ چونکہ ابھی وہ اس کا زہر نہیں نکالنا چاہتا تھا اس لیے اس نے ناگ کو دوسرا انجکشن لگانے کی ضرورت محسوس نہ کی۔

ایک روز ڈاکٹر نے ناگ سانپ کا زہر نکالنے کا پروگرام بنایا۔ اسے شیشے کی الماری میں سے نکال کر میز پر رکھا اور وہ انجکشن تیار کرنے لگا جس سے سانپ کا جبڑا پورا کھل جاتا اور اس کے اندر پھر سے طاقت آ جاتی۔ انجکشن تیار کر کے ڈاکٹر ناگ کی طرف بڑھا ہی تھا کہ آنکھوں کو چندھیا دینے والی چمک پیدا ہوئی اور ایسی بھیانک گڑگڑاہٹ کی آواز آئی جیسے ہزاروں بم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھٹ گئے ہوں۔ سارے کا سارا ہسپتال ایک طرف کو جھول گیا۔ افراتفری مچ گئی۔ ڈاکٹر انجکشن کی سوئی سمیت سامنے والی الماری سے جا ٹکرایا۔ دھڑام سے ہسپتال کی چھت ایک طرف سے گر گئی۔ قیامت کا شور مچ گیا۔ دشمن نے کیلی فورنیا کی باہر والی آبادی پر پہلا میزائل گرایا تھا۔ یہ میزائل ایٹمی نہیں تھا۔ مگر اس نے بے پناہ تباہی پھیلا دی۔ اس دھماکے اور گڑگڑاہٹ کو عنبر، کیٹی اور خلائی انسان نے بھی غار کے اندر فوراً محسوس کیا اور ان کے رنگ اُڑ گئے۔ تیسری ایٹمی جنگ شروع ہو چکی تھی۔

ناگ سانپ کی شکل میں جس ڈبے میں بند تھا وہ میز پر سے لڑھک کر نیچے گر پڑا اور ایک طرف سے کھل گیا۔ ناگ آہستہ آہستہ رینگتا ہوا باہر آ گیا۔ اس کا جبڑا ابھی تک پتھر کی طرح سخت تھا۔ وہ پھنکار مار کر اپنی جُون نہیں بدل سکتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ہسپتال ایک طرف سے کھنڈر بن گیا ہے۔ فوراً ہی وہاں آگ لگ گئی۔

ناگ جتنی تیزی سے رینگ سکتا تھا رینگ کر اس کمرے سے دوسری طرف نکل گیا۔ وہ ہسپتال کے

پیچھے والے باغ کی روش پر آ گیا۔ یہاں اس نے لوگوں کو گھبرا گھبرا کر اِدھر اُدھر دوڑتے اور گاڑیوں میں بیٹھ کر بھاگتے ہوئے دیکھا۔ آسمان پر گرد و غبار چھا رہا تھا اچانک ایسا ایک اور دھماکہ ہوا۔ زمین ایسے ہلی۔ جیسے زبردست بھونچال آ گیا ہو۔ ناگ گھاس میں چھپ گیا۔

اس کے دیکھتے دیکھتے سڑک کی دوسری طرف کی ایک بہت اونچی عمارت قیامت کے دھماکے کے ساتھ دھڑام دھڑام زمین پر گرنا شروع ہو گئی گرد و غبار کا ایک طوفان اٹھا۔ عورتوں مردوں کی چیخوں کی آوازیں آنے لگیں۔ آگ بجھانے والے انجنوں کا شور بلند ہوا۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور دھماکہ ہوا۔ پھر ایک اور دھماکہ — اور زمین اوپر نیچے ہونے لگی۔

ناگ زمین کے ساتھ چمٹ گیا۔ چاروں طرف سے بلڈنگوں کے گرنے اور کانوں کے پردے پھاڑ دینے والے دھماکوں کی آوازیں ہی آوازیں تھیں۔ زمین یوں ہل رہی تھی جیسے ابھی پھٹ جائے گی۔ ایک درخت ناگ کے بالکل قریب اپنی جڑ سے اکھڑ کر جیسے چیختے ہوئے گر پڑا۔ ناگ زیادہ تیزی سے حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ درخت کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شاخیں اس پر اس طریقے سے گریں کہ وہ بچ گیا۔ ہر طرف گرد و غبار اور دھواں پھیل گیا۔ دھماکوں کی آوازیں ابھی تک آ رہی تھیں۔

کتنی ہی دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

پھر اچانک آسمان چکا چوند ہو گیا۔ ایک ایسی روشنی پھیلی جو ناگ نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی اس کے ساتھ ہی فضا گرم ہونے لگی۔ ناگ کو شدید خطرے کا احساس ہوا۔ وہ زمین کے اندر ایک بل میں گھس گیا۔ یہ بل کافی گہرا تھا۔ وہ زمین کے اندر ہی اندر نیچے تک چلا گیا اور وہیں ٹھنڈی مٹی کے ساتھ چمٹ گیا۔ ایک دم سے مٹی گرم ہو گئی۔ ناگ کا پیٹ جلنے لگا۔ وہ رینگتا رینگتا بل میں اور آگے چلا گیا۔ آگے جا کر بل ختم ہو گیا۔

ناگ کو محسوس ہوا کہ اس گرمی میں اس کے جسم کی کھوئی ہوئی طاقت واپس آ رہی ہے۔ اس نے اپنے جسم کو اور پھر اپنے جبڑے کو ہلایا۔ انجکشن کا اثر ختم ہو گیا تھا۔ ناگ اپنا جبڑا ہلا سکتا تھا۔ اس نے زور سے پھنکار ماری۔ وہ پھنکار سکتا تھا۔ اس نے تیزی سے اپنا رخ بدل لیا۔ اب اس کا منہ

بل کے منہ کی طرف تھا۔ مگر گرمی اس قدر تھی کہ بل سے باہر نکلنے کی ہمت نہ پڑ رہی تھی۔ اس گرمی میں اسے ایک بے چینی سی محسوس ہو رہی تھی۔ جیسے اس کے سارے جسم میں کوئی سوئیاں چبھو رہا ہے۔ ناگ کو اب ایک شدید اور خطرناک قسم کا احساس ہوا۔

اس نے ایک پھنکار ماری اور مگر مچھ کے ایک چھوٹے بچے کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔ یہ شکل اس نے اس لیے اختیار کی کہ مگر مچھ کی کھال اتنی سخت ہوتی ہے کہ اس پر گرمی سردی کا اثر نہیں ہوتا۔ ناگ بل میں دبکے ہی پڑا رہا۔ وہ باہر کی فضا میں ایٹمی تابکاری کی تباہ کاریوں کو محسوس کر رہا تھا۔ تو کیا تیسری ایٹمی جنگ شروع ہو گئی ہے؟ کیا امریکہ کے شہروں پر ایٹم بم گرائے جا رہے ہیں؟

یہ سوال تھے جو ناگ کے ذہن میں ابھرنے لگے تھے۔

بل میں گرمی کا اثر کچھ کم ہونا شروع ہوا۔ جب بل میں پڑے پڑے کافی وقت گزر گیا تو ناگ مگرمچھ سے دوبارہ سانپ بن گیا۔ بل کی فضا میں وہ گرمی اور تپش اب نہیں تھی۔ ناگ آہستہ آہستہ رینگتا ہوا بل سے کے منہ کے پاس آ گیا۔ اس نے دیکھا کہ فضا دھواں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دھواں بھی۔ دھواں نہیں تھا مگر فضا اور آسمان کا رنگ دھوئیں ایسا تھا۔ ناگ جب اس بل میں گیا تھا تو دن کا وقت تھا۔ وہ بل میں زمین کے اندر دو گھنٹے سے زیادہ نہیں رہا تھا۔ پھر اتنی جلدی باہر کو کیسے غضب ہو گیا۔

لیکن سورج غضب نہیں ہوا تھا بلکہ سورج کو میزائلوں اور وہاں سے پچاس میل دور پھٹنے والے ایٹم بم کی راکھ اور گرد و غبار نے ڈھانپ لیا تھا۔ ناگ کے جسم کو ایٹمی تابکاری کا شدت سے احساس ہوا۔ وہ فوراً بل کے اندر گھس کر زمین کے اندر ہی اندر چلا گیا۔ ساری رات اور اگلا سارا دن وہ زمین کے اندر چھپا رہا۔ دو روز بعد اس نے زمین کی سطح پر آ کر اپنا سر بل سے باہر نکالا تو اس نے دیکھا کہ فضا کا دھواں کافی حد تک کم ہو گیا تھا مگر سورج کی روشنی زرد زرد اور گرد بھری تھی۔

ناگ بل سے باہر نکل آیا۔

اس کے سامنے کیلی فورنیا کا شہر ملبے کا ڈھیر بنا ہوا تھا وہ اس خیال سے لرز گیا کہ تیسری عالمگیر ایٹمی جنگ شروع ہو گئی ہے اور کیلی فورنیا سے پہلے

واشنگٹن شہر پر ایٹم بم گرایا گیا ہو گا تو پھر کیٹی اور عنبر کہاں ہوں گے؟ کہیں ایٹمی تابکاری نے ان کو بھی ہلاک تو نہیں کر دیا۔ اگرچہ ناگ کو معلوم تھا کہ عنبر مر نہیں سکتا اور کیٹی بھی خلائی لڑکی ہے اور اتنی آسانی سے اسے موت نہیں آ سکتی لیکن ایٹم بم کی تابکاری کسی جاندار کو زندہ نہیں چھوڑتی۔ کیا معلوم عنبر اور کیٹی پر اس کا اثر ہو گیا ہو۔

یہی سوچتا سوچتا ناگ بلڈنگوں کے جلے ہوئے ملبے میں سے گزرتا چلا گیا۔ اس نے دیکھا کہ فٹ پاتھ اور سڑک پر جگہ جگہ جلی ہوئی انسانی لاشیں پڑی تھیں۔ یہ لاشیں اس طرح جل چکی تھیں کہ ڈھانچوں کی دو چار ہڈیاں اور کسی کی آدھی کھوپڑی ہی باقی رہ گئی تھی۔ کئی جگہ سڑک پر لاشوں کے کالے کالے نشان ہی پڑے تھے۔ لاشیں ایٹمی تابکاری نے نگل لی تھیں جہاں پہلے ہائی رائیزز آسمان سے باتیں کرتی بلڈنگیں تھیں اب وہاں ملبے کے ٹیلے بنے ہوئے تھے۔ ان ٹیلوں سے ابھی تک دھواں اٹھ رہا تھا۔ موٹر کاریں ٹرک اور لوہے کے کھمبے گرمی سے پگھل کر بہہ گئے تھے اور ان کا لاوا سڑک اور فٹ پاتھوں پر جم کر پتھر بن چکا تھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کسی جگہ نہ تو کوئی بلڈنگ سلامت تھی اور نہ زندہ انسان نظر آ رہا تھا۔ پارکوں اور باغوں میں درخت جل کر بھسم ہو گئے تھے۔ آسمان پر کوئی پرندہ تک نہیں تھا۔ فضا ابھی تک گرم تھی۔ ناگ انسانی شکل میں آتے ہوئے ڈر رہا تھا کہ کہیں اس پر تابکاری کا اثر نہ ہو جائے۔

ناگ نے سانس کھینچا۔ پھر زور سے چھوڑا اور ایک طاقتور عقاب کی شکل اختیار کر کے فضا میں بلند ہو گیا۔ وہ بلندی سے شہر کو دیکھنا چاہتا تھا کہ کوئی زندہ بھی بچا ہے کہ نہیں۔ فضا میں بلندی پر جا کر ناگ نے دیکھا کہ امریکہ کا یہ حسین ترین شہر کیلیفورنیا تباہ و برباد ہو چکا تھا۔ دریا پر بنا ہوا پل پگھل کر دریا میں جا گرا تھا۔ سڑکوں پر کاریں جل کر ڈھانچہ بنی ہوئی تھیں۔ کوئی بلڈنگ اپنی جگہ پر نہیں تھی۔ بے شمار جگہوں پر ابھی تک آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے۔ آگ بجھانے والے بھی آگ میں جل کر بھسم ہو چکے تھے۔ نہ کوئی بچا تھا اور نہ کوئی بچانے والا تھا۔ شہر قیامت کا منظر پیش کر رہا تھا۔ آسمان زرد رنگ کے دھوئیں کی لپیٹ میں تھا۔ ہر شے زرد

اور مٹی کے رنگ کی نظر آ رہی تھی۔

ناگ شہر کے ملبے کے اوپر دیر تک چکر لگاتا رہا۔ اس نے سارا شہر دیکھ ڈالا۔ وہاں کوئی زندہ شے اسے نظر نہ آئی۔ ناگ کا دل بیٹھ گیا اور عنبر کو یاد کر کے پریشان ہو گیا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہوا ہو گا۔ دشمن نے واشنگٹن شہر کی تو اینٹ سے اینٹ بجا دی ہو گی۔ امریکہ کے شہروں کا یہ حال ہوا ہے تو امریکہ نے خلائی میزائلوں اور ہائیڈروجن بموں سے روس کے شہروں کو بھی تباہ کر دیا ہو گا۔

یورپ میں بھی روس اور امریکہ کے حمایتی ملکوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی ہو گی۔ ایٹم بم اور ایٹمی میزائیل وہاں بھی اولوں کی طرح گرے ہوں گے۔ یورپ بھی تباہ ہو گیا ہو گا۔ ان ملکوں کے ساتھ ہی ساتھ دوسرے ملک بھی تباہی سے نہیں بچے ہوں گے۔ افریقہ، جاپان، چین اور ہندوستان کا بھی یہی حال ہوا ہو گا۔ ناگ کو اس تباہی پر بے حد صدمہ ہوا۔ انسان نے آخر اپنے ہی بھائی بہنوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔

ناگ کو ماریا کا بھی خیال ستانے لگا۔ وہ ہندوستان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے شمالی پہاڑوں میں کیلاش پربت کی برف پوش وادی میں گم ہو گئی تھی۔ اگر وہ اسی جگہ کہیں موجود ہو گی تو روس پر جو ایٹم بم پھٹے ہوں گے ان کی تابکاری اور تباہی کی لپیٹ میں وہ بھی آ گئی ہو گی ہمالیہ کی برف پگھل گئی ہو گی۔ سارے ملک کی آبادی برفانی پانی کی سو نٹ اونچی لہر بہا کر سمندر میں لے گئی ہو گی۔

"میرے خدا!" ناگ نے اڑتے اڑتے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اس نے دیکھا کہ شہر سے دور پہاڑیوں کے اوپر جہاں انگریزی کے بڑے بڑے حروف میں ہالی وڈ لکھا ہوتا تھا وہاں صرف انگریزی کا ایک حرف ڈبلیو W ہی رہ گیا ہے۔ یہ چٹان جتنا بڑا لفظ بھی ٹیڑھا ہو گیا تھا۔

اڑتے اڑتے ناگ کیلی فورنیا کے ہوائی اڈے کے اوپر سے گذرا۔ نیچے رن وے پر جگہ جگہ بڑے بڑے جیٹ طیاروں کے جلے ہوئے ڈھانچے پڑے تھے۔ کنٹرول ٹاور کی عمارت سلامت نہیں تھی۔ شہر کی کسی سڑک پر کوئی فوجی گاڑی یا ٹینک دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔ یہ جنگ دونوں طرف سے بٹن دبا کر شروع کی گئی تھی۔ بٹن

دونوں ایٹمی میزائل سنٹروں میں سے بٹن دباتے ہی ایٹمی میزائل تباہ کن شور مچاتے آگ کے شعلے چھوڑتے فضا میں بلند ہوئے اور امریکہ اور روس کے شہروں پر گر کر تباہی پھیلا دی۔ ایسی تباہی کہ کوئی انسان، چرند، پرند، درخت بلڈنگ، کسی کا بھی نام و نشان باقی نہ رہا تھا۔

ناگ شہر کی زہریلی فضا سے نکل کر ایک ویرانے کی طرف اڑنے لگا۔ وہ غیر ارادی طور پر اس طرف چلا جا رہا تھا جدھر تین چوٹیوں والے پہاڑ کے اندر عنبر، کمیٹو اور خلائی انسان اس ایٹمی جنگ کی تباہ کاریوں سے چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چمکیلا انسانی سایہ

جب ایٹم بم پھٹا تو پہاڑ بھی ہل گیا۔

عنبر کیٹی اور خلائی انسان پہاڑ کے نیچے غار میں بیٹھے تھے کہ زمین کو بھونچال آ گیا۔ غار کی چھت میں سے کئی پتھر نیچے گر پڑے۔ کیٹی کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ خلائی انسان نے کہا۔

"کام شروع ہو گیا ہے عنبر!"

عنبر کے کان باہر کی آوازوں پر لگے تھے۔ یہ دھماکوں کی آوازیں تھیں۔ پھر ایک ایسا دھماکہ ہوا کہ پہاڑ دائیں بائیں جھول گیا۔ فرعون کی ممی کا تابوت دھڑام سے گر پڑا۔ عنبر اور کیٹی لڑھکتے ہوئے دوسری طرف چلے گئے۔

"یہ ہائیڈروجن بم کا دھماکہ ہے!" خلائی انسان نے چیخ کر کہا:

وہ عنبر اور کیٹی کو لے کر غار میں آگے کی طرف دوڑنے لگا۔

عنبر نے چلا کر کہا:

"ہیوسانگ ہمیں کچھ نہیں ہوگا۔"

خلائی انسان بولا:

"عنبر! تم ہائیڈروجن بم کو نہیں جانتے۔ یہ تم نے کبھی پھٹتے ہوئے نہیں دیکھا۔"

خلائی انسان کیٹی اور عنبر کو غار میں بائیں جانب کافی آگے لے گیا۔ سامنے کی طرف سے غار بند تھا مگر دائیں جانب دریا نیچے زمین کے اندر گھس گیا تھا۔ وہ اسی جگہ زمین سے باہر نکلی ہوئی پتھر کی بڑی بڑی سلوں کے نیچے چھپ کر بیٹھ گئے۔

تیسرے پہر تک دھماکوں کی آوازیں آتی رہیں۔ حالانکہ ایٹمی میزائیل اور ہائیڈروجن بم ان سے کئی سو میل کے فاصلے پر پھٹے تھے۔ زمین ہل رہی تھی۔ دھماکوں کی آواز بند ہو گئی مگر زمین میں ہلکی ہلکی لرزش اب بھی تھی۔ پھر اچانک پانی کا شور سنائی دیا۔ عنبر کیٹی اور خلائی انسان زمین کی کھوہ سے باہر نکل آئے۔ انہوں نے دیکھا کہ جو دریا کئی ہزار سالوں سے خشک ہو چکا تھا اس میں پانی کا ریلا بپھرتا ہوا بھاگا چلا آ رہا تھا۔

"عنبر! دریا جاگ اٹھا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ تیزی سے دوڑتے اس جگہ آئے جہاں فرعون مصر کا تابوت زمین پر گرا پڑا تھا۔ دریا کا پانی ابھی پنڈلیوں تک ہی تھا۔

عنبر نے خلائی انسان کی طرف دیکھ کر کہا:

"ٹھیوسانگ اس تابوت کو پھر سے چھوٹا کر دو۔ میں فرعون مصر کی لاش کو دریا میں غرق نہیں کرنا چاہتا۔"

خلائی انسان نے ایک آنکھ بند کر کے تابوت کو انگلی لگائی تو وہ ایک دم پھر سے ماچس کی ڈبیا جتنا ہو گیا۔ عنبر نے تابوت کو جیب میں ڈال اور اپنے اپنے بریف کیس اٹھا کر وہ غار کے منہ کی طرف دوڑے۔ دریا کا پانی سامنے سے آ رہا تھا۔ پانی کی رفتار بڑی تیز تھی اور برابر بڑھ رہا تھا۔ جب وہ پانی میں دوڑتے دوڑتے غار کی پتھریلی سیڑھیوں تک پہنچے تو پانی ان کی کمر تک پہنچ گیا تھا۔

عنبر نے کہا:

"ہمیں اس غار سے باہر نکلنا ہو گا۔ کیوں کہ دریا کا پانی اس غار کو بھرنے ہی والا ہے۔"

خلائی انسان بولا:

"باہر ہائیڈروجن بم کی تابکاری ہو گی۔ کیٹی اور تمہیں ہوشیار رہنا ہو گا۔ اس تابکاری کا مجھ پر تو کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔"

عنبر نے کہا:

"فکر نہ کرو۔ اس کا اثر ہم پر بھی نہیں ہو گا۔"

کیٹی بولی:

"اثر ہو یا نہ ہو۔ ہم اس غار میں بھی تو نہیں رہ سکتے۔ یہ غار تو سارے کا سارا پانی سے بھر جائے گا۔"

وہ سیڑھیاں چڑھ کر غار کی تکونی دیوار کے پاس آ گئے۔

عنبر بولا:

"اس دروازے کو کیسے کھولیں۔"

کیٹی نے کہا:

"عنبر! تم نے تین بار ہاتھ مار کر اسے کھولا تھا۔ اب بھی ایسا ہی کرو۔"

عنبر نے تکونی دیوار پر تین بار ہاتھ مارا تو ایک گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ تکونی چٹان نما دیوار اندر کی طرف کھسک گئی۔ تازہ ہوا اندر آئی مگر اس ہوا میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کسی تیز قسم کی گیس کی بُو تھی۔

خلائی انسان نے چونک کر کہا:

"ان کم بختوں نے ہائیڈروجن بم چلا دیا ہے۔ یہ اسی کی تیز گیس ہے۔"

اگرچہ اس وقت دن کا وقت تھا لیکن آسمان پر زرد رنگ کی گرد چھائی ہوئی تھی جس کی وجہ سے سورج اس گرد کے پیچھے چھپ گیا تھا۔ وہ تینوں غار سے باہر نکل آئے۔ ان کے نکلتے ہی غار کا دروازہ اپنے آپ بند ہو گیا۔

کیٹی نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا:

"مائی گاڈ! یہ کس قسم کا غبار پھیلا ہوا ہے؟"

خلائی انسان کہنے لگا:

"اس دنیا کے امن پسندوں نے ہائیڈروجن بم چلا کر کروڑوں معصوم لوگوں کو موت کی نیند سلا دیا ہے۔"

کیٹی وہیں بیٹھ گئی۔

"ناگ کا کیا بنا ہو گا؟ وہ کہاں ہو گا۔ ماریا کے ساتھ کیا گذری ہو گی؟"

عنبر نے شاید پہلی بار اس خلائی لڑکی کیٹی کی آنکھوں میں آنسو دیکھے۔ عنبر نے کیٹی کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اور اسے تسلی دی:

"کیٹی بہن! وہ ٹھیک ہوں گے۔ کم از کم ہمیں یہی سمجھنا چاہیے!"

کیٹی نے روتے ہوئے کہا:

"میں کیسے سمجھ لوں۔ یہ ایٹم بم کی تباہی ہے اس میں ناگ کیسے زندہ رہا ہو گا اور ماریا۔ یہ تباہی تو ساری دنیا پر نازل ہوئی ہو گی۔ کوئی ملک اس سے نہیں بچا ہو گا۔"

عنبر کیٹی کو تسلیاں دینے لگا۔ خلائی انسان اس کی طرف دیکھ رہا تھا کہ کیٹی کی آنکھوں سے پانی سا کیا نکل رہا ہے۔ کیوں کہ خلائی انسان جیتوسانگ کا تعلق جس خلائی سیارے سے تھا وہاں کوئی نہیں روتا تھا۔ کبھی کسی کی آنکھوں سے آنسو نہیں نکلا تھا۔

خلائی انسان نے عنبر سے کہا:

"عنبر! اس کی آنکھوں پر ہائیڈروجن گیس کا اثر ہو گیا ہے۔ اس کی آنکھیں پانی ٹپکا رہی ہیں۔"

عنبر نے خلائی انسان کی طرف دیکھ کر کہا:

"تم جس کو پانی کہتے ہو وہ ہماری دنیا کے آنسو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"...ہیں ان آنسوؤں کی ہمارے ہاں انمول موتیوں سے بھی زیادہ قیمت ہے۔"

خلائی انسان کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ اس نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا:

"فضا میں گیس کا اثر ہے۔ اگرچہ ہائیڈروجن بم لگتا ہے یہاں سے کافی دور شہر میں گرایا گیا ہے۔"

عنبر نے پوچھا:

"تمہارا کیا خیال ہے ہمیں اس وقت شہر کی طرف چلنا چاہیے کہ نہیں؟"

خلائی انسان نے تیوری چڑھا کر عنبر کی طرف دیکھا

"مجھے تو کچھ نہیں ہوگا۔ تم اپنی فکر کرو۔"

عنبر نے مسکرا کر کہا:

"میرے خلائی دوست! تم ابھی مجھ سے اچھی طرح واقف نہیں ہو۔ خیر اگر تمہیں یقین ہے کہ تمہیں کچھ نہیں ہوگا تو چلو شہر کی طرف چلتے ہیں۔ کیٹی! تم پر اس گیس کا کوئی اثر تو نہیں ہو رہا؟"

خلائی انسان نے کیٹی کی طرف سے جواب دیا:

"یہ بھی خلائی لڑکی ہے۔ ہم تم لوگوں سے بہت زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ کیٹی کو بھی کچھ نہیں ہوگا آؤ یہاں سے نکل چلیں۔"

کیٹی ان کے درمیان تھی۔ خلائی انسان اور عنبر اس کے دائیں بائیں تھے۔ وہ پہاڑ کے دامن سے نکل کر کیلے فورنیا شہر کو جانے والی سڑک پر آئے تو دیکھا کہ سڑک کی دوسری طرف کچھ فاصلے پر جو چھ سات گھر اور گروسری سٹور تھا وہاں اب کچھ بھی نہیں تھا۔ صرف ایک جگہ سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ کیٹی نے کہا:

"ایٹمی شعاعوں نے یہاں تک حملہ کیا ہے عنبر دیکھو۔ یہ گھر جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔"

عنبر اور خلائی انسان بھی اس بستی کی تباہی پر حیران ہو گئے۔ یہاں کوئی بم نہیں گرا تھا لیکن کیلے فورنیا پر گرے ہوئے ایٹمی میزائلوں اور ہائیڈروجن بم کا یہاں تک اثر پہنچا تھا اور اس قدر شدید گرمی پیدا ہو گئی تھی اور بجلی کے تار پگھل کر سڑک کی مٹی میں مل گئے تھے۔

وہ تینوں شہر کو جانے والی سڑک پر چل پڑے راستے میں انہوں نے کئی بڑے بڑے سامان سے جلتے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

والے ٹرکوں اور موٹر کاروں کے جلے ہوئے ڈھانچے دیکھے۔ ان میں جلی ہوئی انسانی لاشیں بھی پڑی تھیں۔ کاروں کے ایلومونیم کے فریم پگھل گئے تھے۔ انسانی لاشوں کا گوشت بھاپ بن کر اڑ گیا ہوا تھا۔ صرف ہڈیاں باقی تھیں۔

اس دہشت ناک منظر کو دیکھ کر کیٹی نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیے:

"میں یہ تباہی نہیں دیکھ سکتی۔"

عنبر نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"میری بہن! یہ ایک نہ ایک دن ہونا ہی تھا۔"

ادھر یہ کیلی فورنیا کی طرف چلے جا رہے تھے، ادھر ناگ عقاب کی شکل میں ان کی طرف اڑتا چلا آ رہا تھا۔ اچانک فضا میں ناگ کو ایک مانوس خوشبو محسوس ہوئی۔ اس نے اپنی رفتار کم کر لی۔ اور وہیں نیچے آ کر ایک چکر لگایا۔ اس کا دل خوشی سے اچھل پڑا۔ یہ خوشبو عنبر اور کیٹی کی تھی۔ ناگ بڑا خوش ہوا۔ جدھر سے خوشبو آ رہی تھی وہ اس طرف کو لپکا۔ دور اس نے عنبر، کیٹی اور خلائی انسان کو دیکھا کہ پتھروں اور جھاڑیوں کے درمیان بنی ہوئی بڑی سڑک کے کنارے کنارے چلے

آ رہے تھے۔

ناگ نے ان کی طرف غوطہ لگایا۔

عنبر نے ناک سکیڑی اور بولا:

"مجھے ناگ کی خوشبو آ رہی ہے۔"

کیٹی نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا:

"یہ عقاب کہیں ناگ تو نہیں؟"

اتنی دیر میں یہ عقاب ان کے پاس آ کر زمین پر اتر گیا اور دوسرے ہی لمحے اس نے ناگ کی انسانی شکل اختیار کر لی۔ خلائی انسان تو حیرانی سے ناگ کا منہ تکنے لگا۔ ناگ کو عنبر نے گلے لگا لیا۔

"خدا کا شکر ہے تمہیں زندہ حالت میں دیکھا۔ اس ایٹمی تباہی نے تو سارے شہر کو برباد کر دیا۔"

کیٹی نے ناگ کا ہاتھ چوم لیا۔

"ناگ بھائی! تم کو دیکھ کر میرا دل خوشی سے پھولا نہیں سما رہا۔ تم کہاں غائب ہو گئے تھے؟"

ناگ نے اپنی ساری داستان بیان کر دی۔

خلائی انسان نے ناگ کے جسم پر ہاتھ لگایا اور بولا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ تم نے اپنی شکل پہلے بدل لی تھی؟ تم کوئی بہت بڑے سائنس دان لگتے ہو جو جسم کے ایٹموں اور مالیکیولوں کو بدلنے کا ماہر ہے۔"

ناگ اور عنبر مسکرانے لگے۔

کیٹی بولی:

"عنبر بھائی! ابھی تم بہت کچھ دیکھو گے ناگ بھائی کئی شکلیں بدل لیتا ہے۔"

خلائی انسان کہنے لگا:

"یہ کام تو ہمارا بڑے سے بڑا سائنس دان بھی نہیں کر سکتا۔ تمہارے پاس ضرور کوئی خیر خاص علم ہے۔"

عنبر نے خلائی انسان کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا:

"یہ باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی ابھی ہمیں شہر پہنچ کر دیکھنا ہے کہ وہاں کوئی زندہ بھی بچا ہے کہ نہیں؟"

ناگ نے انہیں بتایا کہ میں شہر ہی سے ہو کر آ رہا ہوں۔ سارے کا سارا شہر تباہ و برباد ہو چکا ہے وہاں کوئی انسان تو کیا پرندہ تک زندہ نہیں بچا۔ شہر کے میزائیلوں اور ہائیڈروجن اور ایٹم بم نے نیویارک کے حسین ترین شہر کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا ہے۔ عنبر نے ماریا کے بارے میں تشویش ظاہر کی کہ خدا جانے وہ کس حال میں ہو گی۔ کیونکہ ان سب کو یقین تھا کہ ایٹمی جنگ کی یہ تباہ کاری ہندوستان اور کوہ ہمالیہ کے دامن تک بھی پہنچ گئی ہو گی کیونکہ روس وہاں سے قریب ہے اور امریکہ نے روس کے شہروں پر بھی ایٹمی میزائیل گرائے ہوں گے۔ آپس میں اسی طرح باتیں کرتے وہ سڑک کنارے چلتے چلے گئے۔ عنبر نے جیب سے فرعون مصر کی ممی کا تابوت نکال کر ناگ کو دکھایا اور کہا کہ فرعون مصر کی ممی نے ہی پیشگوئی کی تھی کہ تیسری ایٹمی جنگ شروع ہونے والی ہے اور ہم پہاڑ کے نیچے غار میں جا کر چھپ گئے۔

ناگ نے فرعون مصر کے تابوت کو ہاتھ میں تھام کر دیکھا جو ماچس کی ڈبیا کے سائز کا تھا۔ اس نے کہا:

"اگر یہ ممی مستقبل کے بارے میں بتا سکتی ہے تو اس سے ماریا کے بارے میں پوچھنا چاہیے کہ وہ کہاں ہے۔"

عنبر اور کیٹی نے ناگ کو بتایا کہ وہ یہ سوال

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

فرعون مصر کی ممی سے پوچھ چکے ہیں لیکن اس نے ماریا کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ فرعون مصر کی ممی کا کہنا ہے کہ وہ غیبی عورت کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ اس پر خلائی انسان نے ایک بار پھر پوچھا:

"کیا ماریا غائب ہے؟"

عنبر کیٹی اور ناگ چپ ہو گئے۔ عنبر بولا:

"میرے خلائی دوست! تم کہتے ہو کہ تمہارے سیارے کے لوگ سائنس میں بہت ترقی کر چکے ہیں لیکن تمہیں شاید یہ معلوم نہیں کہ ہم لوگ بھی کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ ماریا ہماری بہن ہے اور وہ ایک غیبی لڑکی ہے وہ کسی کو دکھائی نہیں دیتی مگر خود سب کو دیکھتی ہے۔"

خلائی انسان بولا:

"مگر تم اسے کیسے پہچانتے ہو؟"

"ہمیں ایک دوسرے کی خوشبو آ جاتی ہے۔ ہمیں ماریا کی خوشبو بتا دیتی ہے کہ وہ ہمارے پاس آ گئی ہے۔"

ناگ یہ کہہ کر مسکرانے لگا۔

خلائی انسان سر جھٹکا کر بولا:

"تمہاری دنیا کے سائنس دانوں نے ترقی کی ہو یا نہ کی ہو مگر تم لوگ ضرور اتنی ترقی کر چکے ہو کہ خود سائنس حیران ہے۔"

کیٹی چلتے چلتے بولی:

"یہ تو ٹھیک ہے مگر سوال یہ ہے کہ ہم اس طرح کیلی فورنیا تک پیدل کیسے پہنچیں گے؟ ہمیں کسی سواری کی ضرورت ہے۔"

ناگ بولا:

"اس سارے علاقے میں کوئی ٹرک، گاڑی، گھوڑا وغیرہ سلامت نہیں رہا۔ ہمیں پیدل ہی چلنا ہو گا۔"

عنبر نے کہا:

"کیلی فورنیا یہاں سے بہت دور ہے۔ میں تو نہیں تھکوں گا۔ اپنے خلائی دوست تھوساگ سے پوچھ لو۔ وہ تو نہیں تھک جائے گا۔"

خلائی انسان بولا:

"جب چلتے چلتے تھک جاؤں گا تو کہہ دوں گا۔"

عنبر، ناگ، کیٹی اور خلائی انسان، چاروں کے چاروں کوئی عام انسان نہیں تھے۔ ان کے اندر عام انسانوں سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زیادہ طاقتیں تھیں چنانچہ وہ بغیر تھکاوٹ کے چلتے چلے گئے۔ راستے میں انھوں نے جگہ جگہ کاروں ٹرکوں اور انسانی لاشوں کے جلے ہوئے ڈھانچے دیکھے۔

عنبر نے کہا:

"خدا جانے اس ایٹمی جنگ سے کوئی ملک بچا بھی ہو گا کہ نہیں"

ناگ بولا:

"مجھے امید نہیں ہے جو تباہی کیلی فورنیا کے خوبصورت شہر کی ہوئی ہے اس کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ جنگ کی یہ تباہی دنیا کے ہر ملک پر آئی ہو گی۔"

اسی طرح ہائی وے پر چلتے چلتے انہیں شام ہو گئی۔ راستے میں جو درخت بھی ملا وہ جل کر راکھ ہو گیا ہوا تھا۔ سورج پہلے ہی زرد ایٹمی بادلوں کے غبار کے پیچھے نظر نہیں آ رہا تھا۔ جب وہ ڈھلتے ڈھلتے غروب ہو گیا تو چاروں طرف اندھیرا چھا گیا۔ اس اندھیرے میں عنبر کیٹی ناگ اور خلائی انسان تھوڑا تھوڑا دیکھ رہے تھے۔ انہیں سڑک سے تھوڑی دور ایک جگہ کوئی شے چمکتی دکھائی دی:

"یہ کیا چیز ہو سکتی ہے ناگ؟" عنبر نے پوچھا۔

ناگ کیٹی اور خلائی انسان بھی اس چمکتی ہوئی شے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ قریب گئے تو یہ دیکھ کر کیٹی اور ناگ کے تو رونگٹے کھڑے ہو گئے کہ سیمنٹ کی ایک آدھی ٹوٹی ہوئی دیوار کے ساتھ ایک آدمی اس طرح جھکا ہوا تھا جیسے وہ دیوار پر سے کوئی چیز اتار رہا ہو اس کا سارا جسم چمک رہا تھا۔

عنبر نے اسے آواز دی۔ اس چمکیلے انسان نے کوئی حرکت نہ کی۔ خلائی انسان دو قدم چل کر اس آدمی کے پاس گیا اور پھر وہیں سے سر گھما کر کہنے لگا:

"یہ زندہ آدمی نہیں ہے بلکہ مردہ انسان کے جسم کا سایہ ہے جو دیوار پر لگا چمک رہا ہے۔"

عنبر ناگ اور کیٹی بھی اس چمکیلے انسانی سائے کے پاس آ گئے۔ دیکھا کہ دیوار پر ایک انسان کا پورے کا پورا سایہ جیسے تصویر کی طرح نقش ہو گیا ہے اور چمک رہا ہے۔

"یہ کیا معمہ ہے؟" ناگ نے پوچھا۔

خلائی انسان بولا:

"یہ وہ معمہ ہے جو تم نہیں سمجھ سکتے۔ میں تمہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بتاتا ہوں۔ جس وقت اس علاقے میں ایٹم بم کی تابکاری پیدا ہوئی تو یہ آدمی اس دیوار سے کوئی تصویر وغیرہ اتار رہا تھا۔ ایٹمی تابکاری نے اس کے جسم کے سارے گوشت اور ہڈیوں کو جلا کر بھاپ بنا دیا لیکن ایک خاص کیمیکل کے رد عمل کی وجہ سے اس کے جسم کی ہڈیوں کا فاسفورس اس کے جسم سے نکل کر ایٹمی شعاعوں کے ساتھ اس دیوار کے ساتھ جا کر چپک گیا۔ اب یہ آدمی تو مر چکا ہے مگر اس کی ہڈیوں کا فاسفورس دیوار کے ساتھ اس کی شکل بناتا ہوا چپک کر چمک رہا ہے۔"

کیپٹن عنبر اور ناگ اس ایٹمی کرشمہ سازی پر حیران ہو کر رہ گئے۔ اس سے پہلے انہوں نے ایسی شے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

کچھ دیر کے لیے وہ اس دیوار کے پاس آرام کرنے کو بیٹھ گئے۔ آرام کی انہیں اتنی ضرورت نہیں تھی۔ وہ آپس میں غور کرنا چاہتے تھے کہ آگے کیا کریں اور کسی طرف جائیں؟ عنبر نے مشورہ دیا کہ ہمیں امریکہ کو چھوڑ کر ملک ہندوستان کی طرف چلے جانا چاہیے تاکہ وہاں ہم ماریا کا سراغ لگا سکیں۔ ناگ نے کہا کہ اتنی دور ہم پیدل کیسے جائیں گے۔ راستے میں سمندر ہیں۔ کوئی پتہ نہیں ایٹمی تابکاری کا ان سمندروں پر کیا اثر ہوا ہو گا۔

کیپٹن نے کہا:

"اس وقت ہمارے پاس کوئی چھوٹا سا ہیلی کاپٹر یا ہوائی جہاز ہوتا تو ہم آسانی سے ہندوستان جا سکتے تھے۔"

ناگ نے کچھ سوچ کر کہا:

"جس ڈاکٹر نے مجھے قید کر رکھا تھا میں نے اسے ایک دوسرے ڈاکٹر سے کہتے سنا تھا کہ امریکی سائنس دانوں نے شہر ہوسٹن کے باہر ایک تکونی چٹان کے اندر زمین میں ایک ہال کمرہ بنا رکھا ہے اس ہال کمرے میں جو بہت بڑا ہے ماڈرن زمانے کی ہر شے سنبھال کر رکھ دی ہے تاکہ اگر ساری دنیا ایٹمی جنگ میں تباہ ہو جائے تو یہ چیزیں زمین کے اندر اس ہال میں بچی رہیں اور آنے والے انسانوں کو پتہ چل جائے کہ امریکہ نے سائنس میں کتنی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ترقی کی ہوئی تھی۔

عنبر کو اچانک خیال آ گیا کہ اس کے بارے میں اس نے ایک بار امریکہ کے ایک سائنس میگزین میں مضمون بھی پڑھا تھا۔ اس نے کہا:

"ناگ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ میں نے اس بارے میں ایک مضمون پڑھا تھا۔ اس زمین دوز ہال کمرے میں سائنس کی ہر ایجاد رکھ دی گئی ہے اگر ہم کسی طرح وہاں پہنچ جائیں تو ہو سکتا ہے وہاں ہمیں کوئی جہاز یا ہیلی کاپٹر بھی رکھا ہوا مل جائے۔"

"اچھا خیال ہے!" خلائی انسان بولا۔ "سوال یہ ہے کہ کیا ایٹم بم وہاں نہیں گرا ہو گا؟ اگر وہاں بھی کوئی ایٹم بم گرایا گیا ہو گا تو یہ تہہ خانہ بھی تباہ ہو گیا ہو گا۔"

ناگ کہنے لگا:

"لیکن یہ تہہ خانہ سائنس والوں نے یہ سوچ کر بنایا ہے کہ وہاں تک ایٹمی تابکاری کا اثر نہ پہنچنے پائے۔"

خلائی انسان مسکرایا:

"تم لوگ بڑے بھولے ہو۔ یہاں کے سائنس دان ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ انہیں ہائیڈروجن بم کے پھٹنے کے بعد کی ایٹمی تباہ کاری کا پورا پورا علم نہیں تھا۔ ہائیڈروجن بم کی تابکاری تو ہمارے غار تک آ گئی تھی جو بہت ہی گہرا تھا۔"

کیپٹن نے کہا:

"یہ تو وہاں چل کر ہی معلوم ہو سکے گا کہ اس تہہ خانے والے ہال کمرے میں کیا کیا چیز باقی بچی ہیں۔ ہو سکتا ہے وہاں کوئی سائنس دان بھی زندہ حالت میں مل جائے۔"

خلائی انسان نے کہا:

"چل کر دیکھ لیتے ہیں۔ مگر یہ شہر ہیوسٹن یہاں سے کتنی دور ہے؟"

عنبر نے بتایا کہ ہیوسٹن کافی فاصلے پر ہے۔ بہرحال ان چاروں نے ہیوسٹن شہر پہنچ کر زمین دوز تہہ خانے میں جانے کا فیصلہ کر لیا۔ جب رات گہری ہو گئی تو وہ ایک بار پھر سڑک کے کنارے چل پڑے۔

چلتے چلتے صبح ہو گئی۔ آسمان پر پھیلا ہوا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غبار اب ہلکا ہو گیا تھا۔ پھر بھی سورج دھندلا دھندلا نظر آ رہا تھا۔ یہ چاروں ساتھی اسی طرح چار دن پیدل سفر کرتے کیلی فورنیا پہنچ گئے۔ پہلے کیلی فورنیا شہر کی بلند عمارتیں دور سے ہی نظر آ جایا کرتی تھیں۔ اب انہیں دور سے ملبے کے ڈھیر ہی دکھائی دیئے۔ دور پہاڑی پر ہالی وڈ کے انگریزی حروف میں سے صرف لا ہی لکھا ہوا تھا۔

شہر ہر طرف بربادی کا منظر پیش کر رہا تھا۔ کہیں کوئی جاندار زندہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ سڑکوں پر جگہ جگہ جلے ہوئے ملبے کے ڈھیر پڑے تھے۔ اونچی عمارتیں ٹیلے بن گئی تھیں۔ بڑی بڑی عمارتوں اور ریلوے لائن کا لوہا پگھل کر ٹیڑھا ہو گیا تھا۔ عنبر اور کیپٹی حیرت میں ڈوبے اس قیامت کی تباہی کو دیکھ رہے تھے۔

"عنبر بھائی! لگتا ہے یہاں قیامت گذر گئی۔"

ناگ نے کہا:

"ہیوسٹن یہاں سے سینکڑوں میل دور ہے۔ ہم کیا وہاں تک پیدل ہی جائیں گے؟ ہمیں کوئی سواری کا ذریعہ تلاش کرنا چاہیے۔"

"کون سا ذریعہ ہو سکتا ہے؟" عنبر بولا: "یہاں کوئی موٹر کار تو کیا کوئی سائیکل بھی نظر نہیں آ رہا۔ پٹرول پمپ جل کر راکھ ہو چکے ہیں۔ سڑکیں ٹوٹ چکی ہیں۔ گڑھوں میں پانی بھر رہا ہے۔ کوئی گھوڑا گدھا بھی نہیں کہ اس پر سوار ہو کر ہی چلے چلیں۔"

خلائی انسان نے ناگ کی طرف دیکھ کر کہا:

"تم انسان سے عقاب بن گئے تھے کیا انسان سے جیٹ ہوائی جہاز نہیں بن سکتے۔ تاکہ ہم اس میں بیٹھ کر سفر کریں۔"

ناگ بولا:

"تم خلائی سیارے کے رہنے والے ہو۔ ایسا کرشمہ تو تمہیں دکھانا چاہیے — تم کہتے بھی ہو کہ تم لوگ سائنس میں بہت ترقی کر چکے ہو۔ میں تو پھر بھی انسان سے عقاب بن گیا تھا تم مجھے چھپکلی بن کر ہی دکھا دو۔"

کیپٹی بولی:

"تم کیا آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہو؟"

خلائی انسان نے مسکرا کر کہا:

"کیپٹی ہم لڑ جھگڑ نہیں رہے۔ ہم تو ذرا دل لگی

کر رہے تھے۔"

عنبر ایک طرف دیکھ رہا تھا۔

ناگ نے پوچھا:

"عنبر بھائی تم کیا دیکھ رہے ہو؟"

عنبر نے شہر کے ایک ملبے کے ٹیلے کی طرف اشارہ کر کے کہا:

"وہ دیکھو۔ کوئی شے حرکت کر رہی ہے۔"

جہاں ملبے کا ڈھیر شروع ہوتا تھا وہاں سے کوئی سلاخ سی باہر نکلی ہوئی تھی جس پر لگا ہوا ایک گولا سا چکر کھا رہا تھا۔

"اسے قریب چل کر دیکھنا چاہیے۔" ناگ نے کہا۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتے ملبے کے ڈھیر کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ مٹی اور گارے کے بیچ میں سے ایک فولادی سلاخ باہر کو نکلی ہوئی ہے اور اس کے سرے پر الومنیم کا رنگ گھوم رہا ہے۔

"ایٹم بم کی تباہی سے یہ کیسے بچ گیا؟" کیپٹن نے کہا۔

خلائی انسان کہنے لگا:

"یہ رنگ اور سلاخ تابکاری کے سیفٹی اینگل میں آ گئی ہو گی۔ بہرحال اسے کھودنا چاہیے۔ کس شے کی سلاخ ہے؟"

عنبر نے سلاخ کو ہاتھ لگایا تو وہ ابھی تک گرم تھی۔ انہوں نے ملبہ اِدھر اُدھر ہٹانا شروع کر دیا۔ نیچے ایک گیراج تھا جو بند تھا۔ مٹی ہٹا کر گیراج کو کھولا تو اندر ایک مرسیڈیز گاڑی بالکل درست حالت میں ویسی کی ویسی پڑی تھی۔ اس گاڑی کو دیکھ کر عنبر تعجب سے بولا:

"یہ کیسے بچ گئی؟"

ناگ نے کہا:

"بس ایک دم سے ملبہ گیراج پر گر پڑا اور یہ محفوظ رہی۔"

خلائی انسان نے گاڑی کو غور سے دیکھا۔

"یہ کوئی خلائی گاڑی ہے کیا؟"

"نہیں۔ یہ گاڑی زمین پر چلتی ہے۔" کیپٹن نے کہا۔

انہوں نے دیکھا کہ گاڑی کا ٹینک پٹرول سے بھرا ہوا تھا۔ یہ بڑی خوشی کی بات تھی۔ وہ گاڑی کو گیراج میں سے نکال کر باہر سڑک پر لے آئے۔ گاڑی کو کھول کر دیکھا۔ پچھلی سیٹ پر انگریزی کا اخبار پڑا تھا۔ ڈیش بورڈ میں سگریٹوں کی ایک ڈبی اور لائٹر تھا۔ پیچھے ریڈیو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور کیسٹ پلیئر لگے تھے۔ سیٹ پر کچھ کیسٹ پڑے تھے۔ عنبر نے ایک کیسٹ لگا کر بٹن دبایا تو پرنس مائیکل کی انگریزی گانے کی آواز بلند ہوئی۔

"اسے بند کرو عنبر بیٹری ڈاؤن ہو گئی تو ہم دوبارہ کیسے چارج کریں گے۔"

عنبر نے کیسٹ پلیئر بند کر دیا۔ وہ چاروں گاڑی میں بیٹھ گئے۔ عنبر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے بٹن دبایا۔ انجن سٹارٹ ہو گیا۔ تھوڑی دیر میں ان کی گاڑی وہ شہر کے جلے کے ڈھیروں میں سے نکل کر ہیوسٹن شہر کی طرف جانے والی بڑی شاہراہ پر دوڑی جا رہی تھی۔

○

ماریا دشمن بن گئی

اب ذرا ماریا کی طرف چلتے ہیں۔

اس سے پہلے آپ پڑھ چکے ہیں کہ ماریا کوہ ہمالیہ کے دامن میں جو کیلاش پربت ہے اس کی وادی میں برفانی انسان کی تلاش میں گئی تھی اور پھر ایک گہرے کنوئیں میں پھنس گئی۔ کنوئیں میں برفانی انسان کے سانس کی تیز گیس پھیلی تھی جس کی وجہ سے ماریا بے ہوش ہو گئی۔

اسے ہوش اس وقت آیا جب زمین بڑے زور سے ہلی اور اس گہرے کنوئیں کے اوپر پڑا ہوا بڑی پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اڑ گیا۔ پھر ایک بھیانک دھماکے کی آواز نے پہاڑوں میں ایک خوفناک گرج پیدا کر دی۔ یہ اس پہلے ایٹمی میزائل پر لگے ایٹم بم کا دھماکہ تھا جو امریکہ نے روس کے شہر ماسکو پر گرایا تھا۔ روس نے جب واشنگٹن اور امریکہ کے دوسرے شہروں پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایٹمی میزائیلوں اور خلائی سیاروں کی لیزر شعاعوں سے حملہ کر دیا تو اس کے جواب میں امریکہ نے بھی روس کے شہروں پر ایٹم بم گرانے شروع کر دیئے۔ چند سیکنڈوں کے اندر اندر جس طرح امریکہ کے سارے شہر تباہ و برباد ہو گئے تھے اسی طرح روس کے بڑے بڑے شہر بھی کھنڈر بن گئے اور سارے انسان ایٹمی حرارت سے بھاپ بن کر اڑ گئے۔ پہاڑوں پر سے بڑے بڑے برفانی تودے ٹوٹ ٹوٹ کر پگھلنے لگے اور ان کا پانی ایک طوفانی سیلاب کی طرح وادی کی طرف بڑھا۔ چین کو بھی جنگ میں شامل ہونا پڑ گیا۔ اس کے شہروں پر بھی ایٹم اور ہائیڈروجن بم گرنے لگے۔ اس کا اثر ہندوستان اور پاکستان پر بھی پڑا اور ہر طرف تباہی پھیل گئی۔

ہمالیہ پہاڑ کے برفانی تودوں کا پگھلا ہوا پانی سمندر کی کئی فٹ بلند ہیبت ناک دیوار بن کر اٹھا اور اس نے سارے ہندوستان کو اپنی لپیٹ میں لے کر پانی میں ڈبو دیا۔ سارا ہندوستان پاکستان پانی میں غائب ہو گیا۔ ماریا کو اس بھیانک تباہی کی کچھ خبر نہیں تھی۔ وہ کنوئیں میں بے ہوش پڑی تھی۔ جب پتھر کے ٹوٹ جانے سے ایٹمی تابکاری کو لے کر ہوا کنوئیں کے اندر پہنچی تو ماریا کو ہوش آ گیا۔ وہ [illegible] اس کے نظر نہ آنے والے جسم کی شعاعیں ایک دم سے گرم ہو گئیں۔

پہاڑی کی زمین ابھی تک جل رہی تھی۔ ماریا نے اوپر سے کنوئیں کا منہ کھلا ہوا دیکھا تو ایک سیکنڈ میں اچھل کر اوپر آ گئی۔ باہر نکل کر جب اس نے دیکھا کہ ہمالیہ پہاڑ کی ساری چوٹیاں برف سے خالی ہو چکی ہیں اور پانی سمندر کی طرح نیچے کو شور مچاتا چلا جا رہا ہے تو وہ ایک لمحے کے لیے سکتے میں آ گئی۔ یہ کیا انقلاب آ گیا تھا۔ فضا میں یہ تپش کس چیز کی تھی؟ کیا کسی نے یہاں ایٹم بم گرا دیا ہے۔ یہ بات اسے بھی معلوم تھی کہ روس اور امریکہ نے ایٹمی ہتھیاروں اور ہائیڈروجن بموں کا اتنا ذخیرہ جمع کر لیا ہے کہ اب وہ کسی وقت بھی جنگ شروع کر دیں گے۔ تو کیا تیسری عالمی ایٹمی جنگ شروع ہو چکی ہے؟

ماریا کو فضا میں بڑی شدت سے ایٹمی تابکاری محسوس ہو رہی تھی۔ یہ تابکاری اسے بے چین کر رہی تھی۔ وہ ایک دم سے اوپر کا رخ کر کے فضا میں بلند ہو گئی۔ دن کا وقت تھا مگر سورج زرد غبار کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انسپکٹر اشتیاق اور انٹیل جاسوس احمد یار خان کے کارنامے

اندھیری گلی میں ہنگامہ

پانچ روپے

امتیاز علی

اندھیری گلی میں کار کے پہیے کچل دینا چاہتی تھی ــــ کار میں کون تھے؟
احمد یار خان قتل کر کے فرار ہوتا ہے۔
اندھا بھکاری کون تھا؟
انسپکٹر اشتیاق ہوش آیا تو اس کے کپڑے خون سے لتھڑے ہوئے تھے
اور پاس ہی خنجر پڑا تھا۔
پیٹر ہنری کون تھا۔ کیا چاہتا تھا؟
کامران اور رحمان خطرناک مجرم کے قبضے میں آجاتے ہیں۔
مشینی انسان اور احمد یار خان کے درمیان مقابلہ ــــ مشینی انسان
احمد یار خان کی کھوپڑی توڑ دیتا ہے۔
"میں عظیم ہوں" یہ الفاظ کس نے کہے؟
لوگ مکھیوں کی طرح مر رہے تھے اور مجرم دندناتے پھر رہے تھے؟
ایک ایسی کہانی جو سراغرسانی نہیں اور مزاح سے بھرپور ہے
جسے آپ عرصہ دراز تک یاد رکھیں گے!

نیا مکتبہ اقراء ۱۳۶ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

گئی تھا۔ ماریا اڑتی ہوئی اوپر کو اٹھتی چلی
... چھپ گئی تھا۔ ماریا اڑتی ہوئی اوپر کو اٹھتی چلی
... تو اس نے پہاڑوں کا ایک چکر لگایا۔ جہاں پہلے
... کیلاش کا مندر تھا وہاں اب کچھ بھی نہیں تھا۔ کوئی
... گاؤں، کوئی آبادی نظر نہیں آ رہی تھی۔ وہ بڑی تیزی
... سے فضا میں تیرتی ہوئی نیچے ڈھلانی میدانوں کی طرف
... بڑھی جا رہی تھی۔ اسے سب سے زیادہ فکر عنبر ناگ اور
... کیپٹی کا تھا۔ وہ جب کیلاش مندر میں تھے اس کا نگاو
... ہندوستان بھی کہیں نہیں رہا تھا۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ
... تیسری ایٹمی جنگ شروع ہو کر ختم بھی ہو چکی ہے
... دنیا کا ہر شہر تباہ ہو گیا ہو گا اور عنبر ناگ کیپٹی نیچے
ہندوستان کے کسی علاقے کی طرف نکل گئے ہوں گے۔

ماریا کے نیچے سے پانی میں ڈوبی ہوئی وادیاں میلوں
اور پہاڑی ٹیلے گذر رہے تھے۔ ہر طرف پانی ہی پانی
تھا۔ ہمالیہ پہاڑ کی ساری برف پگھل کر سمندر بن گئی
تھی۔ اس سمندر نے ملک کی ساری آبادی کو غرق
کر دیا تھا۔ ماریا فضا میں اڑی چلی جا رہی تھی۔ جوں جوں
... نیچے ہندوستان کے میدانی علاقے میں داخل ہو رہی
تھی فضا میں پھیلا ہوا گرد و غبار کم ہو رہا تھا۔ راستے
میں جو شہر بھی آیا وہ ... سیلاب کے پانی میں غرق

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا۔ زمین پر سینکڑوں فٹ پانی کھڑا تھا۔ ایک جگہ ماریا نے ایک اونچی عمارت کے گنبد کا اوپر والا حصہ پانی سے باہر نکلا ہوا دیکھا۔ اس نے پہچان لیا، یہ ہندوستان کے دارالحکومت دلی شہر کی پارلیمنٹ ہاؤس کا گنبد تھا۔

وہ سکتے میں آ گئی۔ کیا دلی بھی پانی میں بھر گیا؟ نیچے سارے کا سارا شہر پانی میں غرق تھا۔ کوئی عمارت نظر نہیں آ رہی تھی۔ بجلی کے کھمبے، بڑے بڑے ریلوے پل، اونچی اونچی بلڈنگیں، وائرلیس کے ٹاور سب کچھ پانی میں ڈوبا ہوا تھا۔ ایک جگہ اڑتے اڑتے ماریا نے قطب مینار کی اوپر والی منزل پانی سے باہر نکلی ہوئی دیکھی۔ میرے خدا! یہاں تو قیامت برپا ہو چکی ہے۔ اتنا پانی کسی شہر میں ماریا نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

یہاں فضا میں ایٹمی تابکاری بہت معمولی تھی۔ ماریا نے اپنے اندازے کے مطابق بمبئی شہر کی سمت اڑنا شروع کر دیا۔ راستے میں کئی شہر آئے۔ وہ سارے کے سارے پانی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ایک پہاڑی آئی۔ اس پر کوئی انسان نظر نہ آیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ہمالیہ کی طرف سے برف کے طوفانی سیلاب کا پانی

اتنی تیزی سے آیا کہ کسی کو بھاگ کر پہاڑی پر چڑھنے کی بھی مہلت نہیں ملی تھی۔ جگہ جگہ پانی میں انسانوں اور جانوروں کی لاشیں تیرتی پھر رہی تھیں۔ آسمان پر کوئی پرندہ بھی نہیں تھا۔ اڑتے اڑتے دن ڈھل گیا۔ ماریا اس وقت بندھیا چل کے گھنے جنگلوں کے اوپر سے گزر رہی تھی۔ یہ جنگل بھی پانی میں غرق تھے۔ صرف بندھیا چل کی پہاڑیوں کی چوٹیاں کہیں کہیں دکھائی دے رہی تھیں۔

ماریا کی نگاہ ایک مندر کے نکونے مینار پر پڑی جو پہاڑ کی چوٹی پر درختوں کے درمیان اوپر کو اٹھا ہوا تھا۔ یہاں تک پانی نہیں پہنچ سکا تھا۔ ماریا اب کچھ دیر آرام کرنا چاہتی تھی۔ وہ مندر کے مینار کے نیچے اتر آئی۔ یہاں ایک سرخ مٹی کے چبوترے پر یہ چھوٹا سا مندر بنا ہوا تھا۔ مندر کی دیواریں خستہ ہو رہی تھیں۔ اندر ہنومان جی کی مورتی رکھی تھی۔ مگر پوجا کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ یہ پہاڑی پانی میں سے ایک جزیرے کی طرح ابھری ہوئی تھی۔ مندر بالکل خالی تھا۔

مندر میں جہاں ہنومان جی کی مورتی پڑی تھی اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا نیچی چھت والا کمرہ تھا جس کے فرش پر چٹائی بچھی تھی۔ یہ کمرہ بھی خالی تھا۔ ماریا کو باہر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ وہ ہوا میں تیرتی ہوئی باہر آئی تو دیکھا کہ ایک خوفناک شکل والا کالا کلوٹا آدمی جس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی چلا آ رہا ہے۔ اس نے مندر کے دروازے پر آ کر ماتھا ٹیکا اور بلند آواز میں بولا:

"اے یم دُوت! میں نے تیرے حکم سے لاکھوں انسانوں کو ہمیشہ کی نیند سلا دیا۔ اب تیرے حکم سے تیری قربانی کے لیے شہر کی سب سے حسین لڑکی سُندری کو لایا ہوں۔"

یہ کہہ کر یہ بدصورت کالا کلوٹا آدمی پیچھے گیا جہاں جھاڑیاں تھیں وہاں سے ایک ساڑھی والی حسین لڑکی کو اپنے بازوؤں پر اُٹھا کر لے آیا۔ لڑکی بے ہوش تھی۔ اس کے لمبے کالے ریشمی بال زمین سے گھسٹ رہے تھے۔ اس نے لڑکی کو مورتی کے سامنے رکھ دیا۔ اور تلوار اس کی گردن پر رکھ کر بولا:

"یم دُوت دیوتا! یہ لڑکی ہی شہر میں زندہ بچی ہے۔ یہ اتنی خوبصورت تھی کہ میں اسے

تیرے قدموں پر نثار کرنے کے لیے لے آیا ہوں۔ کیا میں اسے تمہارے پاس پہنچا دوں اے یم دُوت دیوتا؟"

ماریا قریب ہی کھڑی اسے خاموشی سے تک رہی تھی۔ کالے کلوٹے آدمی نے کان لگا کر ہوا میں جیسے کچھ سننے کی کوشش کی۔ پھر خود ہی خوش ہو کر بولا:

"جو حکم تمہارا اے یم دُوت دیوتا! میں اس حسین سندری کو تمہارے پاس پہنچا رہا ہوں۔"

اتنا کہہ کر اس ظالم نے تلوار اٹھائی کہ ایک ہی جھٹکے میں حسین لڑکی کا کام تمام کر دے۔ بھلا اب ماریا کیسے چپ کھڑی رہ سکتی تھی۔ وہ لپک کر آگے بڑھی اور اس نے کالے کلوٹے آدمی کے تلوار والے ہاتھ کو اوپر اچھال دیا۔ تلوار اس کے ہاتھ سے اچھل کر ہوا میں اڑی اور دُور گہرے پانی میں جا گری۔ کالا کلوٹا آدمی ہکا بکا ہو کر ادھر اُدھر تکنے لگا۔

"اے یم دُوت دیوتا! کیا تمہیں پسند نہیں یہ سندری؟ لے جا رہا ہوں [illegible] کے [illegible] میں اسے واپس لے جا کر پانی میں ڈبو آتا ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ لڑکی کو اٹھا کر پیچھے گہرے پانی کی طرف چل پڑا۔ وہ لڑکی کو پانی میں گرانے ہی والا تھا کہ ماریا نے پیچھے سے اس آدمی کی گردن پر چھلانگ لگا کر اسے نیچے گرا دیا۔ لڑکی جو بے ہوش تھی زمین پر گر پڑی۔ کالا کلوٹا آدمی طیش میں آگیا۔

"کون ہو تو اے بدروح! میں تمہیں پھونک ڈالوں گا۔"

کالے کلوٹے بدصورت آدمی نے زور سے پھونک ماری۔ اس کے حلق میں سے شعلہ باہر نکلا۔ ماریا نے اسے ٹانگوں سے پکڑ کر پوری طاقت سے ہوا میں اچھال دیا۔ وہ مندر کے مینار سے بھی کئی فٹ اوپر چلا گیا اور پھر قلا بازیاں کھاتا گہرے پانی کے سمندر میں گر کر غوطے کھانے لگا اور پھر یم دوت کو پکارتا۔ شور مچاتا پانی میں ڈوب گیا۔

ماریا حسین ساڑھی والی لڑکی سندری کی پاس آ کر بیٹھ گئی یہ بے حد حسین لڑکی تھی۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ بے ہوش تھی۔ ماریا نے جھک کر دیکھا کہ حسین لڑکی کے گلے میں ایک تعویذ پڑا تھا۔ ماریا نے تعویذ کو ہاتھ لگایا ہی تھا کہ اس لڑکی نے آنکھیں کھول دیں۔

"کون ہو تم؟" اس نے گھبرا کر پوچھا۔

لڑکی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔ ماریا نے کوئی جواب نہ دیا۔ لڑکی کے چہرے پر گھبراہٹ تھی۔ وہ پریشان پریشان نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

"میں یہاں کیسے آ گئی؟ تم کون ہو؟ میں جانتی ہوں تم میری سہیلی گومتی کی روح ہو۔ تم میری مدد کو آئی ہو۔ تم جانتی تھیں کہ میرے تعویذ کو ہاتھ لگانے سے میں ہوش میں آ جاؤں گی گومتی کی روح! تم بولتی کیوں نہیں ہو؟"

ماریا نے سوچا کہ چلو اسی بہانے اس حسین لڑکی سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ کون ہے اور یہ سارا قصہ کیا ہے؟ اس نے آہستہ سے کہا،

"سندری! میں تیری مدد کو آسمانوں سے اتر کر آئی ہوں۔"

سندری کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ کہنے لگی،

"گومتی! تم کو مجھ سے بچھڑے دس برس ہو گئے ہیں۔ تم کو کیا معلوم کہ مجھ پر کیا گذری ہے۔ چلو میرے ساتھ میری دنیا میں چلو۔ میرے خاوند کی زندگی خطرے میں ہے۔"

ماریا کو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ کہ اس لڑکی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سندری کی دنیا کون سی ہے۔ اس کے خاوند کی زندگی خطرے
میں کیوں ہے اور وہ اسے اپنے ساتھ کہاں لے
جانا چاہتی ہے۔

سندری نے اُٹھتے ہوئے کہا:

"گوتی! تم جانتی ہو کہ میں ایک یتیم لڑکی ہوں۔
بچپن میں میرے ماں باپ مر گئے تھے۔ میرے
چچا رگھو نے مجھے پالا لیکن اس کے دل میں
برائی آ گئی۔ دولت کے لالچ میں آ کر اس نے
میرے بھائی کو قتل کر کے تخت پر قبضہ
کر لیا اور میرے خاوند کو قید میں ڈال کر
مجھے یم دوت کے چیلے کے حوالے کر دیا کہ
مجھے یہاں قربان کر دیا جائے۔ بھگوان کا شکر
ہے کہ اس نے میری مدد کے لیے تمہیں بھیج
دیا۔ نہیں تو میں اب تک مر چکی ہوتی۔"

ماریا کو اب کچھ کچھ کہانی سمجھ میں آ رہی تھی لیکن
اس کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی تھی کہ سارے ملک
میں تو تباہی مچی ہوئی ہے۔ سارے شہر پانی میں ڈوب
چکے ہیں پھر یہ لڑکی کس ملک کے تخت اور اپنے
چچا کی بات کر رہی ہے۔ ماریا یہی ظاہر کر رہی تھی کہ

وہ اس کی مُردہ سہیلی گوتی کی روح ہے۔

سندری نے آہستہ سے کہا:

"گوتی کی روح! میری پیاری سہیلی! چلو مجھے
میرے ملک میں لے چلو۔ میرے خاوند کو ظالم
رگھو قتل کروا ڈالے گا۔ مجھے اس کی جان
بچانی ہے۔"

ماریا کو کچھ پتہ نہیں تھا کہ سندری اسے جہاں لے
جانا چاہتی ہے۔ اس ملک کو کون سا راستہ جاتا ہے۔
اس نے سندری سے کہا:

"سندری! تم میرے آگے آگے چلو۔ میں تمہارے
پیچھے آؤں گی تاکہ یم دوت کا کوئی دوسرا
چیلا تم پر پیچھے سے حملہ نہ کر دے۔"

سندری ساڑھی سنبھالتی اٹھی اور مندر میں داخل ہو
گئی۔ ماریا اس کے پیچھے پیچھے تھی۔ ایک بار اس کے
دل میں خیال آیا کہ اسے اس جھنجھٹ میں پڑنے کی
کیا ضرورت ہے۔ کیوں نہ وہ یہاں سے چپ چاپ
واپس چلی جائے۔ یونہی خوامخواہ کسی مشکل میں نہ پھنس
جائے لیکن پھر اسے خیال آیا کہ اس لڑکی پر ظلم ہوا
ہے۔ اس کا حق چھینا گیا ہے اور اس کے خاوند کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جان خطرے میں ہے اس لیے اس کی مدد کرنی چاہیے سندری مندر کی پچھلی کوٹھڑی میں آ کر سامنے دیوار کے پاس جا کر رُک گئی۔ ماریا اسے دیکھ رہی تھی۔ سندری نے پیچھے گھوم کر پوچھا۔

"گوتی! تم میرے ساتھ ہو ناں؟"

"ہاں سندری! میں تمہارے پاس ہوں"

سندری نے کہا:

"گوتی تمہاری آواز کافی بدل گئی ہے"

ماریا بولی:

"مرنے کے بعد آواز بدل جاتی ہے"

سندری نے کوئی جواب نہ دیا اور دیوار کے کونے میں ایک جگہ اپنے گلے سے تعویذ نکال کر لگایا۔ دیوار میں ایک شگاف پیدا ہو گیا۔ آگے سیڑھیاں تھیں۔ ماریا بھی سندری کے ساتھ سیڑھیاں اُترنے لگی۔ اس کے پیچھے مندر کی دیوار ایک گڑگڑاہٹ کے ساتھ بند ہو گئی۔

ماریا کا خیال تھا کہ مندر کے نیچے کوئی تہہ خانہ ہو گا۔ مگر جوں جوں وہ سیڑھیاں اترتی گئی روشنی ہوتی گئی۔ سیڑھیاں ختم ہوئیں تو سامنے ایک دیوار آ گئی۔ دیوار میں ایک طاق تھا جو [illegible] تھا۔ سندری طاق کا دروازہ کھول کر دوسری

طرف چلی گئی۔ ماریا بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی طاق کی دوسری طرف جانے کے بعد ماریا نے پیچھے دیکھا تو طاق اور طاق کی دیوار دونوں غائب تھے۔ اس کے سامنے ایک باغ تھا جس میں درختوں پر پھول کھلے تھے۔ آسمان پر سورج چمک رہا تھا۔ ماریا کا سر چکرا گیا یا خدا! یہ کیا ماجرا ہے؟ یہ کون سا ملک ہے۔ کون سا آسمان ہے۔ یہ کہاں کا سورج ہے؟ باہر تو ایٹم بموں نے ساری دنیا تباہ کر ڈالی ہے۔ پھر یہ کون سی دنیا ہے؟

ماریا یہی سوچتی ہوئی سندری کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ سندری نے کہا:

"گوتی تم تو اس سارے علاقے کو، اس باغ کو اور باغ کے پیچھے ہمارے شاہی محل کو جانتی ہو۔ میرے خاوند کو ظالم رگھو نے محل کے قلعے کے پیچھے قید کر رکھا ہے۔ میں وہاں گئی تو پکڑی جاؤں گی۔ تم جا کر اگر میرے خاوند کو بچا سکتی ہو تو بچا کر لے آؤ۔ پھر ہم مل کر ظالم راجہ رگھو سے اپنے بھائی کے قتل کا بدلہ لیں گے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا بولی:

"سندری! تم کہاں پر میرا انتظار کرو گی؟"

سندری نے کہا:

"میں اسی جگہ وہ سامنے درختوں کے نیچے بیٹھی ہوں۔"

ماریا باغ میں محل کی طرف چل دی۔ شاہی محل کے مینارے درختوں کے پیچھے سے نظر آ رہے تھے۔ ماریا حیران تھی کہ کیا یہ کوئی جادو کی دنیا ہے؟ کیا یہ دنیا کا ماضی ہے؟ اگر یہ دنیا سچی اور اصلی ہے تو اوپر والی دنیا کون سی ہے؟ یہ سورج کہاں سے آ گیا ہے؟ ماریا پہلی بار چکر میں پڑ گئی تھی۔ وہ چلتے چلتے شاہی محل کے دروازے پر پہنچ گئی۔ یہاں جو آدمی پہرے دے رہے تھے ان کی شکلیں بالکل اوپر والی دنیا کے انسانوں سے ملتی ہیں۔ فرق صرف اتنا تھا کہ ان پہرے داروں کا پرانے زمانے کا لباس تھا اور ہاتھوں میں نیزے اور تلواریں پکڑ رکھی تھیں۔

ماریا کو معلوم نہیں تھا کہ قلعے کے تہ خانے کو رستہ کہاں سے جاتا ہے اور سندری کا خاوند کس جگہ پر قید ہے لیکن وہ اندازے سے چلتی چلی گئی۔ وہ پہریداروں

کے قریب سے ہو کر محل کے اندر داخل ہو گئی۔ یہ محل بالکل ایسا ہی تھا جیسا کہ پانچ چھ سو برس پہلے ہندوستان کے راجاؤں کے محل ہوا کرتے تھے۔ یہ محل قلعے کے اندر تھا۔ ماریا نے دیکھا کہ جگہ جگہ سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔ ماریا چلتی ہوئی محل کے داہنی طرف آ گئی۔ یہاں اسے قلعے کی اونچی دیوار نظر آئی۔ اس دیوار کی ایک جانب سیڑھیاں نیچے جاتی تھیں۔ اس دروازے پر چھ ہٹے کٹے سپاہی ننگی تلواریں لیے پہرہ دے رہے تھے۔ چار سپاہی دیوار کے اوپر تیر کمان لیے جیسے حملہ کرنے کو بالکل تیار کھڑے تھے۔

لیکن ماریا کو تو کوئی دیکھ ہی نہیں سکتا تھا اس لیے وہ بڑے سکون کے ساتھ پہرے داروں کے درمیان سے گزر کر قلعے کی سیڑھیاں اترنے لگی آگے جہاں سیڑھیاں ختم ہوئیں ایک چھوٹا سا کسی دیوتا کا ایک آنکھ والا بت بنا ہوا تھا۔

ماریا کو پھنکار کی آواز سنائی دی، وہ رک گئی۔

یہ پھنکار کی آواز اس خوفناک شکل والے بت کے منہ سے نکلی تھی۔

پھنکار کی آواز سُن کر سارے کے سارے پہرے دار تلواریں لہراتے زینے سے اتر کر اس طرف دوڑے

ماریا کھڑی تھی۔ ماریا دیوار کے ساتھ ہو گئی۔ پہرے داروں نے بت کو آ کر دیکھا۔ اس کے حلق سے غصیلی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھنکاروں کی آوازیں ابھی تک نکل رہی تھیں۔ وہ گھبراہٹ میں سیڑھیوں میں اِدھر اُدھر دیکھنے اور آپس میں باتیں کرنے لگے۔

"دیوتا نے کسی اجنبی کو دیکھ لیا ہے۔ یہاں کون اجنبی ہے؟"

"یہاں تو کوئی نہیں ہے۔"

"پھر دیوتا نے پھنکار کیوں ماری۔ وہ اب بھی آوازیں نکال رہا ہے۔ ضرور یہاں کوئی باہر کا آدمی آ گیا ہے۔"

وہ اسی طرح باتیں کرتے سیڑھیوں میں ماریا کو تلاش کرنے لگے لیکن ماریا بھلا انہیں کہاں نظر آ سکتی تھی۔ ماریا نے سوچا کہ اسے یہاں سے آگے نکل جانا چاہیے۔ وہ جلدی سے آگے گزر گئی۔ جونہی وہ بُت کے قریب سے نکلی بُت کے منہ سے ایک بھیانک پھنکار نکلی۔ ماریا اس سے دور جا چکی تھی۔

آگے پھر سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ آگے لوہے کے جنگلے والا دروازہ تھا جو بند تھا۔ ماریا اس کی سلاخوں میں سے نکل گئی۔ آگے دائیں بائیں قیدیوں کی کوٹھڑیاں بنی ہوئی تھیں۔ ان کوٹھڑیوں کے منہ پر لوہے کے جنگلے

لگے تھے۔ اندر قیدی بہت بُری حالت میں پڑے تھے۔ ان کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی۔ ماریا کو اب نہیں پتہ تھا کہ سندری کا خاوند کون سا ہے اور وہ اسے یہاں سے نکال کر کیسے لے جائے گی۔ اس نے سندری سے اس کے خاوند کا نام بھی نہیں پوچھا تھا۔

ماریا نے ایک قیدی کو دیکھا کہ کوٹھڑی کے جنگلے سے باہر دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں کالے حلقے پڑے ہوئے تھے۔ ماریا نے اس کے قریب آ کر آہستہ سے پوچھا:

"راجا کی بھتیجی کا داماد کہاں قید ہے؟"

قیدی ایک دم سے ڈر کر پیچھے ہٹ گیا۔ اسے عورت تو نظر نہیں آ رہی تھی مگر عورت کی آواز اس نے ابھی ابھی بالکل صاف سُنی تھی۔

ماریا نے ایک بار پھر کہا:

"مجھے سندری کے خاوند کی کوٹھڑی بتا دو۔"

قیدی چیخ مار کر دیوار سے ٹکرایا اور بے ہوش ہو گیا۔ ماریا نے سوچا کہ اس طرح تو کام خراب ہو جائے گا۔ اب اس نے ایسا طریقہ اختیار کیا کہ ہر کوٹھڑی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں جا کر قیدی کے کان میں کہتی۔

"سندری آ گئی ہے"۔

کئی قیدی ڈر کر بے ہوش ہو گئے۔ ایک خوبصورت شکل والا قیدی خاموش بیٹھا تھا۔ جب ماریا نے اس کے کان میں کہا:

"سندری آ گئی ہے"۔

تو اس نے ڈر کر چیخ مارنے کی بجائے بے اختیار ہو کر کہا:

"کہاں ہے میری پتنی؟"

اس کے ساتھ ہی وہ خوف زدہ بھی ہو گیا۔ اِدھر اُدھر دیکھ کر بولا:

"تم ۔۔ تم کون ہو؟"

ماریا سمجھ گئی کہ یہی سندری کا خاوند ہے۔ وہ اس کے پاس بیٹھ گئی اور بولی:

"میں تمہاری بیوی سندری کی بچپن کی سہیلی گومتی کی روح ہوں اور سندری کی مدد کرنے آسمانوں سے آئی ہوں۔ وہ اس وقت محل کے باہر والے باغ میں ایک جگہ چھپی ہوئی ہے"۔

سندری کا خاوند شاہی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ

بہادر نوجوان تھا۔ ڈرنے کی بجائے اس نے ماریا کی بات پر یقین کر لیا اور کہا:

"گومتی! تمہارا شکریہ کہ تم ہماری مدد کرنے آئی ہو۔ لیکن میرا یہاں سے نکلنا بڑا مشکل کام ہے بادشاہ کے سپاہی جگہ جگہ پہرہ دے رہے ہیں اور میں نہتا ہوں"۔

ماریا بولی:

"میں تمہاری مدد کروں گی۔ تم فکر نہ کرو"۔

سندری کا خاوند کہنے لگا:

"رگھو بڑا ظالم راجہ ہے۔ اس کے پاس غیر معمولی طاقت ہے۔ وہ ساری دنیا کو تباہ کر کے اس پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ یہاں یہ بات مشہور ہے کہ رگھو نے اپنے یم دوت موت کے دیوتا کے ساتھ مل کر اوپر والی زمین پر آباد ساری آبادی، سارے ملکوں کو تباہ کر دیا ہے۔ اس نے اپنے موت دیوتا کی مدد سے دو بڑے ملکوں کے لیڈروں کو غلط راستے پر ڈال کر ایک دوسرے کے خلاف جنگ کرا دی۔ سنا ہے کہ اب اوپر کوئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انسان زندہ سلامت نہیں ہے۔ وہ مجھے اور
میری بیوی سندری کو بھی زندہ نہیں چھوڑے گا۔"
ماریا اس نوجوان کی باتوں پر غور کر رہی تھی۔
کیا یہ ساری کارستانی اس ظالم اور شیطان صفت راجہ
رگھو کی تھی؟ ماریا نے عہد کیا کہ وہ اس ظالم راجہ
سے کروڑوں بے گناہ انسانوں کی موت کا بدلہ لے گی
اس وقت سندری اور اس کے خاوند کو بچانا ضروری
تھا۔ اس نے سندری کے خاوند سے کہا:

"میں ان پہرے داروں کو بے ہوش کرتی ہوں
تم یہاں سے فرار ہو کر باغ میں پہنچو جہاں
تمہاری بیوی سندری تمہاری راہ دیکھ رہی ہے۔"

یہ کہہ کر ماریا نے اپنی غیر معمولی طاقت سے چار
پہرے داروں کو بے ہوش کر کے زمین پر گرا دیا اور
پھر کوٹھڑی کا دروازہ کھول دیا۔ سندری کا خاوند باہر نکل
کر لوہے کے دروازے کی طرف چلا۔ یہاں کے پہریدار
نے اسے دیکھا تو تلوار نکال کر اس کی طرف دوڑا۔
مگر راستے ہی میں ماریا نے اس کے ہاتھ سے تلوار
چھین کر اسے ہلاک کر ڈالا۔ اس کی جیب سے کنجی
لے کر دروازہ کھولا۔ سندری کا خاوند جب یہاں سے

نکل کر اوپر تہہ خانے کے بڑے دروازے
پر پہنچا تو دیوتا کے بت نے پھنکار ماری۔
سندری کا خاوند ایک دم سے پیچھے ہو گیا۔ پہریدار
نے اس کو دیکھتے ہی حملہ کر دیا۔ سندری کا خاوند بڑی
بہادری سے لڑا۔ ماریا نے بھی اس کی مدد کی۔ سپاہی
ایک ایک کر کے مارے گئے۔ ماریا سندری کے خاوند
کو لے کر محل کے باغ میں پہنچی جہاں سندری اپنے
خاوند کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئی۔ اس نے ماریا کا
شکریہ ادا کیا۔

ماریا نے کہا:

"اب تم یہاں سے نکل کر کسی جنگل میں
جا کر چھپ جاؤ کیوں کہ راجہ کی فوج تمہاری
تلاش میں نکلے گی۔"

سندری کے خاوند نے اپنی بیوی کو ساتھ لیا اور
جنگل کی طرف دوڑ پڑے۔ ماریا اکیلی رہ گئی تو سوچنے
لگی کہ وہ راجہ سے کروڑوں انسانوں کے خون کا کس
طرح بدلہ لے سکتی ہے۔ وہ راجہ کو بڑی سخت سزا
دینا چاہتی تھی۔ وہ راجہ کے محل کی طرف روانہ
ہوئی۔ محل بہت عظیم الشان تھا۔ یہاں سپاہی پہرہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دے رہے تھے۔ محل کا دروازہ سونے کا تھا۔ ماریا
محل میں بڑھتی چلی گئی۔ کسی نے اسے نہ دیکھا۔
جب وہ محل کے دربار میں پہنچی تو اس نے
ایک درباری کو کہتے سنا کہ راجہ یم دوت جی کے مندر
میں پوجا کرنے گیا ہے۔ ماریا بھی تلاش کرتی یم دوت
کے مندر میں آ گئی جو محل کے اندر ہی ایک جگہ
پر بنا ہوا تھا۔ مندر میں لوبان سُلگ رہا تھا۔ شمعیں
روشن تھیں۔ ماریا نے دیکھا کہ راجہ رگھو ایک استھان
پر تلوار زانو پر رکھے بیٹھا ہے۔ سامنے یم دُوت کا
بھیانک چہرے اور لمبے لمبے نوکیلے دانتوں والا بُت
ہے۔ راجہ کے ساتھی بیٹھے ہیں۔ راجا کہہ رہا ہے۔
"یم دوت کی جے ہو۔ ہم نے دنیا کے دو
سب سے طاقتور ملکوں کو سازش کر کے آپس
میں لڑا ڈالا انہوں نے ایک دوسرے پر پرمانو
بم چلائے جس کی وجہ سے ساری دنیا کے
ملک تباہ ہو گئے اور لوگ مارے گئے۔ اب
ہمیں اجازت دو کہ ہم اپنی دنیا سے نکل کر
اوپر کی دنیا میں جائیں اور ساری دنیا پر قبضہ

راجہ اور اس کے ساتھی یم دوت کے بُت کو
دیکھنے لگے۔ اچانک یم دُوت کی آنکھوں میں سے لال
روشنی نکلنے لگی۔ اس کا مطلب تھا کہ یم دُوت راجہ
کو کوئی خفیہ بات بتانا چاہتا ہے۔ راجہ فوراً اپنی جگہ
سے اٹھا اور یم دوت کے بُت کے منہ کے پاس اپنا
کان لے گیا۔ یم دُوت نے اس کے کان میں خدا
جانے کیا کہا کہ راجہ نے گردن اٹھا کر مندر میں چاروں
طرف دیکھا پھر اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گیا۔
ماریا مندر کی دیوار کے ساتھ کھڑی یہ سارا ڈرامہ
دیکھ رہی تھی۔ اس کے ساتھ جو کچھ ہونے والا تھا
اس کی اسے بالکل خبر نہیں تھی۔ راجہ نے اونچی آواز
میں بھجن گانا شروع کر دیا۔ اس کے سارے ساتھی
سر جھکا کر اس کے پیچھے پیچھے گانے لگے۔ پھر راجہ نے
بھجن گاتے گاتے استھان سے اٹھ کر سونے کی طشتری
میں سے سلگتا ہوا لوبان اٹھا لیا۔ پھر اس پر ایک
منتر پڑھ کر پھونکا۔ پھونک مارتے ہی ایسا ہوا کہ
لوبان کا دھواں تیزی سے اوپر کو اٹھا اور پھر سانپ
کی طرح لہراتا ہوا اس طرف بڑھا جہاں ماریا کھڑی تھی
ماریا ذرا پیچھے کو ہٹی مگر دھوئیں کی لہر نے اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو اپنی پلیٹ میں لے لیا۔ ماریا کو اپنا سانس گھٹتا ہوا محسوس ہوا۔ باہر کو بھاگنے کے لیے اس نے قدم اٹھایا ہی تھا کہ وہ فرش پر گر گئی۔ اس کے بعد اس کو بالکل ہوش نہ رہا۔ راجہ رگھو نے ایک چیخ مار کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں ماریا فرش پر بے ہوش پڑی تھی۔ راجہ رگھو اس کے قریب آ گیا۔ اس نے دیکھا کہ فرش پر ایک سنہرے بالوں والی نہایت خوبصورت لڑکی بے ہوش ہے۔ راجہ کے ساتھی بھی وہاں پر آ گئے۔ راجہ نے ماریا کی طرف دیکھ کر اپنے خاص مشیر اور مندر کے مہنت پجاری سے کہا:

"کالو پجاری! یہ دیکھو۔ یہ وہ لڑکی ہے جو ہماری سب سے بڑی دشمن ہے۔ یم دوت دیوتا نے مجھے کان میں بتایا ہے کہ یہ ان چار آدمیوں کی ساتھی ماریا ہے جو اوپر زمین پر ہمارے دشمن ہیں۔ یہ ماریا مجھے قتل کرنے آئی تھی۔ اس نے سندری اور اس کے خاوند کو بھی آزاد کرایا مگر میں نے انہیں پھر سے گرفتار کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ کالو پجاری اس

موجود ہیں ان میں سے ایک عنبر ہے ایک ناگ ہے۔ ایک خلائی لڑکی کیٹی ہے۔ ایک خلائی انسان جیتو سانگ ہے۔ ان چاروں کے پاس بڑی زبردست طاقتیں ہیں۔ ان کو ہمارے یم دوت کا جادو بھی شکست نہیں دے سکتا۔ تم بتاؤ کہ ہم ان پانچوں پر کس طرح قابو پا سکتے ہیں؟"

کالو پجاری ماریا کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ کہنے لگا:

"مہاراج! اس غیبی لڑکی ماریا کو اپنے محل کے خاص کمرے میں پہنچا دیں۔ میں اس پر ایک لمبے جادو کا عمل کروں گا کہ اس کا ذہن بدل جائے گا۔ یہ عنبر ناگ کیٹی اور خلائی انسان کی دشمن بن جائے گی اوپر سے ان کی دوست رہے گی مگر اندر سے ان سب کو ایک ایک کر کے ہلاک کرنے کی کوشش کرے گی۔"

راجہ رگھو کالو پجاری کی اس تجویز سے بڑا خوش ہوا۔ کیوں کہ اپنے دشمنوں عنبر ناگ کیٹی کو ہلاک کیے بغیر وہ اوپر والی دنیا پر قبضہ کر کے ساری دنیا کا راجہ نہیں بن سکتا تھا۔ اس لیے اس وقت ماریا کو اٹھوا کر اپنے شاہی محل کے خاص کمرے میں پہنچا دیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ہوشیار

کالو پجاری نے ماریا پر جادو کا عمل شروع کر دیا۔ ماریا شاندار بستر پر بے ہوش پڑی تھی۔ کالو پجاری اس پر بندر کی کھوپڑی پھرا رہا تھا۔ راجہ کرسی پر بیٹھا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ ساری رات کالو پجاری ماریا پر عمل کرتا رہا۔ ماریا اسی طرح بے ہوش رہی۔ جب رات گزر گئی تو کالو پجاری نے بندر کی کھوپڑی اپنے ہاتھ سے رکھ دی اور راجہ سے کہا:

"مہاراج! میرا جادو پورا ہو گیا۔ ماریا کا ذہن میں نے بدل دیا ہے۔ اب یہ عنبر ناگ کیٹی اور خلائی انسان کی جان کی دشمن بن چکی ہے۔ یہ اوپر سے ان کے ساتھ دوستی اور محبت سے پیش آئے گی مگر اندر ہی اندر ان میں سے سب کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنے کی سازش کرتی رہے گی۔"

راجہ نے سوال کیا:

"کالو پجاری! عنبر کو تو موت نہیں ہے اس کو یہ ماریا کس طرح ہلاک کر سکے گی؟"

کالو پجاری نے کہا:

"مہاراج! یہ لڑکی ماریا میرے جادو کے اثر کی وجہ سے عنبر کو خاص وقت پر جب کہ عنبر سو رہا ہو گا ایسا منتر پڑھے گی کہ وہ غائب ہو جائے گا اور یوں ہمارے راستے سے ہمیشہ کے لیے دور ہو جائے گا۔"

راجہ بڑا خوش ہوا۔ کیوں کہ یم دُوت نے اسے کہا تھا کہ چونکہ عنبر مر نہیں سکتا اس لیے سب سے بڑا خطرہ اسی کی طرف سے ہے کہ وہ راجہ کو آسانی سے قتل کر سکتا ہے۔ اب جب کالو پجاری نے اسے بتایا کہ خود ماریا اسے غائب کر دے گی تو وہ خوش ہو کر بولا:

"کالو پجاری! تم نے ہمارے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ دور کر دی ہے۔ چلو اب ماریا کو تیار کرو کہ یہ اپنے ساتھیوں کے پاس جائے اور عنبر ناگ کیٹی اور خلائی انسان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ باری باری ختم کر دے۔"

کالو پجاری نے ایک بار پھر منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔ وہ منتر پڑھ پڑھ کر ماریا کے جسم پر پھونک مارتا۔ کچھ دیر گزری تھی کہ ماریا نے غائب ہونا شروع کر دیا۔ پہلے اس کے پاؤں غائب ہوئے۔ پھر ٹانگیں غائب ہوئیں۔ پھر دونوں بازو اور سر اور پھر سارے کا سارا جسم غائب ہو گیا۔

کالو پجاری نے راجہ کی طرف دیکھ کر کہا:

"مہاراج! اب یہ لڑکی ماریا اس جگہ پہنچ گئی ہے۔ جہاں اس کے باقی ساتھی ایک زمین دوز سائنسی غار کی طرف چلے جا رہے ہیں۔"

راجہ نے کہا:

"ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ ماریا نے عنبر ناگ ٹیکی اور خلائی انسان کو موت کے گھاٹ اتار کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میرا راستہ صاف کر دیا ہے؟"

کالو پجاری بولا:

"مہاراج! میرے جادوئی منتروں کے اثر سے ماریا جب ہمارے دشمنوں کو ٹھکانے لگالے

گی تو وہ سیدھی ہمارے پاس زمین سے اندر ہماری دنیا میں آ کر ہمیں خبر دے گی کہ اس نے اپنا کام کر لیا ہے۔ اس وقت تک دنیا کی فضا میں اوپر جو ایٹم کی تابکاری پھیلی ہوئی ہے وہ بھی ختم ہو چکی ہو گی پھر آپ اوپر نکل کر ساری دنیا پر اپنا قبضہ جما سکیں گے۔ ساری دنیا پر آپ کے نام کا ڈنکا بجے گا۔ اور ہماری نسل اس دنیا پر پیدا ہو کر آباد ہو گی۔"

راجہ نے خوش ہو کر کالو پجاری کو اپنے گلے کا قیمتی ہار انعام میں دے دیا۔

○

اب ہم دیکھتے ہیں کہ بندھیا چل کے پہاڑ کے نیچے راجہ رگھو کی دنیا سے غائب ہو کر ماریا کہاں پہنچی۔

ماریا کو جب ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ وہ غائب حالت میں ہے اور ایک ایسی جگہ ویران علاقے میں کھڑی ہے جہاں ایک بھوری چٹان بالکل سامنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے ماریا نے غور کیا کہ وہ یہاں کیسے آ گئی تھی اور اس سے پہلے وہ کہاں تھی؟

حیرانی کی بات یہ تھی کہ ماریا کو کچھ یاد نہیں آ رہا تھا۔ یہ کالو پجاری کے طلسمی منتر کا اثر تھا۔ ماریا کو عنبر کیٹی اور ناگ کی برائیاں یاد آنے لگیں۔ یہ اس کے دماغ کی ایک بہت بڑی تبدیلی تھی۔ جس کی وجہ ماریا کو معلوم نہیں تھی۔ اسے خوامخواہ احساس ہونے لگا کہ عنبر کیٹی اور ناگ نے اس کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دینے کا پروگرام بنایا ہوا ہے۔ حالانکہ ایسی بات نہیں تھی۔ عنبر ناگ اور کیٹی تو ماریا کے ہمدرد، دوست اور بھائی بہن تھے لیکن یہ کالو پجاری کے منتر کا اثر تھا۔

ماریا کا دل عنبر ناگ اور کیٹی کے خلاف نفرت سے بھر گیا۔ اس نے اپنے دل میں کہا۔ اگر عنبر ناگ کیٹی مجھے مار ڈالنا چاہتے ہیں تو میں بھی انہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ اسے یاد آیا کہ ہمالیہ کے پہاڑی کنوئیں میں مزدور عنبر، ناگ، کیٹی نے ہی پھینک کر گیس چھوڑ دی تھی تاکہ وہ مر جائے۔ ماریا کا دماغ کر جادو کے اثر کی وجہ سے عنبر ناگ

اور کیٹی کے خلاف قاتلانہ سازش تیار کرنے لگا۔ اسے خیال آیا کہ ناگ کو تو وہ کسی خنجر سے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی۔ کیٹی کو زہریلی گیس سے ہلاک کر دے گی اور عنبر کو وہ پتھر بنا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بے بس کر کے کسی گہرے کنوئیں میں پھینک دے گی۔ کالو پجاری کے جادو کے اثر کی وجہ سے ہی ماریا کے ذہن میں خیال آیا کہ وہ عنبر کو صرف اسی وقت پتھر بنا سکتی ہے جب وہ گہری نیند میں سو رہا ہو۔ اس وقت اگر وہ عنبر پر ایک دم سے ٹھنڈا پانی ڈال دے تو وہ پتھر بن جائیگا۔

ماریا یہ سوچ کر اٹھی اور چاروں طرف دیکھا۔ یہاں بھی ایٹمی جنگ کی تباہی پھیلی ہوئی تھی۔ فضا میں ابھی تک ایٹمی تابکاری کی پیلی پیلی گرد بکھری تھی۔ سورج غروب ہونے والا تھا۔ ماریا نکموں چٹان کے قریب آئی تو دیکھا کہ جھاڑیوں کے پیچھے لوہے کا ایک بہت بڑا دروازہ تھا جو بند تھا۔ اس کے اوپر انگریزی میں لکھا تھا:

"ایٹمی جنگ سے بچاؤ کی پناہ گاہ"

اچانک ماریا کو عنبر ناگ کی خوشبو محسوس ہوئی۔ وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک دم سے چوکنی ہو گئی۔ جس طرح کہ کوئی دشمن اپنے دشمن کی آہٹ پا کر چوکنا ہو جاتا ہے۔ عنبر ناگ کیٹی کی خوشبو چٹان کے پیچھے سے آ رہی تھی۔ اس خوشبو کے ساتھ ہی کسی دوسرے انسان کی عجیب سی بُو بھی تھی۔ یہ بُو خلائی انسان تھیوسانگ کی تھی جس کو ماریا نے ابھی تک نہیں دیکھا تھا۔ ماریا چٹان کی دوسری طرف آ گئی۔

دُور سڑک پر ایک بڑی مرسیڈیز گاڑی چلی آ رہی تھی اس گاڑی میں عنبر ناگ کیٹی اور خلائی انسان تھیوسانگ بیٹھے تھے۔ اچانک ناگ عنبر اور کیٹی نے بھی ماریا کی خوشبو محسوس کی۔

"عنبر! ماریا کی خوشبو آ رہی ہے" کیٹی نے چلا کر کہا۔

عنبر ناگ بولے کہ یہ خوشبو ہم نے بھی محسوس کی ہے۔ خلائی انسان نے پوچھا۔

"کیا یہ وہی ماریا ہے جو غائب رہتی ہے اور کسی کو نظر نہیں آتی؟"

"ہاں" عنبر نے کہا۔

ناگ عنبر نے خلائی انسان کو ماریا کے بارے میں

سب کچھ بتا دیا تھا۔ کیوں کہ اب وہ چاروں ایک ہی کشتی میں سوار تھے اور انہیں ایک دوسرے کا پتہ ہونا چاہیے تھا۔

ماریا نے بھی عنبر ناگ اور کیٹی کو دیکھ لیا تھا۔ وہ فضا میں تیرتی ہوئی ان کی گاڑی کے اوپر آ گئی۔ اس نے دیکھا کہ گاڑی میں ایک اجنبی شخص بیٹھا ہے۔ ماریا جلدی سے گاڑی میں اُتر آئی۔

عنبر ماریا کی گہری خوشبو سونگھ کر بولا:

"ماریا! یہ تم ہو کیا؟"

ماریا نے اوپر اوپر سے ہنس کر کہا:

"ہاں عنبر بھائی میں ہوں ماریا۔ ناگ بھیا تمہارا کیا حال ہے۔ کیٹی تم کیسی ہو؟"

عنبر نے کہا:

"خدا کا شکر ہے کہ تمہاری آواز سنی۔ تم کہاں گم ہو گئی تھیں ماریا؟"

کیٹی بولی:

"ماریا تمہارے بغیر تو میں اتنی اداس ہو گئی کہ میں کئی بار رونے لگی۔"

ماریا نے دل میں کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"فکر نہ کرو۔ میں تمہارا رونا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دوں گی۔"

مگر اوپر سے ماریا نے کہا:

"کیٹی بہن! میں بھی تمہیں یاد کر کے بہت اداس ہو جاتی تھی۔"

ناگ بولا:

"تم کیلاش پربت ہی میں تھیں ماریا؟ دیکھو ایٹمی جنگ نے ساری دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔ ہندستان اور کوہ ہمالیہ کا کیا حال ہے؟"

ماریا نے کہا:

"روس پر جو ہائیڈروجن بم پھینکے گئے تھے۔ انہوں نے ہمالیہ کی ساری برفوں کو پگھلا دیا اور سارا ملک طوفان نوح کے سیلاب میں بہہ کر سمندر میں غرق ہو گیا ہے۔"

"میرے خدا" عنبر بولا، "یہ تباہی تو پھر ساری دنیا پر آ گئی ہے۔"

خلائی انسان کو ماریا کی آواز نہیں آ رہی تھی لیکن وہ عنبر اور ناگ اور کیٹی کی آوازیں برابر سن رہا تھا۔ اسے ماریا نظر نہیں آ رہی تھی۔ اس نے عنبر سے کہا:

"عنبر! اس ماریا سے میرا تعارف نہیں کراؤ گے؟"

ماریا نے پوچھا، "عنبر بھیا! یہ اجنبی شخص کون ہے؟"

عنبر نے خلائی انسان تھیوسانگ کا ماریا کے ساتھ تعارف کرایا۔ پھر اسے بتایا کہ خلائی انسان میں پوری طاقت ہے کہ یہ انگلی سے چھو کر کسی بھی شے کو چھوٹا کر سکتا ہے۔ ماریا خلائی انسان تھیوسانگ کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ اور دل میں اپنے آپ سے کہہ رہی تھی کہ اس خلائی انسان کو بھی راستے سے ہٹانا پڑے گا۔

ماریا نے اوپر سے پوچھا:

"تم لوگ ادھر کہاں جا رہے ہو؟"

ناگ بولا:

"اس مخروطی چٹان کے نیچے امریکی سائنس دانوں نے ایک ایسا خفیہ تہہ خانہ بنا رکھا تھا جہاں سائنس کی تمام ایجادات محفوظ کر کے رکھ دی گئی ہیں کہ اگر ایٹمی جنگ میں ساری دنیا تباہ ہو جائے تو یہ چیزیں باقی بچی رہیں۔"

عنبر نے کہا:

"ماریا! یہ دنیا اب ہمارے رہنے کے قابل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہیں رہی۔ یہاں نہ کوئی درخت باقی ہے، نہ
کوئی عمارت، نہ کوئی شہر اور نہ کوئی انسان
زندہ بچا ہے۔ اس لیے ہم نے پہلے تو فیصلہ
کیا تھا کہ اس سائنسی تہہ خانے سے ہمیں
کوئی ہیلی کاپٹر مل جائے تو ہم اس پر بیٹھ
کر تمہاری تلاش میں نکلیں۔ لیکن اب جب کہ
تم مل گئی ہو تو ہم اس تہہ خانے میں جا کر
سوچیں گے کہ ہمیں اگلا قدم کیا اٹھانا چاہیے اور
ہمارا مستقبل کیا ہو گا"

ماریا نے دل میں کہا:

"تم لوگوں کا مستقبل تو میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے
تاریک کرنے والی ہوں۔ فکر نہ کرو"

لیکن اوپر سے بولی:

"اچھا خیال ہے۔ کیوں کہ ہم ایک دوسرے کے
ساتھ ہی رہیں گے۔ اگر یہ دنیا رہنے کے
قابل نہیں رہی تو آگے جس دنیا میں بھی جائیں گے
اکٹھے ہی جائیں گے"

عنبر ناگ کو بالکل احساس نہیں تھا کہ ماریا اندر
سے کچھ اور باہر سے کچھ ہے اور وہ ان کی جان کی دشمن

بن چکی ہے۔ وہ تو اسے اپنی بہترین دوست اور بہن
سمجھ رہے تھے جس طرح کہ ہمیشہ اسے سمجھتے آئے تھے۔
ریڈیائی گاڑی تکونی چٹان کے سامنے ایک طرف جا کر کھڑی
کر دی گئی۔

ناگ بولا:

"سائنسی تہہ خانہ اسی چٹان کے اندر ہونا چاہیے"

ماریا نے کہا:

"میں نے دوسری طرف جھاڑیوں کے پیچھے لوہے
کا ایک بہت بڑا دروازہ دیکھا ہے"

"بالکل ٹھیک ہے" عنبر بولا "یہی اس خفیہ
تہہ خانے کا دروازہ ہے۔ چلو اس طرف
چلتے ہیں"

جھاڑیوں کے پیچھے چٹان کا لوہے کا دروازہ بڑا
مضبوط تھا اور قلعے کے دروازے کی طرح لگتا تھا۔

خلائی انسان نے کہا:

"عنبر! اگر تم کہو تو میں اس دروازے کو چھوٹا
کر دوں"

ناگ بولا:

"دروازے کے ساتھ یہ چٹان بھی چھوٹی ہو جائے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گی اور اس کے ساتھ تہ خانے کی ہر شے
چوپٹ ہو جائے گی۔ ہم اس کے اندر کیسے
جا سکیں گے؟"

کیتھی بولی:

"مگر عنبر بھیا میں تو اتنی طاقت ہے کہ وہ
چٹان کو اپنی جگہ سے اٹھا کر پرے پھینک سکتا
ہے یہ دروازہ کیا چیز ہے؟"

خلائی انسان نے آنکھیں گھما کر کہا

"اچھا اتنی طاقت ہے؟ چلو۔ ہم بھی دیکھتے ہیں
عنبر اس مضبوط فولادی دروازے کو کیسے کھولتا
ہے؟"

ناگ نے مسکراتے ہوئے کہا

"عنبر بھائی! جھوسانگ کو ذرا اپنی طاقت کا
ایک نمونہ دکھا دو۔"

ماریا بولی:

"کیوں نہ پہلے میں اندر جا کر دیکھ آؤں کہ اندر
کیا کچھ ہے۔ یہ فولادی دروازہ میرا تو راستہ
نہیں روک سکتا۔"

عنبر کہنے لگا:

"ماریا بہن! اس کی ضرورت تو جب ہو کہ
ہم یہ دروازہ کھول نہ سکتے۔ میں ابھی دروازہ
کھولے دیتا ہوں۔ ہم اکٹھے ہی اندر چلیں گے۔"

اس کے ساتھ ہی عنبر نے دروازے کو ہاتھ سے چھو
کر دیکھا۔ اس دروازے پر کوئی تالا نہیں لگا تھا۔ یہ
کمپیوٹر کے خفیہ نمبروں کے ذریعے بند کیا گیا تھا۔ بس
فولاد کی ایک بہت بڑی چادر چٹان میں لگی تھی۔
خلائی انسان بڑی دلچسپی سے عنبر کو تک رہا تھا۔
عنبر دروازے کی ایک طرف آ گیا۔ یہاں دروازے
کی فولادی چادر چٹان کے پتھروں میں اندر تک چلی گئی
تھی۔ عنبر نے اسے ہاتھ کی مدد سے تھوڑا سا ایک طرف
کو دھکیلا۔ ابھی اس نے اپنی پوری طاقت کو بیدار نہیں
کیا تھا جس کی وجہ سے دروازے پر کوئی اثر نہ ہوا۔
عنبر نے محسوس کیا کہ دروازہ واقعی بہت مضبوط ہے۔
عنبر نے ایک دو گہرے سانس لیے۔ اس کی طاقت
اس کے جسم میں ایک جگہ جمع ہو گئی۔ یہ بڑی زبردست
طاقت تھی اور بڑی سے بڑی چٹان کو اپنی جگہ سے
ہلا سکتی تھی۔ عنبر نے دونوں ہاتھ دروازے کی ایک
طرف دیوار کے پاس رکھے اور اپنے جسم کی پوری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طاقت لگا کر ایک ہی بار جو دھکا دیا تو ایک زور دینے والی چرچراہٹ کی آواز بلند ہوئی، جیسے چٹان نے درد سے تڑپ کر زبردست چیخ ماری ہو۔ دروازہ اپنی جگہ سے پیچھے کو کھسک گیا۔ خلائی انسان کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔ فولادی دروازہ بھی کھل گیا تو عنبر ناگ اور کیٹی نے خلائی انسان کی طرف دیکھا۔

خلائی انسان نے ہلکی سی تالی بجا کر کہا،

"تم نے ضرور طاقت کا کوئی انجکشن لگا رکھا ہے۔ بہرحال دروازہ تم نے کھول دیا ہے۔ چلو اب اس کے اندر چل کر جائزہ لیتے ہیں۔"

ماریا سوچنے لگی کہ اگر ہتھ خانے میں اسے کوئی پستول یا خنجر مل جائے تو وہ اس کی مدد سے کم از کم ناگ کو تو ہلاک کر سکتی ہے۔ اب اگر اسے مار دیا گیا تو عنبر اسے کیلاش پربت بھی لے جا کر زندہ نہیں کر سکے گا کیونکہ وہاں اب نہ تو کیلاش پربت کا مندر ہے اور نہ وہ مقدس تالاب ہی باقی بچا ہے جس کے اندر ناگ کے جسم کے ٹکڑوں کو بند کر کے رکھ دیا جاتا تھا اور وہ چھ مہینوں کے بعد پھر زندہ ہو جاتا تھا۔

وہ چاروں اندر داخل ہو گئے۔ یہ کوئی غار یا ہتھ خانہ نہیں تھا بلکہ ایک اونچی چھت والا بہت کشادہ راستہ تھا جس کی چھت میں مرکزی لائٹیں روشن تھیں۔ معلوم ہوتا تھا کہ اس سائنسی ہتھ خانے میں کوئی ایٹمی جنریٹر لگا ہوا تھا جو چل رہا تھا۔ انہوں نے فولاد کے مضبوط چادر والے دروازے کو بند کر دیا۔ اس دروازے کی فولادی چادر کو اس طرح سے بنایا گیا تھا کہ اس میں سے ایٹمی تابکاری اندر داخل نہیں ہو سکتی تھی۔ ہتھ خانے کی فضا میں تازہ آکسیجن بھی تھی۔ اس کشادہ راہ داری کی دیواروں پر سنگِ مرمر لگایا گیا تھا۔ وہ یہاں سے گزرتے ہوئے سیڑھیاں اتر کر ایک اور دروازے کے سامنے آ گئے جو بند تھا۔ یہ دروازہ بھی فولاد کی موٹی چادر سے بنایا گیا تھا۔ اس کے اوپر سرخ انگریزی لفظوں میں "ایمرجنسی" لکھا تھا۔

خلائی انسان نے کہا،

"عنبر! تمہیں اپنی انجکشن والی طاقت آزمانے کا ایک اور موقع مل رہا ہے۔"

کیٹی نے کہا:

"تھیوسانگ یہ انجکشن کی نہیں بلکہ عنبر کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اصلی طاقت ہے۔"

خلائی انسان شرارت سے مسکرانے لگا۔

ماریا خاموش کھڑی تھی۔

ناگ بولا:

"عنبر بھائی اس دروازے کو کھولو۔ سائنسی ایجادیں ضرور اس کے اندر بند ہوں گی۔"

عنبر نے اس دروازے کو بھی کھول دیا۔

اندر داخل ہوتے ہی یہ سب حیران رہ گئے۔ وہ ایک عظیم الشان اونچے اور لمبے چوڑے ہال کمرے میں کھڑے تھے۔ یہ ہال کمرہ اس ہینگر کی طرح تھا جہاں ائر پورٹ پر ہوائی جہاز رکھے جاتے ہیں۔ یہاں چھت پر سفید خانوں میں روشنی ہو رہی تھی۔ کونے میں ہیلی کاپٹر اور ایک چھوٹا جیٹ جہاز کھڑا تھا۔ دیوار کے ساتھ لوہے کے بڑے بڑے خانوں کی الماری چھت تک چلی گئی تھی۔ ان خانوں میں کئی قسم کی سائنسی چیزیں پلاسٹک کے سفید لفافوں میں بند کر کے احتیاط سے رکھی تھیں۔ ہر پیکٹ کے باہر لکھا تھا کہ اس میں کیا بند ہے۔ عنبر بولا:

"یہاں تو ماڈرن زندگی کی ہر شے موجود ہے۔"

ناگ نے کہا:

"لیکن جب دنیا پر زندگی ہی باقی نہیں تو ہم ان چیزوں کو لے کر کیا کریں گے عنبر بھائی۔"

ماریا کہنے لگی:

"ضرور یہاں ماڈرن اسلحہ بھی ہو گا۔"

"ضرور ہو گا۔" عنبر بولا۔

خلائی انسان نے کہا:

"ان چیزوں کا جائزہ لینا چاہیے اور یہ معلوم کرنا چاہیے کہ یہاں کوئی ایسی شے بھی ہے جو ہماری مدد کر سکے۔"

وہ دروازے سے آگے چلے تو دروازہ اپنے آپ پیچھے بند ہو گیا۔ انہیں بہت جلد معلوم ہو گیا کہ اس سائنسی ہال کمرے میں ہر وہ ماڈرن چیز موجود تھی جس کی دنیا میں ضرورت پڑ سکتی ہے۔

ناگ بولا:

"حیرانی کی بات ہے کہ یہاں کوئی انسان نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب ایٹم بم چلے تو یہاں کے سائنس دان باہر ہوں گے انہیں اتنا موقع بھی نہ مل سکا کہ اپنی بنائی ہوئی اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پناہ گاہ میں داخل ہو سکیں۔

ماریا کی تیز نظریں الماریوں کے خانوں میں پستول یا خنجر تلاش کر رہی تھیں۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ اس سائنس ہال کمرے میں پستول نہ ہوتا۔ بہت جلد انہوں نے دیکھا کہ ایک الماری کے خانوں میں پستول، ریوالور، مشین گن، ٹامی گن، سٹین گن اور چار مختلف سائز کے چاقو اور خنجر بھی رکھے ہوئے تھے۔ نیچے وہیں فرش پر ایک توپ پڑی تھی۔

خلائی انسان اس اسلحے کو دیکھتے ہوئے بولا:

"یہ تو پرانے زمانے کا اسلحہ لگتا ہے۔ یہاں کوئی لیزر گن نہیں ہے جیسی کہ ہمارے خلائی سیارے میں ہوتی ہے۔"

عنبر نے کہا:

"ہو سکتا ہے وہ بھی یہاں کہیں مل جائیں کیونکہ امریکہ شناء دار کے زمانے میں داخل ہو چکا تھا۔"

عنبر ناگ اور خلائی انسان کو باتیں کرتے دیکھ کر ماریا نے بڑی ہوشیاری سے ایک خانے میں سے چھوٹا ریوالور اٹھا لیا۔ اس کے اٹھاتے ہی خانے میں سے ریوالور غائب ہو گیا۔ ماریا نے آہستہ سے ریوالور کو کھول کر

دیکھا۔ اس کے چیمبر میں بارہ گولیاں بھری ہوئی تھیں۔

ماریا پہلے ناگ کو ہلاک نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ ناگ کو اب جس وقت چاہے گولی مار سکتی تھی لیکن ضرورت اس بات کی تھی کہ سب سے پہلے عنبر کو ٹھکانے لگایا جائے تاکہ جب عنبر نہیں ہو گا تو ناگ کو کوئی نہیں بچا سکے گا۔ اگر وہ پہلے ناگ کو مار دیتی ہے تو ہو سکتا ہے عنبر ناگ کی لاش کو محفوظ کر لے اور ناگ بچ جائے۔ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ پہلے ناگ کو ہلاک کر دینے سے ماریا کا بھانڈا پھوٹ جائے۔ ان سب کو پتہ چل جائے کہ ماریا ان کی دشمن بن گئی ہے اور وہ اس سے اپنا آپ بچانے کی کوششیں شروع کر دیں اور ماریا کو بھی نقصان پہنچائیں۔ اس ہال کمرے میں ہر قسم کی گیس سلنڈروں میں بھری ہوئی تھی۔ وہ کوئی زہریلی گیس چھوڑ کر ماریا کو بے ہوش کر سکتے تھے۔ اس لیے ماریا نے یہی فیصلہ کیا کہ سب سے پہلے عنبر کا کام تمام کرنا چاہیے۔ اسے ہمیشہ کے لیے پتھر بنا دیا جائے۔

لیکن اس کے لیے شرط یہ تھی کہ عنبر کو گہری نیند سونے پر مجبور کیا جائے۔ عنبر کو کبھی نیند نہیں آتی تھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے نیند کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ ماریا کو معلوم تھا کہ اگر عنبر چاہے تو وہ کبھی کبھی یونہی خواب دیکھنے کے لیے گہری نیند سو جاتا ہے۔ اس لیے ضروری تھا کہ ماریا کسی طرح سے عنبر کو گہری نیند لینے پر راضی کرے۔ جب وہ گہری نیند سو جائے تو پھر اس کے اوپر کسی ریفریجریٹر سے ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال کر پانی اس کے اوپر ڈال دے۔ ہال کمرے میں ریفریجریٹر اور فریزر بھی موجود تھے۔ ماریا موقع کی تاک میں رہی۔

کسی نے محسوس نہ کیا کہ الماری کے ایک خانے میں سے ریوالور غائب ہو گیا ہے۔

"ماریا! تم ہمارے پاس ہی ہو نا؟"

اچانک عنبر نے پوچھا۔

ماریا ذرا پیچھے تھی۔ جلدی سے آگے آ کر بولی:

"میں تمہارے پاس ہی ہوں عنبر بھائی۔ میں کہاں جا سکتی ہوں؟"

عین اس وقت فرعون مصر کی ممی نے عنبر کو پکار کر کہا:

"عنبر! ماریا سے ہوشیار رہو۔ وہ تم سب

ی دشمن ہو گئی ہے۔"

یہ آواز فرعون مصر کے تابوت سے آ رہی تھی جو ماچس کی ڈبیا جتنا ہو کر عنبر کی جیب میں رومال کے نیچے پڑا تھا اور جس کی آواز اتنی کمزور اور باریک تھی کہ عنبر تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔

عنبر نے کہا:

"میرا خیال ہے ہمیں یہاں کسی جگہ اڈہ بنا کر بیٹھ جانا چاہیے پھر ہم سوچیں گے کہ ہمیں آگے کیا کرنا چاہیے۔"

انہوں نے کشادہ ہال کمرے کے ایک کونے میں میز کرسیاں اور گدیلے لگا کر آرام کرنے کی جگہ بنا لی۔ یہاں ضرورت کی ہر شے رکھ دی گئی تھی۔ ڈیپ فریزر اور فریج کھانے پینے کی سرد چیزوں سے بھرے ہوئے تھے۔

ناگ نے بیٹھتے ہوئے کہا:

"عنبر! فرعون مصر کی ممی کے تابوت کو بھی باہر نکالو۔ بے چارے کا دم گھٹ جائے گا۔"

ماریا نے چونک کر پوچھا:

"یہ فرعون مصر کہاں سے آ گیا عنبر؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے ماریا کو ساری کہانی سنائی اور ناگ سے بولا:

"ناگ بھائی! یہ فرعون مصر تو بے چارہ پانچ ہزار سال سے مرا ہوا ہے اب اس کا دم کیا گھٹے گا۔"

کیٹی بولی:

"پھر بھی اسے نکال کر باہر رکھ دو۔"

ماریا نے ریوالور اپنی لمبی قمیض کی جیب میں رکھتے ہوئے کہا:

"ہاں عنبر ذرا اسے نکالو۔ میں بھی اسے دیکھوں۔"

عنبر نے جیب سے فرعون مصر کا تابوت باہر نکال لیا۔ ماریا نے دیکھا کہ ایک چھوٹے سے تابوت میں کسی بچے کی چھوٹی سی انگلی کے برابر ایک فرعون مصر کی ممی اس کے اندر موجود تھی۔ فرعون مصر کی ممی پکار کر کہہ رہی تھی۔

"عنبر! ماریا سے ہوشیار رہو۔ یہ تمہاری دشمن بن چکی ہے۔"

چھوٹے سائز کا ہونے کی وجہ سے ممی کی آواز کسی کو سنائی نہیں دے رہی تھی۔ ماریا بھی اس کی

آواز نہ سن سکی۔

کیٹی نے کہا:

"میرا خیال ہے کہ فرعون مصر کے تابوت کو دوبارہ بڑے سائز کا کر کے اسے دیوار کے ساتھ لگا دینا چاہیے جہاں نئے زمانے کی سائنسی ایجادیں ہیں وہاں یہ ہزاروں سال پرانی یادگار بھی رکھ دیں۔"

عنبر نے کہا:

"نہیں اسے بڑا کرنے کا کوئی فائدہ تو ہے نہیں اگر کسی وجہ سے یہاں سے گھبراہٹ میں بھاگنا پڑا تو یہ بڑا تابوت ہمارے لیے مصیبت بن جائے گا۔ اس لیے اسے چھوٹا ہی رہنے دو۔"

خلائی انسان بولا:

"میں اسے انگلی لگا کر ایک دم سے چھوٹا کر دوں گا۔"

عنبر نے کہا:

"کیا معلوم افراتفری کے وقت تم بھی یہاں پر موجود نہ ہو۔ کہیں باہر گئے ہوئے ہو۔ پھر تو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

فرعون مصر کی ممی مجھ سے جدا ہو جائے گی اور میں اپنا وعدہ نہیں نبھا سکوں گا کہ اس کی ہمیشہ حفاظت کروں گا!"

یہی فیصلہ ہوا کہ چونکہ فرعون مصر کے تابوت کے چھوٹا رہنے میں کوئی نقصان نہیں ہے اس لیے اسے چھوٹے سائز ہی کا رہنے دیا جائے۔ اس وقت اگر عنبر فرعون مصر کی ممی کو بڑا کرنے پر راضی ہو جاتا تو ماریا کا بھانڈا پھوٹ سکتا تھا۔ لیکن تقدیر کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ چنانچہ عنبر نے فرعون مصر کی ممی کا ننھا سا تابوت اٹھا کر دوبارا اپنی جیب میں رکھ لیا۔ فرعون مصر کی ممی اپنی سنائی نہ دی جانے والی انتہائی باریک آواز میں بار بار کہہ رہی تھی۔

"عنبر ہوشیار! عنبر ہوشیار!"

ٹائم مشین

ہال کی دیوار پر کلاک لگا تھا۔ یہ کلاک رات کے نو بجا رہا تھا۔ عنبر، ناگ کیٹی اور خلائی انسان تھیوسانگ اپنے ٹھکانے پر بیٹھے سامنے میز پر رکھے ایک کلر ٹی وی وی سی آر پر کاؤ بوائز کی ایک فلم دیکھ رہے تھے۔ ماریا بھی وہیں بیٹھی تھی۔ ماریا عنبر، ناگ، کیٹی اور خلائی انسان کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ وہ ان سب کو ہلاک کرنا چاہتی تھی لیکن عنبر ناگ اس کا سب سے پہلا نشانہ تھے۔ وہ اس سے بھی پہلے عنبر کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنا چاہتی تھی۔ اس کی یہی کوشش تھی کہ کسی طرح عنبر کو گہری نیند سلا کر اس پر ٹھنڈا پانی ڈال کر پتھر کر دے۔

جب وی سی آر پر فلم ختم ہو گئی تو ماریا نے عنبر سے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"عنبر بھائی تم سوتے کیوں نہیں۔ لگتا ہے تم بہت تھکے ہوئے ہو۔ آج کی رات سو جاؤ، پھر تازہ ہو جاؤ گے۔"

عنبر نے ہنس کر کہا:

"ہماری قسمت میں نیند کہاں ماریا بہن! ہمیں تو خدا جانے ابھی کتنے سال اور جاگنا ہوگا۔"

وہ رات گذر گئی۔ ماریا نے دوسری رات پھر کوشش کی کہ عنبر کسی طرح گہری نیند سو جائے مگر وہ تیار نہ ہوا۔ اب ماریا کو یہ بھی خیال تھا کہ کہیں اسے شک نہ پڑ جائے کہ یہ کیوں اس کے سونے پر اصرار کر رہی ہے۔

اچانک ماریا کے دل میں ایک خطرناک خیال بجلی کی طرح چمکا۔ یہ بڑا ہی دہشت ناک خیال تھا۔ اس نے سوچا کہ خلائی انسان ہر شے کو انگلی سے چھو کر چھوٹا کر دیتا ہے تو پھر کیوں نہ کسی طریقے سے عنبر کو چھوٹا بنا ڈالا جائے۔ اور پھر عنبر کو اٹھا کر اپنے قبضے میں کر لیا جائے۔ یہ بڑا ہی خطرناک منصوبہ تھا۔ ماریا کو یہ منصوبہ بے حد پسند آیا۔ اس نے سوچا کہ کم از کم پہلے عنبر کو قبضے میں کیا جائے۔ اس

کے بعد ناگ پر حملہ کر دیا جائے۔ بھیّا اکیلے کچھ نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ دوسرے روز شام کو جب سب ہال کمرے میں بیٹھے آئندہ کا پروگرام بنا رہے تھے تو ماریا نے اچانک کہا:

"ناگ بھیّا! مجھے اب بھی یقین نہیں آتا کہ ہمارا نیا دوست خلائی انسان جیتی جاگتی کسی شے کو انگلی سے چھو کر چھوٹا کر سکتا ہے۔"

ناگ نے کہا:

"بھئی ماریا یہ تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔"

عنبر اور کیٹی نے بھی ناگ کے خیال کی تائید کی اور کہا کہ خلائی انسان انگلی سے چھو کر جب چیز کو چاہے چھوٹا سا بنا سکتا ہے۔ ماریا یہی ضد کرتی رہی کہ اسے یقین نہیں آتا۔

"اگر تم لوگ ٹھیک کہتے ہو تو پھر خلائی انسان کو کہو کہ میرے سامنے کسی چیز کو چھوٹا کر کے دوبارا بڑا کر کے دکھائے۔"

خلائی انسان بولا:

"یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے میرے لیے ماریا

تم کہو تو تمہیں چھوٹا کر دوں؟"
ماریا نے کہا،
"مجھے نہیں۔ تم ۔۔ تم ایسا کرو۔ ایسا کرو
ہاں ۔۔ عنبر بھائی کو میرے سامنے چھوٹا کر کے
دکھا دو۔ پھر میں تمہیں مان جاؤں گی۔"
عنبر بولا،
"میں تیار ہوں۔ ماریا بہن کو یقین دلانے کے
لیے میں تیار ہوں۔"
ناگ نے کہا،
"عنبر کو نہیں بلکہ ۔۔ یہ ۔۔ یہ جو سامنے کلر
ٹی وی ہے اسے چھوٹا کر دیا جائے۔"
ماریا اپنی سکیم کو ناکام ہوتے دیکھ کر فوراً بولی،
"کیوں؟ کیا عنبر بھیا تم ڈرتے ہو؟"
عنبر بولا،
"نہیں بالکل نہیں۔ میں کیوں ڈرنے لگا۔ مجھے
تو معلوم ہے کہ خلائی انسان ہمارا دوست
تھیوسانگ دوسری بار انگلی سے چھو کر مجھے
پھر سے بڑا کر دے گا۔ چلو تھیوسانگ تم مجھ
پر اپنا تجربہ کرو۔ میں تیار ہوں۔"

ٹیٹی نے کہا، "مجھے چھوٹا کر کے دکھا دو ماریا کو
ارے تھیوسانگ! میں بھی تیار ہوں۔"
ماریا نے ضد کر کے کہا،
"نہیں۔ میں عنبر بھیا کو چھوٹا سا بھیا بنتے
دیکھنا چاہتی ہوں۔ نہیں تو میں تم سب سے
ناراض ہو جاؤں گی۔"
عنبر نے قہقہہ لگا کر کہا،
"دوست تھیوسانگ! چلو بھائی تم آنکھ بند
کر کے مجھے اپنی انگلی سے چھو دو۔"
ماریا بے تاب نظروں سے عنبر کو دیکھ رہی تھی۔
خلائی انسان تھیوسانگ عنبر کے قریب ہو گیا۔ اس نے
ایک آنکھ بند کی اور عنبر کو اپنی انگلی سے چھوا۔ جونہی
خلائی انسان کی انگلی عنبر کے جسم سے ٹکرائی ایک
سیکنڈ کے اندر عنبر چھوٹا ہو کر کسی بچے کی انگلی
کے برابر ہو گیا۔
ماریا اسی انتظار میں تھی۔
ناگ نے کہا،
"کہو ماریا بہن۔ اب تو یقین آ گیا نہیں؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جواب دینے کی بجائے ماریا نے جھپٹا مار کر اچھلتے عنبر کو گدیلے پر سے اٹھا کر اپنی مٹھی میں بند کر لیا۔ ماریا کے ہاتھ میں آتے ہی عنبر غائب ہو گیا۔ ناگ کیٹی اور خلائی انسان ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے کہ عنبر کہاں چلا گیا؟

ناگ نے کہا:

"ماریا! کیا عنبر کو تم نے اٹھا لیا ہے؟"

ماریا نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ عنبر کو اپنی مٹھی میں بند کیے دوسرے ہاتھ سے اپنی جیب سے ریوالور نکال رہی تھی۔

کیٹی نے پوچھا:

"ماریا بہن! عنبر تمہارے پاس ہے کیا؟"

ماریا کا جواب نہ آیا۔

خلائی انسان بھی حیران ہو رہا تھا۔

ناگ بولا:

"ماریا تم بولتی کیوں نہیں ہو۔ تمہاری خوشبو بتا رہی ہے کہ تم اسی جگہ موجود ہو۔ پھر تم جواب کیوں نہیں دیتیں؟ عنبر کہاں ہے؟"

اس کے جواب میں ریوالور کے فائر کا دھماکہ ہوا

گولی ناگ کے کان کے بالکل قریب سے ہو کر الماری پر جا کر لگی۔ ناگ نے خطرے کی بو سونگھتے ایک لمبے سے اندر اندر سانس اندر کو کھینچ کر مکھی کی شکل اختیار کر لی۔ ماریا نے دوسرا تیسرا اور پھر چوتھا فائر کر دیا۔ کیٹی اور خلائی انسان سمجھ گئے کہ یہ فائرنگ ماریا کر رہی ہے۔ کیٹی کو ماریا کی خوشبو برابر آ رہی تھی۔ اس نے چلّا کر کہا:

"ماریا! تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ یہ تم کس پر گولیاں چلا رہی ہو۔ کیوں چلا رہی ہو؟"

ماریا نے کیٹی پر بھی فائر کر دیا۔ گولی کیٹی کے سینے سے نکل گئی، لیکن چونکہ کیٹی کا جسم خلائی جسم تھا اس لیے گولی کے نکلتے ہی اس کے سینے کا سوراخ بند ہو کر مل گیا۔ کیٹی چیخ اٹھی:

"ماریا! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیا تم پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔ ماریا! ماریا!"

ماریا کی خوشبو غائب ہو چکی تھی۔ ماریا ہال کمرے میں نہیں تھی۔ وہ ہال کمرے کے دروازے سے نکل کر دوسرے فولادی دروازے سے بھی نکل گئی تھی اور باہر چٹان کے اوپر جا کر عنبر کو مٹھی کھول کر دیکھنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گی۔ عنبر دونوں ہاتھ اٹھا کر بہت ہی باریک آواز
میں کہہ رہا تھا۔

"ماریا! ماریا! یہ تم کیا کر رہی ہو؟ تم مجھے
وہاں سے اغوا کر کے کیوں لے آئی ہو۔ تم
کو کیا ہو گیا ہے؟"

عنبر کو ماریا کی خوشبو آ رہی تھی۔ ماریا نے کوئی
جواب نہ دیا۔ عنبر کو دوبارا اٹھا کر اپنی مٹھی میں
بند کر لیا۔ چھوٹا ہونے کے ساتھ ہی عنبر کی طاقت
بھی بہت ہی کم ہو گئی تھی۔ اس لئے کئی بار ماریا
کی مٹھی سے نکلنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ
ہو سکا۔ ماریا چٹان سے اتر کر ایک بار پھر نیچے زمین
کے اندر ہال کمرے میں گئی۔ اس نے دیکھا کہ ناگ
ابھی تک اپنی اصلی شکل پر نہیں آیا تھا۔ وہ شہد کی
مکھی کی صورت میں کیٹھی کے بالوں میں بیٹھا اسے
کہہ رہا تھا۔

"ماریا کسی وجہ سے ہماری دشمن بن چکی ہے۔
ہو سکتا ہے اس پر ایٹمی تابکاری کا اثر ہو گیا
ہو۔ بہرحال وہ ابھی تک یہیں ہے۔ اس کی
خوشبو آ رہی ہے۔ وہ عنبر کو اغوا کر کے لے

گئی ہے۔ اب وہ مجھے ہلاک کرنا چاہتی ہے
میں ابھی اصلی شکل میں نہیں آ سکتا کیٹھی:"
ناگ کی دھیمی آواز کیٹھی کے کان میں آ رہی تھی
ماریا نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ مگر اسے ناگ کہیں نظر
نہ آیا۔ اس کو بھی ناگ کی برابر خوشبو آ رہی تھی۔
کیٹھی نے بھی ماریا کی خوشبو سونگھ لی تھی۔
کیٹھی نے بالوں میں اس طرح ہاتھ پھیرا کہ ناگ
جو شہد کی مکھی بنا ہوا تھا اس کے بالوں کے اندر
چلا گیا۔

کیٹھی نے گڑگڑا کر کہا:

"ماریا! تم آ گئی ہو۔ خدا کے لیے تم ہماری
دشمن کیوں ہو گئی ہو۔ میرا خیال ہے تم پر
ایٹمی تابکاری کا اثر ہو گیا ہے۔ تم یہاں آ کر
لیٹ جاؤ۔ ہم خلائی مخلوق ہیں۔ تمہاری جسمانی
شعاعوں سے ایٹمی تابکاری کا اثر ضائع کر
دیں گے۔"

ماریا خاموش رہی۔ وہ وحشی آنکھوں سے کمرے میں
ناگ کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ کیٹھی کے گھنے
بالوں کی خوشبو کی وجہ سے ناگ کی خوشبو کم ہو گئی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا نے سوچا کہ ابھی باہر چل کر بیٹھنا چاہیے۔ جب آدھی رات کو ناگ واپس سانپ کی یا اپنی اصلی شکل میں آ جائے گا تو وہ اسے آ کر گولی مار دے گی۔

کیٹی اور ناگ کو ماریا کی خوشبو آنا بند ہو گئی۔ خلائی انسان نے پوچھا:

"یہ تمہاری دوست ماریا کیا کر رہی ہے؟ لگتا ہے اس نے دھوکے سے عنبر کو چھوٹا کرایا اور پھر اسے اٹھا کر غائب کر گئی ہے۔"

کیٹی نے غم زدہ ہو کر سر جھکا لیا۔ اس نے آہستہ سے ناگ سے کہا:

"ناگ! اب کیا ہو گا۔ وہ چلی گئی ہے۔"

ناگ شہد کی مکھی بنا ابھی تک کیٹی کے گنجان بالوں میں چھپا ہوا تھا کہنے لگا:

"ماریا دکھائی نہیں دیتی۔ اس کے پاس بھرا ہوا ریوالور ہے۔ میں کسی بھی شکل میں اس کے پاس گیا وہ مجھے آسانی سے کسی طرف سے بھی آ کر گولی مار سکتی ہے۔ ہمیں انتظار کرنا چاہیے۔"

کیٹی نے کہا:

"وہ عنبر کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔"

ناگ بولا:

"وہ عنبر کو مار نہیں سکتی۔ اس کو قید کر سکتی ہے۔ وہ عنبر کو کسی کنوئیں میں پھینک سکتی ہے۔ اسے قتل نہیں کر سکتی۔"

لیکن خلائی انسان ھیوسانگ کہنے لگا:

"ناگ ٹھیک کہتا ہے۔ اس وقت سب سے زیادہ ضرورت ناگ کی جان بچانے کی ہے۔ کیوں کہ ناگ پر گولی اثر کر سکتی ہے اور ماریا ایک تو کسی کو نظر نہیں آتی۔ دوسرے اس کے پاس ریوالور ہے۔ ہمیں ناگ کو کسی ایسی جگہ چھپا دینا چاہیے جہاں سے اس کی خوشبو باہر نہ نکل سکے۔"

ناگ بولا:

"کیٹی چاروں طرف سونگھ کر دیکھو۔ ماریا تو یہاں نہیں ہے نا؟"

کیٹی نے ہال کمرے میں چاروں طرف گھوم کر سونگھا۔ ماریا کی خوشبو کہیں نہیں تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"نہیں ناگ! ماریا یہاں نہیں ہے۔"

ناگ نے آہستہ سے کہا:

"مجھے اس کمرے کے کسی پائپ میں بند کر دو۔"

خلائی انسان اور کیٹی نے مل کر ایک دیوار میں پائپ تلاش کر لیا۔ اس پائپ میں سے ہوا اندر آ رہی تھی۔ کیٹی نے ناگ کو جو شہد کی مکھی کی شکل میں تھا اس پائپ میں بند کر دیا۔

اس عرصے میں فرعونِ مصر کی ممی اپنے ننھے سے تابوت میں برابر چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی:

"ماریا باہر چٹان پر بیٹھی ہے اور وہ ناگ پر حملہ کرنے پھر آئے گی۔ عنبر اس کی مٹھی میں بند ہے۔"

مگر اس کی آواز کسی کو سنائی نہیں دے رہی تھی۔ کیٹی اور خلائی انسان بہت پریشان ہو رہے تھے۔ ماریا نے سب کو الگ الگ کر دیا تھا۔ کیٹی نے خلائی انسان سے پوچھا:

"آخر وہ ایسا کیوں کر رہی ہے تھیوسانگ؟ تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ تو عنبر، ناگ اور مجھے

بے پناہ محبت کرتی تھی:

خلائی انسان کچھ سوچ کر بولا:

"میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ ماریا کے جسم کی نظر نہ آنے والی شعاعوں پر باہر کی ایٹمی تابکاری کی شعاعوں کا اثر ہو گیا ہے۔ یہ کیمیکل تبدیلی ہے جس نے اس کے محبت کے جذبات اور خیالات کو دشمنی میں بدل دیا ہے۔"

کیٹی خاموش ہو کر بیٹھی رہی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ اچانک وہ اٹھی اور بولی:

"میں باہر جا کر ماریا کو ایک بار پھر سمجھانے کی کوشش کرتی ہوں۔"

خلائی انسان بولا:

"میں تمہیں باہر جانے کا مشورہ نہیں دوں گا۔ ماریا کے سر پر خون سوار ہے۔ اگرچہ تم کو تو وہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی لیکن عنبر اس کے قبضے میں ہے۔ وہ عنبر کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔"

کیٹی نے کہا:

"عنبر کو وہ کیا نقصان پہنچائے گی تھیوسانگ؟

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"عنبر تو مر نہیں سکتا۔"

خلائی انسان کہنے لگا:

"تم دیکھ لو۔ میں تو تمہیں باہر جانے کا مشورہ نہیں دوں گا۔"

کیتھی بولی:

"مجھے یقین ہے ماریا میری بات مان جائے گی وہ مجھ سے بڑی محبت کرتی ہے۔"

"تو پھر اس نے تم پر گولی کیوں چلائی؟"

ہیتوسانگ نے کہا:

کیتھی نے کہا:

"یہ اس کی ناسمجھی تھی۔ میں اسے قائل کر لوں گی کہ وہ عنبر کو چھوڑ دے۔ تم یہیں رہنا میں اسے اندر لے آؤں گی۔"

کیتھی یہ کہہ کر ہال کمرے کے دروازے سے باہر نکل گئی۔

خلائی انسان ہیتوسانگ اکیلا رہ گیا تو سوچنے لگا کہ ماریا کی جسمانی شعاعوں پر جو ایٹمی تابکاری کا اثر ہوا ہے اسے کس طرح سے دور کیا جا سکتا ہے۔ وہ اسی سوچ میں گم تھا کہ اچانک اسے کسی لڑکی کی سسکیاں

بھرنے کی آواز سنائی دی۔

خلائی انسان ایک دم سے چونک پڑا۔ یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے؟ یہ کون لڑکی سسکیاں لے رہی ہے۔

وہ جلدی سے اٹھا اور جدھر سے سسکیوں کی آواز آ رہی تھی اس طرف چلا۔ یہ آواز کسی لڑکی کی تھی جو آہستہ آہستہ سسکیاں بھر رہی تھی۔ خلائی انسان ایک شیلف کے پاس جا کر رک گیا۔ آواز اس شیلف کی دوسری طرف سے آ رہی تھی۔

خلائی انسان نے شیلف کو اچھی طرح دیکھا بھالا۔ ضرور یہاں سے کوئی راستہ دوسری طرف جاتا تھا۔ خلائی انسان نے آواز دے کر پوچھا:

"تم کون ہو لڑکی؟"

دوسری طرف سے کمزور سی آواز آئی:

"میں جولی ہوں۔ میں یہاں قید ہوں۔ مجھے بچاؤ۔"

خلائی انسان نے دو چار بار شیلف پر ہاتھ پھیرا تو ایک جگہ اسے ایک کیل ابھرا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے کیل کو دبایا تو شیلف پیچھے ہٹ گیا۔ آگے زینہ تھا۔ وہ زینہ اتر گیا۔ یہاں ہلکی ہلکی روشنی تھی۔ اس نے دیکھا کہ ایک سولہ سترہ سال کی سرخ بالوں والی امریکی لڑکی

جس کا رنگ سرخ و سپید تھا دیوار کے ساتھ کھڑی
کر آنسو بہا رہی ہے۔

خلائی انسان کو دیکھ کر وہ اُٹھ کر اس سے لپٹ گئی
"میرے ڈیڈی کو مشین سے نکالو۔ میرے ڈیڈی
کو مشین سے نکالو پلیز!"

"کس مشین میں ہیں تمہارے ڈیڈی؟" ٹھوسانگ نے پوچھا

"اُدھر۔ اس لیبارٹری میں۔"

اور خوبصورت سرخ بالوں والی لڑکی خلائی انسان کو
اپنے ساتھ۔ ایک لیبارٹری میں لے گئی۔ یہ کوئی خلائی
تحقیق کی لیبارٹری لگتی تھی۔ کمرے کے درمیان میں شیشے
کا ایک گول سلنڈر لگا تھا جس کے اندر المونیم کی گول
میز پر ایک چوکور مشین پڑی تھی۔

جولی نے کہا:

"میرے ڈیڈی اس مشین کو ٹھیک کر رہے تھے
کہ غائب ہو گئے۔"

خلائی انسان نے پونچھ کر شیشے کے گول سلنڈر کو
دیکھا جو کافی بڑا تھا۔ اس کے اندر ایسی کون سی مشین
ہے؟ اسے دیکھنا چاہیے۔ خلائی انسان نے اپنے سیارے
میں اس سے بھی بہترین اور اعلیٰ مشین دیکھی تھیں۔

مشین تو اسے بالکل ناکارہ سی لگ رہی تھی۔ اس نے
لڑکی جولی کو تسلی دی اور پوچھا کہ اس کا باپ
یہاں کیا کر رہا تھا؟

جولی نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا:

"میرا ڈیڈی ایک سائنس دان ہے جس وقت
ایٹمی جنگ شروع ہوئی تو اس کمپلیکس کے سارے
انجینئر اور سائنس دان اتفاق سے باہر گئے ہوئے
تھے۔ صرف میں اور ڈیڈی ہی اس لیبارٹری میں
موجود تھے۔ ڈیڈی کئی مہینوں سے اس مشین پر
کام کر رہے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک
انسان اس مشین کے ذریعے ماضی کے زمانے کی
سیر کر کے واپس آ جائے گا۔"

خلائی انسان حیرت سے کبھی امریکی لڑکی اور کبھی
سلنڈر کے اندر رکھی ہوئی مشین کو تک رہا تھا۔ امریکی
لڑکی کہہ رہی تھی:

"میں ڈیڈی کے لیے کافی کا کپ لینے سلنڈر سے
باہر نکلی تو سبز روشنی کی بجلی سی چمکی۔ اور میں
نے دیکھا کہ مشین کے پاس میرا ڈیڈی موجود
نہیں تھا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ کہہ کر امریکی لڑکی جولی نے دوبارہ سسک سسک کر رونا شروع کر دیا۔

خلائی انسان تھیوسانگ نے اسے تسلی دی اور کہا،

"مجھے وہ جگہ بتاؤ جہاں تمہارے ڈیڈی کھڑے تھے"

خلائی انسان سلنڈر کا شیشے کا دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ امریکی لڑکی جولی اس کے پیچھے پیچھے تھی۔ خلائی انسان مشین کے سامنے جھک کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔ اس پر مختلف رنگوں کے شیشے کے ڈائیل لگے تھے نیچے ایک کمپیوٹر تھا۔ جس پر عجیب و غریب حرف ابھر ابھر کر بجھ رہے تھے۔

امریکی لڑکی جولی نے ایک طرف اشارہ کر کے کہا:

"ڈیڈی اس بٹن کو ٹھیک کر رہے تھے جب میں ان کے لیے کافی لینے باہر گئی"

خلائی انسان نے دیکھا کہ یہ ایک ایلومونیم کا چھوٹا سا بٹن تھا جو ذرا سا باہر کو نکلا ہوا تھا۔ خلائی انسان نے اس بٹن کو ذرا سا گھمایا۔ امریکی لڑکی جولی اس کے پاس ہی کھڑی تھی۔ خلائی انسان نے جھک کر دیکھا ایلومونیم کا بٹن باہر کو گرنے لگا تو خلائی انسان نے اسے اندر کو دبا دیا۔ بٹن کے دبتے ہی سبز روشنی کی بجلی

سی چمکی۔ ساری لیبارٹری ایک پل کے لیے چکا چوند ہو گئی۔ اس کے بعد اس مشین کے پاس نہ تو خلائی انسان تھیوسانگ وہاں پر موجود تھا اور نہ سرخ بالوں والی امریکی لڑکی وہاں تھی۔

دونوں غائب ہو چکے تھے۔ اس کے ساتھ ہی مشین میں سے ایک شعلہ لپکا اور اسے آگ لگ گئی۔ کیٹی جو ماریا کی تلاش میں اسے سمجھانے باہر گئی ہوئی تھی اس نے ماریا کی خوشبو کو نہیں بھی محسوس نہ کیا۔ ماریا اس سے دور فضا میں اوپر چلی گئی تھی تاکہ اگر کیٹی باہر نکلے تو وہ اس پر اوپر سے ریوالور کا فائر کر سکے۔

ماریا نے کیٹی کو اکیلی آتے دیکھا تو اوپر ہی رہی نیچے نہ آئی۔

کیٹی نے ماریا کو دو تین بار پکارا۔ پھر واپس اندر تہہ خانے میں چلی گئی۔ تہہ خانے میں آتے ہی اسے دھوئیں کی بو محسوس ہوئی۔ وہ بھاگ کر دوسری طرف گئی۔ خلائی انسان وہاں نہیں تھا۔ دھواں ایک شیشے کے پیچھے سے آ رہا تھا۔ کیٹی نے تھیوسانگ کو آوازیں دیں۔ پھر شیشے کو دھکا دیا۔ تو وہ پیچھے ہٹ گیا اندر لیبارٹری میں دھواں بھرا ہوا تھا۔ کیٹی نے فوراً آگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بجھانے والا پائپ اٹھا کر گیس کی مدد سے آگ
بجھا ڈالی۔ اس نے دیکھا کہ شیشے کے سلنڈر میں آگ
بھرا تھا اور میز پر رکھی کوئی کمپیوٹر قسم کی مشین جل
کر راکھ ہو چکی تھی۔

یہ ٹائم مشین تھی جو تباہ ہو گئی تھی۔

کیپٹن نے خلائی انسان تھیوسانگ کو یہاں بھی اور
اُدھر دیکھا۔ اسے آوازیں دیں۔ وہ یہاں بھی نہیں تھا
کیپٹن جلدی سے بڑے ہال کمرے میں آ گئی۔ اس نے
لوہے کے دراز کو کھول کر ناگ کو دیکھا۔ ناگ شہد
کی مکھی کی شکل میں ابھی تک اسی طرح بیٹھا تھا۔
کیپٹن کو دیکھ کر ناگ خانے سے باہر آ گیا۔ آتے ہی
اس نے انسانی شکل اختیار کی اور کیپٹن سے پوچھا کہ
یہ آگ کہاں لگی تھی۔

کیپٹن نے اسے سارا ماجرا سنایا کہ آگ پیچھے ایک
لیبارٹری میں لگی تھی جو اس نے بجھا دی ہے اور
خلائی انسان غائب ہے۔ ناگ نے ماریا کے بارے
میں پوچھا اور کہا کہ اس کی خوشبو نہیں آ رہی وہ
کہاں ہے اور عنبر کا کیا حال ہے؟

کیپٹن نے کہا:

باہر بھی ماریا کی خوشبو نہیں آ رہی۔ معلوم
ہوتا ہے کہ وہ عنبر کو لے کر کہیں چلی گئی ہے۔

ناگ فکر مندی سے کہنے لگا:

خلائی انسان کہاں چلا گیا؟ یہ ماریا کس کے
اشارے سے ہماری دشمن بن گئی ہے؟ کچھ
سمجھ نہیں آ رہا کہ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے
فرعون مصر کا تابوت بھی اسی طرح چھوٹے
سائز میں پڑا ہے۔ خلائی انسان بھی کہیں ماریا
کے ہتھے تو نہیں چڑھ گیا؟

کیپٹن نے کہا:

میری تو عقل جواب دے گئی ہے۔

ناگ اور کیپٹن مل کر خلائی انسان کو تلاش کرنے
لگے۔ انہوں نے بڑے ہال کمرے کا ایک ایک کونہ
چھان مارا۔ جگہ جگہ اسے آوازیں دیں مگر وہ انہیں کہیں
نہ ملا۔

ناگ نے شیلف کو دیکھ کر کہا:

ضرور وہ اس شیلف کے راستے لیبارٹری میں
گیا ہو گا۔

ناگ اور کیپٹن نے لیبارٹری میں جا کر دیکھنے لگے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شیشے کے بڑے سلنڈر کو دیکھا جو ایک ستون کی طرح فرش پر جما ہوا تھا۔ ناگ نے اسے چاروں طرف سے دیکھا اور سر ہلاتے ہوئے بولا:

"کچھ گڑبڑ لگتی ہے کیٹی! یہ سلنڈر مجھے لگتا ہے کہ انسان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لیے بنایا گیا تھا۔ اس کے اندر مشین جل چکی ہے۔"

اس نے اندر جا کر جلی ہوئی مشین کے ٹکڑوں کو دیکھا اور چونک کر بولا:

"کیٹی! اگر میرا اندازہ غلط نہیں تو خلائی انسان کسی دوسری دنیا میں نکل گیا ہے۔"

"تو کیا یہ ٹائم مشین ہے؟" کیٹی نے پوچھا۔

"ہاں۔" ناگ بولا: "یہ ٹائم مشین کا جلا ہوا ڈھانچہ ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ خلائی انسان نے غلطی سے اس کا کوئی بٹن دبا دیا اور مشین کی شعاعیں اسے اٹھا کر تاریخ کے کسی پیچھے کے زمانے میں لے گئی ہیں۔"

کیٹی نے پریشان ہو کر اپنا سر تھام لیا۔

"ناگ بھیا! یہ چند لمحوں میں ہم سب الگ

الگ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ اب صرف تم اور میں ہی رہ گئے ہیں۔ تمہارے پیچھے بھی ماریا ریوالور لے کر پڑی ہے۔ خدایا! ہمارا کیا انجام ہونے والا ہے۔"

ناگ نے کیٹی کو تسلی دی اور کہا:

"گھبرانے سے کچھ نہیں ہو گا کیٹی۔ ہم تو مصیبتوں کا مقابلہ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ جب سے ہمارا سفر شروع ہوا ہے ہم نے چین ہی نہیں لیا۔ اب بھی خدا ہمیں اس مشکل سے نکال دے گا۔ سب سے پہلے تو ہمیں اس بات کا سراغ لگانا ہے کہ ماریا پر کس چیز نے اپنا اثر ڈال رکھا ہے۔"

کیٹی نے کہا:

"یہ کام آسان نہیں ہے۔"

ناگ نے کہا:

"یہ کام صرف تم ہی کر سکتی ہو۔ کیوں کہ تم پر گولی اثر نہیں کرتی۔ تمہارا خلائی جسم گولی یا خنجر کے زخم کو مٹا ڈالتا ہے۔"

یہی باتیں کرتے وہ ہال کمرے میں اپنی جگہ پر آ گئے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کو ابھی تک ماریا کی خوشبو نہیں آئی تھی۔ اس
کیٹی سے کہا:

"میں یہاں سے ایک خاص کیمیکل اپنے جسم پر لگاتا ہوں اس کی وجہ سے ماریا کو میرے جسم کی خوشبو نہیں آئے گی۔ میں چھوٹا سا سنپولیا بن کر تمہارے سر کے بالوں میں چھپ جاؤں گا۔ تم باہر جا کر ماریا سے رابطہ پیدا کر کے معلوم کرنے کی کوشش کرو کہ اس پر کس نے طلسم کر رکھا ہے۔"

کیٹی نے کہا:

"میں یہ کوشش پہلے بھی کر چکی ہوں مگر ماریا میرے قریب نہیں آتی۔"

ناگ بولا:

"بہرحال ہمیں ماریا کے علاوہ عنبر کی بھی فکر ہے اس سے پہلے کہ ماریا، عنبر کو لے کر کہیں چلی جائے یا اسے کوئی نقصان پہنچائے ہمیں عنبر کو اس کے پنجے سے چھڑانا ہو گا۔ یہاں بھی اب ہمارا کوئی مقصد نہیں ہے۔ خلائی انسان ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ چلو یہاں سے باہر چلتے ہیں۔"

ناگ نے فرعون مصری کی ممی کے چھوٹے سے تابوت کو اٹھا کر کیٹی کو دیا اور کہا:

"اس تابوت کو تم اپنی جیب میں چھپا کر رکھ لو۔ میں سنپولیا بن کر تمہارے بالوں میں چھپنے لگا ہوں۔"

کیٹی نے کچھ سوچ کر کہا:

"ناگ! یہاں اس ہال کمرے میں ایک ہیلی کاپٹر بھی پڑا ہے۔ کیوں نہ ہم اس ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر فضا میں ماریا سے رابطہ قائم کریں؟ میں تو ہیلی کاپٹر چلا ہی لیتی ہوں۔"

ناگ بولا: "تو پھر ہیلی کاپٹر میں ایک مشین گن اور ریوالور اور گولیوں کا بکس بھی رکھ لو۔"

ناگ نے اوپر کو سانس کھینچا اور ننھا سا سنپولیا بن گیا۔ کیٹی نے اسے اٹھا کر اپنے بالوں میں چھپا لیا۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تابوت کی آواز

کیتھی نیلے اور سفید رنگ کے ہیلی کاپٹر کے پاس آ گئی۔

ہیلی کاپٹر جدید قسم کا تھا اور اس کے اندر ہر قسم کا ساز و سامان لگا ہوا تھا۔ کیتھی نے اس کے اندر ایک لائٹ مشین گن اور ریوالور اور گولیوں کا بکس رکھا۔ پھر اوپر چھت کی طرف دیکھا جو اوپر سے بند تھی۔ کیتھی کو معلوم تھا کہ دیوار پر جو آلات لگے ہیں ان میں کوئی بٹن ایسا ہوگا جس کے دبانے سے چھت کھل جائے گی اور اس میں سے ہیلی کاپٹر باہر نکل جائے گا۔

کیتھی ایک ماہر خلا باز تھی۔ وہ خلائی جہاز چلایا کرتی تھی۔ یہ آلات اس کے لیے کوئی اجنبی نہیں تھے۔ اس نے دیوار کے ساتھ لگے پینل پر نگاہ ڈالی۔ ایک سرخ بٹن کے پاس تیر کا سرخ نشان تھا جس کا رخ اوپر

کو تھا۔ کیتھی نے بٹن دبا دیا۔ ایک ہلکی سی آواز کے ساتھ چھت درمیان میں سے کھل گئی اور اندر دن کی روشنی آنے لگی۔

ناگ چونکہ ایک چھوٹے سانپ کی شکل میں کیتھی کے بالوں میں چھپا بیٹھا تھا اس لیے وہ اس کی زبان سمجھ سکتی تھی۔ ناگ نے کیتھی سے کہا کہ وہ شیشے کی نچلی الماری کے کونے میں پڑی ہوئی لیکوئیڈ گیس کی بوتل میں سے تھوڑا سا محلول لے کر اس کے سر پر لگا لے۔ اس طرح سے ماریا اس کی خوشبو محسوس نہیں کرسکیگی۔

کیتھی نے ناگ کو اپنے بالوں میں نکال ہاتھ میں لے لیا اور شیشے کی الماری کے پاس آ گئی۔ یہاں نچلے خانے میں ایک نیلے رنگ کی شیشی کھول کر اس میں سے محلول کے دو قطرے ناگ کی ہدایت کے مطابق اس کے سر پر مل دیئے۔

ناگ نے دھیمی سپنولیے کی آواز میں کہا،
"اب ماریا کو میری خوشبو نہیں آئے گی۔ تم مجھے ہیلی کاپٹر کے کسی خانے میں بھی رکھ سکتی ہو۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ اپنے سر کے بالوں ہی میں چھپائے رکھو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے ایسا ہی کیا اور ناگ کو اپنے بالوں میں چھپا لیا۔

پھر وہ ہیلی کاپٹر میں بیٹھ گئی اور اس نے سٹارٹ کر دیا۔ ہیلی کاپٹر کے بڑے بڑے پر کرنے لگے۔ کیٹی نے سٹک پیچھے کھینچی تو ہیلی کاپٹر اٹھنے لگا۔ وہ اسے ہال کمرے سے نکال کر باہر فضا میں لے آئی۔ ہیلی کاپٹر کے باہر آتے ہی ہال کی چھت اپنے آپ مل گئی۔

کیٹی کے ہیلی کاپٹر نے اوپر فضا میں بلند ہو کر چٹان والے پہاڑ کے ارد گرد چکر لگانے شروع کر دیے۔

"ماریا کی خوشبو مجھے محسوس ہونے لگی ہے تمہارا کیا خیال ہے کیٹی۔ کیا تم نے محسوس کی؟"

ناگ کے اتنا کہنے پر کیٹی نے سانس اوپر کو کھینچا اور پھر بولی:

"ہاں — ماریا کی خوشبو آنے لگی ہے۔ تم اب خاموش رہنا۔ کیوں کہ ہو سکتا ہے ماریا ہمارے آس پاس ہی منڈلا رہی ہو۔"

ناگ نے آہستہ سے کہا:

"تم اس سے دوستی کرنے کی کوشش کرنا۔ تم

اس پر یہ اثر ڈالو کہ تم بھی عنبر ناگ سے تنگ آ چکی ہو اور اب واپس اپنی خلائی دنیا میں جانا چاہتی ہو۔ خلائی انسان کے بارے میں کہہ دینا کہ وہ واپس چلا گیا ہے۔"

کیٹی نے ماریا کی خوشبو کو قریب آتے محسوس کیا تو ناگ چپ ہو گیا۔ کیوں کہ اسے بھی ماریا کی خوشبو تیز سے تیز تر ہوتی محسوس ہونے لگی تھی۔

ماریا نے کیٹی کو ہیلی کاپٹر میں دیکھا تو وہ تیزی سے پہلے نیچے تہہ خانے میں گئی۔ وہاں اسے ناگ کی خوشبو نہ آئی۔ اس نے ہال کمرے میں چاروں طرف گھوم پھر کر دیکھا۔ ناگ وہاں نہیں تھا۔ ماریا ہال کمرے سے نکل کر اوپر ہوا میں آ گئی۔ کیٹی ہیلی کاپٹر میں اکیلی بیٹھی تھی۔ ماریا نے اس کے گرد ہوا میں ایک چکر لگایا۔ بچے کی انگلی کے سائز کا عنبر اس کی مٹھی میں بند تھا اور ماریا کو پکارتے پکارتے اب تھک چکا تھا ناگ اور کیٹی کو اب یہ فکر اور پریشانی بھی تھی کہ خلائی انسان تو گم ہو گیا ہے اب عنبر کو پھر سے بڑے سائز میں کون لائے گا؟

ماریا ایک ہاتھ میں ریوالور تھامے ہوئی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے جب ماریا کی خوشبو بہت قریب محسوس کی تو اس نے چیخ کر کہا:

"ماریا! میں تم سب لوگوں سے تنگ آ چکی ہوں۔ اب میرا یہاں دل بالکل نہیں لگتا۔ تم نے عنبر نے۔ اور ناگ نے میرے ساتھ دغا کیا ہے اور مجھے اکیلا چھوڑ دیا ہے۔ میں اب تم لوگوں کے پاس ہرگز نہیں رہنا چاہتی۔ میرا ساتھی خلائی انسان بھی مجھے تنہا چھوڑ کر اپنی خلائی دنیا میں جا چکا ہے۔ بس اب میں بھی اپنی دنیا میں واپس چلی جاؤں گی۔ جہنم میں جائے ناگ اور عنبر — مجھے ان دونوں سے نفرت ہو گئی ہے۔"

ماریا نے یہ سُنا تو آہستہ سے ہوا میں سے اُتر کر کیٹی کے پاس ہیلی کاپٹر میں آ گئی۔ چونکہ ماریا پر رگھو راجہ کے شیطان صفت کالو پجاری کے جادو کا اثر اسی طرح تھا اس لیے وہ ابھی تک عنبر ناگ کیٹی کی دشمن تھی۔ اس نے جب سنا کر کیٹی بھی عنبر ناگ کی دشمن بن گئی ہے تو وہ کیٹی کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے بولی:

"کیٹی! تم اگر عنبر ناگ کی دشمن ہو تو مجھے بتاؤ کہ ناگ کہاں ہے؟"

کیٹی نے ناگ کو بُرا بھلا کہا اور بولی:

"کم بخت مجھے کیا خبر کہاں بھاگ گیا ہے مجھے اکیلا چھوڑ کر۔ میں تو اب اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔ تم نے مجھ پر پستول کا فائر کیوں کیا؟ میں تو خود عنبر ناگ سے جان چھڑانا چاہتی ہوں۔"

ماریا نے کہا:

"تم نے ناگ کو کس طرف جاتے دیکھا تھا؟"

ناگ کیٹی کے بالوں میں چھپا یہ ساری باتیں سُن رہا تھا۔ کیٹی بڑے عمدہ طریقے سے اداکاری کر رہی تھی۔

کیٹی بولی:

"تم نے جب اس پر گولی چلائی تو کم بخت غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد واپس آیا اور بولا۔ میں اپنی جان بچا کر جا رہا ہوں کیٹی۔ تم بھی اپنی جان بچاؤ یہ کہہ کر وہ چڑیا بن کر اڑ گیا۔ خدا جانے کم بخت کہاں مارا مارا پھر رہا ہو گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا خاموش رہی۔ کیٹی نے کہا:
"ماریا! میں تو واپس اپنی خلائی دنیا میں جا رہی ہوں۔ جنوبی امریکہ میں ایک جگہ ہماری دنیا کا ایک خلائی آدمی کسی جنگل کے غار میں رہتا ہے۔ میں اس کے پاس جا رہی ہوں۔ کوشش کروں گی کہ اس کے ساتھ واپس خلائی سیارے میں چلی جاؤں۔"

ماریا نے غصے سے کہا:
"تم ناگ کو میرے حوالے کیے بغیر یہاں سے نہیں جا سکتیں۔"

کیٹی نے بھی غصے سے جواب دیا:
"مجھے کیا پتہ وہ بدبخت کہاں ہے۔ مجھے اگر اس کا پتہ چل جائے تو میں خود اس کو مار ڈالوں۔ تم بھی میری جان چھوڑ دو۔ میں تم میں سے کسی سے بات نہیں کروں گی۔"

ماریا کو یقین ہو گیا کہ کیٹی بھی عنبر ناگ کی دشمن ہو گئی ہے۔ مگر اس کے باوجود وہ جادو کے اثر کی وجہ سے کیٹی پر بھروسہ نہیں کر سکتی تھی۔
کیٹی نے ہیلی کاپٹر کو ایک طرف گھماتے ہوئے کہا:

"اس کم بخت عنبر کو تم نے کہاں رکھا ہے؟ میں تو کہتی ہوں کہ اسے بھی کسی اپنے گھر سے اندھے کنوئیں میں پھینکنا کہ جہاں سے وہ پھر کبھی باہر نہ نکل سکے۔"

ماریا نے کہا:
"عنبر ابھی تک میری مٹھی میں ہے۔ میں اسے زمین کی گہرائیوں میں ایسی جگہ دفن کروں گی کہ جہاں یہ قیامت تک اسی طرح پڑا رہے گا۔ نہ زندوں میں ہو گا، نہ مردوں میں۔"

کیٹی سوچنے لگی کہ ماریا سے یہ کس طرح معلوم کیا جائے کہ اس پر کس نے اپنا اثر ڈالا ہوا ہے۔
وہ ماریا سے بولی:
"ماریا اگر تم کو کسی نے عنبر ناگ اور مجھے ہلاک کرنے کے لیے بھیجا ہے تو اس میں برائی کی کوئی بات نہیں اور اگر تم نے خود یہ فیصلہ کیا ہے تب بھی یہ اچھی بات ہے۔ میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ عنبر ناگ سے اب ہمیں نجات حاصل کر لینی چاہیے۔"

ماریا نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مجھے تمہارے مشورے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم کون ہوتی ہو یہ پوچھنے والی کہ مجھے کس سے بچنا ہے؟ میں خود ناگ کو ڈھونڈ لوں گی۔ وہ میرے ریوالور کی گولیوں سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتا۔"

اس کے بعد ماریا کی خوشبو غائب ہو گئی۔ ناگ نے آہستہ سے کہا:

"میرا خیال ہے ماریا جا چکی ہے۔"

کیٹی کچھ دیر خاموش رہی۔ اس نے ناگ کو بھی خاموش رہنے کے لیے کہا۔ وہ ہیلی کاپٹر کو اڑائے لیے جا رہی تھی۔ جب وہ اس علاقے سے کافی دور نکل گئی اور جب فضا میں ماریا کی خوشبو بالکل ہی باقی نہ رہی تو کیٹی نے آہستہ سے کہا:

"یہ ماریا میرے جال میں نہیں پھنسی۔ اب کیا کریں گے؟"

ناگ نے جواب میں ایک سانس بھر کر کہا:

"کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ عنبر ابھی تک اس کی قید میں ہے۔ خدا جانے وہ اسے کس جگہ لے جا کر زمین کی گہرائیوں میں دفن کرنے والی ہے اسے چھوڑے۔ سازش کی وجہ سے عنبر کی طاقت

بہت کم رہ گئی ہے اور وہ خود زمین کے اندر سے باہر نہ آ سکے گا۔"

کیٹی بولی: "تو پھر کیا کریں؟ ہماری یہ چال بھی ناکام ہو گئی ہے۔"

کیٹی نے کانوں پر ہیڈ فون لگا کر اس کی تار ایک جگہ لگا دی کہ اگر فضا میں کسی طرف سے کوئی سگنل آ رہا ہو تو وہ اسے سن سکے۔ مگر فضا میں کسی طرف سے کوئی سگنل نہیں آ رہا تھا۔ ساری دنیا تباہ ہو چکی تھی۔ سگنل کس کنٹرول ٹاور سے آتا۔ کیٹی نے تار کھینچ لی۔ ہیڈ فون ابھی تک اس کے کانوں پر لگا تھا۔ ہیڈ فون کی تار کیٹی کے جیب کے بالکل ساتھ لگی ہوئی تھی۔ اس جیب میں ماچس کی ڈبیا کے سائز کا فرعون مصر کا تابوت بھی تھا۔

فرعون مصر کی ممی تھوڑی تھوڑی دیر بعد کیٹی کو بلاتی تھی۔ آواز دیتی تھی مگر باریک اور کمزور ہونے کی وجہ سے کیٹی اور ناگ اس کی آواز نہیں سن سکتے تھے۔ اب جو ہیڈ فون کی انتہائی طاقتور تار تابوت والی جیب کے ساتھ لگی تو کیٹی کے کانوں میں فرعون مصر کی آواز آئی۔ وہ چونکہ ہزاروں برس پرانی مصری زبان

میں بول رہا تھا اس لیے کیٹی کی سمجھ میں نہ آیا کہ یہ
کس کی آواز ہے۔ اس نے چونک کر جیب کی طرف
دیکھا اور ناگ سے کہا:

"ناگ بھیا! میری جیب میں رکھے تابوت میں
سے ایک آواز آ رہی ہے۔"

ناگ کیٹی کے سر کے بالوں میں سے نکل کر پہلی کار کی
خالی سیٹ پر آ گیا۔ اس نے جب اطمینان کر لیا
کہ ماریا کی خوشبو کہیں نہیں ہے تو ہلکی سی پھنکار ماری
اور انسانی شکل اختیار کر لی۔

"لاؤ یہ ہیڈ فون مجھے دے دو۔ میرا خیال ہے
فرعونِ مصر کی ممی کچھ کہہ رہی ہے۔"

ناگ نے ہیڈ فون اپنے کانوں سے لگا لیا۔ اس
ہیڈ فون میں ایک ایسا ننھا سا ایمپلی فائر لگا تھا جو
بلبل کی آواز کو بڑا کر دیتا تھا۔ ناگ ہزاروں برس پرانی
مصری زبان جانتا تھا۔ اس نے جونہی تار کیٹی کی جیب
میں پڑے تابوت سے لگایا تو اسے ممی کی آواز آئی:

"ناگ سنو! ماریا پر رگھو راجہ کے کالو پجاری
نے جادو کر رکھا ہے۔ رگھو راجہ کے یم دوت
نے اس ساری دنیا کو ایٹمی جنگ کی بھٹی میں

جھونکنا ہے۔ رگھو راجہ اب ساری دنیا پر اکیلا
قبضہ کرنا چاہتا ہے لیکن اسے یم دوت نے
بتایا ہے کہ اس زمین پر عنبر ناگ اور کیٹی
تین ایسے انسان ہیں جو بہت طاقتور ہیں اور
ان کے ہوتے ہوئے وہ ساری دنیا کا حاکم نہیں
بن سکتا۔ چنانچہ رگھو راجہ نے یم دوت کی
مدد سے ماریا کو اپنے قابو میں کیا پھر کالو پجاری
نے اس پر ایسا جادو کیا کہ وہ تم لوگوں کی
دشمن بن گئی۔ تب رگھو راجہ نے ماریا کو یہاں
بھیجا کہ وہ تم لوگوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے
ختم کر ڈالے تاکہ وہ اکیلا ساری دنیا کا مالک
بن بیٹھے۔"

ناگ تو یہ سن کر دنگ رہ گیا۔ اس نے یہ ساری
گفتگو کیٹی کو بیان کر دی۔ پھر ناگ نے فرعونِ مصر
کی ممی سے پوچھا:

"مقدس فرعون کی ممی! یہ بتاؤ کہ یہ رگھو راجہ
کس ملک میں رہتا ہے؟"

فرعون مصر کی ممی نے کہا:

"اب تو دنیا پر کوئی ملک نہیں رہا۔ ایٹمی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جنگ نے دنیا کے ہر ملک اور اس کی آبادی
کو ختم کر دیا ہے۔ ہاں یہاں سے ہزاروں میل
دُور ملک ہندوستان کے پہاڑ بندھیا چل کی
ایک پہاڑی چوٹی پر ہنومان جی کا چھوٹا سا
مندر ہے۔ اس مندر کے نیچے راجہ رگھو نے
اپنی طلسمی دنیا آباد کر رکھی ہے۔"

ناگ نے پوچھا:

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ ماریا اس وقت کہاں
پر ہے؟"

فرعونِ مصر کی ممی نے جواب دیا:

"ماریا تمہاری تلاش میں اس علاقے میں دُور
ریگستان کی طرف گئی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ
تم سانپ بن کر اُدھر ہی گئے ہو گے۔"

ناگ نے فرعونِ مصر کی ممی کا شکریہ ادا کیا تو فرعون
مصر نے سوال کیا:

"ناگ! یہ بتاؤ کہ میں اب کس طرح بڑا ہوں گا
کیوں کہ خلائی انسان جس نے مجھے بڑا کرنا تھا
وہ تو غائب ہو چکا ہے۔"

کیٹی نے فوراً سوال کیا:

"ناگ! ممی سے پوچھو کہ خلائی انسان کہاں ہے؟"

ناگ نے کہا:

"یہی وہ خود ہی بتا رہی ہے۔"

ناگ نے فرعونِ مصر کی ممی سے جب یہ سوال کیا
کہ خلائی انسان ہتھیوسانگ کہاں غائب ہو گیا ہے تو
فرعونِ مصر کی ممی نے ایک گہرا سانس بھر کر کہا:

"اس سے ایک غلطی ہو گئی تھی۔ لیبارٹری کی
ٹائم مشین کا اس نے وہی بٹن دبا دیا جو اسے
نہیں دبانا چاہیے تھا۔ وہ تاریخ کے کسی پرانے
زمانے میں پہنچ چکا ہے۔"

ناگ تو دنگ ہو کر رہ گیا۔

"کیا کہا؟ تاریخ کے پرانے زمانے میں؟"

"ہاں ناگ۔" فرعونِ مصر کی ممی نے جواب دیا۔
"خلائی انسان کے ساتھ ایک امریکی لڑکی جولی
بھی ہے۔ اس کا باپ اس سے پہلے ٹائم مشین
میں غائب ہو چکا ہے۔"

جب ناگ نے یہ بات کیٹی کو بتائی تو وہ بھی
سکتے میں آ گئی۔ سب سے زیادہ فکر ان دونوں کو اس
بات کا ہوا کہ اگر وہ عنبر کو ماریا کے چنگل سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چھڑانے میں کامیاب ہو گئے تو اسے بڑے سائز کا کون کرے گا؟ فرعون مصر سے جب پوچھا گیا کہ خلائی انسان تاریخ کے کس دور میں جا چکا ہے اور کیا وہ واپس آئے گا؟ تو اس نے سخت مایوسی کے عالم میں بتایا کہ وہ یہ نہیں جانتا۔ جو کچھ وہ جانتا تھا اس نے بتا دیا ہے۔

ناگ نے ہیڈ فون اتار کر رکھ دیا اور کیٹی سے کہا

"ایک بات صاف ظاہر ہے کہ اب کچھ عرصے تک ماریا کو میری خوشبو نہیں آئے گی جو کیمیکل میں نے اپنے سر پر لگایا ہے اس کا کم از کم ایک ماہ تک اثر رہے گا۔ اگر ماریا کی خوشبو محسوس ہوئی تو میں پھر سے سپنولیا بن کر تمہارے بالوں میں گھس جاؤں گا۔"

کیٹی نے پوچھا:

"اب ہمیں کس طرف چلنا چاہیے؟"

ناگ نے کہا:

"ہمیں ہندوستان کے بندھیاچل کے پہاڑ کی طرف چلنا ہو گا۔ جس کی چوٹی پر ہنومان جی کے مندر کے نیچے کالو پجاری رہتا ہے۔"

اسی نے ماریا پر جادو کیا ہے۔ وہی ماریا کے جادو کے اثر کو ختم کر سکتا ہے۔"

کیٹی نے کہا:

"ہندوستان کا ملک تو یہاں سے بہت دور ہے۔ اس ہیلی کاپٹر میں اتنا پیٹرول نہیں ہے۔"

ناگ بولا: "تم ہندوستان کی طرف رخ موڑ دو۔ آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا۔"

کیٹی نے سامنے لگے ڈائیل پر ہندوستان کے نقشے کو دیکھا اور سوئی ہندوستان کی طرف گھما دی۔ ہیلی کاپٹر کا رخ مشرق کی طرف ہو گیا۔

کیٹی نے پٹرول چیک کیا۔ ہیلی کاپٹر میں پٹرول کی جگہ مائع گیس تھی۔ یہ نہایت اعلیٰ قسم کا فیول تھا۔ اس مائع گیس سے ہیلی کاپٹر کی ٹنکی بھری ہوئی تھی۔ اس نے ناگ کو بتایا کہ اس گیس کی وجہ سے ہم ہندوستان کے ساحل پر پہنچ سکتے ہیں۔

ہیلی کاپٹر اڑا چلا جا رہا تھا۔ شام ہو گئی۔ پھر رات کا اندھیرا چھا گیا۔ رات بھی گزر گئی۔ دن چڑھ گیا۔ ہیلی کاپٹر سمندر کے اوپر سے گزر رہا تھا۔ کیٹی نے نیچے دیکھا۔ سمندر میں زبردست طوفان آیا ہوا تھا۔ اونچی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تابکاری کی وجہ سے یورپ اور شمالی افریقہ کے پہاڑوں کی برف پگھل پگھل کر سیلاب کی صورت میں سمندر میں آ رہی تھی۔

دوسری طرف ماریا جنوبی امریکہ کے ریگستانی علاقے میں نکل گئی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ ناگ سانپ کی شکل اختیار کر کے اس ریگستان کی جانب آیا ہو گا۔ ریگستان ویران تھا۔ دھوپ انتہائی تیز تھی جس جگہ پہلے شہر آباد تھے وہاں ان شہروں کا ملبہ بکھرا پڑا تھا۔ ایٹمی جنگ نے یہاں بھی چپے چپے پر تباہی و بربادی پھیلا رکھی تھی۔ ماریا کو فضا میں ناگ کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ وہ بڑی حیران تھی کہ ناگ کہاں غائب ہو گیا ہے عنبر ابھی تک اس کی مٹھی میں بند تھا۔

جب ماریا کو ناگ کا کچھ پتہ نہ چلا تو اس نے رگھو راج کے مندر میں واپس جانے کا فیصلہ کر لیا اور جنوبی ریگستان کی طرف ہوا میں اڑنے لگی۔ اس کی رفتار بے حد تیز تھی۔ ریگستان ختم ہوا تو سمندر شروع ہو گیا۔ یہ سمندر افریقہ کے ساحل تک ہزاروں میل میں پھیلا ہوا تھا۔ ماریا نے عنبر کو مٹھی میں بند کر رکھا تھا۔ وہ جیٹ ہوائی جہاز سے بھی تیز رفتار میں اڑی

جاری تھی۔ اس اڑان میں اس کا اپنا ارادہ بھی شامل تھا اس لیے اس کی رفتار تیز ہو گئی تھی۔

وہ افریقہ کا ساحل پار کر گئی۔ اس نے دیکھا کہ افریقہ میں بھی ایٹمی جنگ کے بعد کوئی شہر، کوئی ملک سلامت نہیں رہا تھا۔ اس جنگ نے تو واقعی ساری دنیا کی آبادی کو ختم کر دیا تھا۔ افریقہ کا ملک ختم ہوا تو وہ بحیرۂ عرب میں آ گئی۔ یہاں بھی سمندر میں پہاڑوں کا پانی طوفان کی طرح داخل ہو رہا تھا اور بڑی بڑی موجیں اوپر اٹھ رہی تھیں۔ اس سمندر کے اوپر سے گزر کر ماریا ہندوستان کی زمین کے اوپر آ گئی۔

کوہ بندھیا چل ساحل سمندر سے زیادہ دور نہیں تھا۔ وہ بندھیا چل کے ہنومان جی کے مندر والی چوٹی پر اُتر آئی۔ مندر کے تہ خانے میں کالو پجاری پوجا کر رہا تھا۔ اسے جادو کے ذریعے ماریا کی آمد کا پتہ چل گیا۔ وہ شاہی محل کے مندر سے باہر نکل آیا۔ اس نے فضا میں غائب ماریا کو دیکھ لیا۔ وہ جادو کے ذریعے ہر غیبی چیز کو دیکھ سکتا تھا۔ اس نے ماریا سے سوال کیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کیا تم ہمارے دشمنوں کو ختم کر آئی ہو؟"
ماریا نے کہا:
"مہاراج! میں سب سے بڑے دشمن کو پکڑ کر لے آئی ہوں۔ دوسرا دشمن فرار ہو کر شاید زمین کے اندر چلا گیا ہے۔ خلائی انسان واپس اپنے خلائی سیارے پر جا چکا ہے۔"
کالو پجاری نے کہا:
"ہمارے سب سے بڑے دشمن کو میرے حوالے کرو۔"
ماریا نے عنبر کو مٹھی میں سے نکال کر نیچے زمین پر رکھ دیا۔ کالو پجاری نے دیکھا کہ زمین پر چھوٹا انگلی جتنا ایک آدمی ادھر ادھر بھاگنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کالو پجاری نے ایک منتر پڑھ کر اس پر پھونکا۔ عنبر وہاں اپنی جگہ پر پتھر کی ننھی سی مورتی بن کر رہ گیا۔ کالو پجاری نے عنبر کو اُٹھایا اور ماریا کی طرف دیکھ کر کہا:
"تم میری کوٹھڑی میں چل کر بیٹھو۔ میں راجہ سے مل کر آتا ہوں۔"
کالو پجاری ماریا کو اس کی بالکل اصلی شکل میں دیکھ رہا تھا۔ سنہری بال، سرخ و سفید خوبصورت

کالو پجاری نے دل میں فیصلہ کر رکھا تھا کہ وہ اس جینی کو ہمیشہ اپنے قبضے میں رکھے گا اور اس سے شادی کرے گا۔ ماریا چونکہ اس کے جادو کے اثر میں تھی اس لیے آہستہ سے سر جھکا کر بولی:
"جو حکم مہاراج۔"
اور شاہی مندر میں کالو پجاری کی کوٹھڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔
کالو پجاری عنبر کی چھوٹی سی مورتی لے کر سیدھا راجہ رگھو کے پاس پہنچا۔ جا کر جھک کر سلام کیا اور عنبر کی مورتی دکھا کر کہا:
"مہاراج! ماریا نے میرے جادو کی طاقت سے آپ کے سارے دشمنوں کو ختم کر دیا ہے۔ یہ سب سے بڑا دشمن تھا جو مر نہیں سکتا۔ اس لیے وہ اسے پتھر کی مورتی بنا کر لے آئی ہے۔ یہ مورتی عنبر کی ہے۔ عنبر ہزاروں سال سے زندہ چلا آ رہا ہے۔ اس میں بڑی طاقت تھی مگر اب اس کی ساری طاقت ختم ہو چکی ہے۔"
راجہ رگھو نے عنبر کی ننھی سی مورتی کو غور سے دیکھا۔ اس کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ خود بخود

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے بازو بلند کر کے کہا،

"کالو پجاری! تم نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ اب ہمارے جشنِ تاج پوشی کا بندوبست کرو۔ ہم بہت جلد اوپر والی دنیا پر جا کر ساری دھرتی ساری زمین پر اپنی حکومت کا اعلان کر دیں گے۔"

کالو پجاری نے جان بوجھ کر راجہ رگھو کو یہ نہیں بتایا تھا کہ ماریا صرف ایک دشمن کو پکڑ کر لائی ہے۔ باقی دشمن ناگ اور کیٹی کا کچھ پتہ نہیں چل سکا کیوں کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ راجہ ماریا کو ایک بار پھر دشمنوں کی تلاش میں بھیجے۔ کالو پجاری ماریا کو اپنے پاس ہی رکھنا چاہتا تھا۔ وہ اس سے بیاہ کرنے کا خواہش مند جو تھا۔ اس نے جھک کر راجہ رگھو کو نمسکار کیا اور اپنی کوٹھڑی کی طرف چلا۔

کوٹھڑی میں جاتے ہی اس نے دیکھ لیا کہ وہ دیوار کے ساتھ بیٹھی ہے۔ عنبر کی مورتی کالو پجاری نے اپنی جیب میں رکھ لی تھی۔ ماریا کو بھی پتہ چل گیا تھا کالو پجاری اسے دیکھ سکتا ہے۔ وہ چونکہ اس کے جادو کے اثر میں تھی اس لیے اس کے حکم

کے بغیر کہیں نہیں جا سکتی تھی۔

کالو پجاری نے ماریا کی طرف دیکھ کر کہا،

"ماریا! جب تک ناگ اور کیٹی اپنے آپ تمہاری تلاش میں ادھر نہیں آتے تو میرے پاس رہے گی۔"

ماریا نے کہا، "جو حکم مہاراج!"

کالو پجاری ماریا کے پاس آ کر بولا،

"ماریا! میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم سے شادی کر کے تمہیں اپنی دلہن بناؤں گا۔ کہو۔ کیا تم راضی ہو؟"

ماریا کو یہ بات آج تک کسی نے نہیں کہی تھی۔ اس نے چونک کر کالو پجاری کی طرف دیکھا اور کہا،

"مہاراج! میں آپ کی خادمہ ہوں۔ آپ مجھے جو کہیں گے وہی کروں گی۔"

کالو پجاری نے ایک کروہ قہقہہ لگایا،

"شاباش ماریا! تو بڑی اچھی دیو داسی ہے۔ میں تمہیں ساری دنیا کی مہارانی بناؤں گا۔ راجہ رگھو بوڑھا ہو گیا ہے۔ اس کی کوئی اولاد بھی نہیں ہے۔ جب یہ مر گیا تو اس کے بعد میں ہی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دنیا کا تخت سنبھالوں گا اور تم میری مہارانی ہو گی۔ ایک ماہ بعد پہلی پورن ماشی کو میں تم سے بیاہ کر لوں گا۔ اب تم آرام کرو۔"

ماریا چپکے سے وہیں لیٹ گئی۔

کالو پجاری کوٹھڑی سے نکل کر مندر کے تہ خانے میں گیا۔ یہاں ایک صندوق زمین کے اندر گڑا ہوا تھا کالو پجاری نے عنبر کی مورتی کو صندوق میں رکھ کر بند کر کے تالا لگا دیا۔ کالو پجاری کے دشمن بھی ناگ اور کیٹی تھے۔ کیوں کہ اسے معلوم تھا کہ وہ ماریا کو واپس حاصل کرنے وہاں ضرور آئیں گے۔ کالو پجاری بڑا زبردست جادوگر تھا۔ اس نے ایک خاص منتر پڑھ کر ہنومان جی کے مندر کے تہ خانے میں کھلنے والے دروازے پر پھونک دیا تاکہ اگر ناگ یا کیٹی ادھر گئے تو جادو میں پھنس کر رہ جائیں۔ راجہ رگھو کے حکم سے جشن تاجپوشی کی تیاریاں شروع کر دی گئیں۔

دوسری طرف ناگ اور کیٹی ہیلی کاپٹر کو لیے بندھیاچل کے پہاڑ پر پہنچ گئے تھے۔ انہوں نے پہاڑ کی چوٹی پر ایک جگہ ہیلی کاپٹر اتار دیا۔ ناگ اب اس کے بالوں سے نکل کر انسانی شکل میں کیٹی کے پاس ہی بیٹھا

تھا۔ ابھی وہ ہیلی کاپٹر کے اندر ہی تھے۔ ناگ نے ایک طرف درختوں میں ہنومان جی کے مندر کی طرف دیکھ کر کہا:

"مجھے ماریا کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے۔"

کیٹی بولی: "ہاں۔ یہ خوشبو مجھے بھی آ رہی ہے۔"

ناگ اسی وقت چھوٹا سا سانپ بن کر کیٹی کے بالوں میں چلا گیا۔

ناگ نے کہا: "کیٹی! یہ کوئی بہت پرانا مندر ہے ہو سکتا ہے ماریا اس مندر میں چھپی بیٹھی ہو۔ اور اس مندر کے ارد گرد جادو کا دائرہ ہو۔"

کیٹی بولی: "ناگ بھیا! تم تو جانتے ہو کہ میں خلائی مخلوق ہوں۔ مجھ پر جادو کا اثر نہیں ہوتا۔ میں جا کر دیکھتی ہوں کہ ماریا وہاں ہے کہ نہیں۔"

کیٹی نے اپنی جیب سے فرعون مصر کا ننھا تابوت نکال کر ہیلی کاپٹر کی سیٹ پر رکھا۔ اس کے ساتھ ہی ناگ کو بالوں میں سے نکالا اور ہیلی کاپٹر کی سیٹ پر بٹھا دیا۔

"میں جا رہی ہوں ناگ! تم ہوشیار رہنا۔ کوئی فکر نہ کرو۔ مگر تم دیر مت لگانا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کی باریک سی آواز سنائی دی۔ کیٹی ہیلی کاپٹر سے
نکلی اور ہنومان جی کے مندر کی طرف بڑھی۔ ماریا کی خوشبو
اسی مندر سے آرہی تھی۔ کیٹی نے دیکھا کہ مندر کے اندر ہنومان جی کا بت
تھا۔ ابھی شام کا اندھیرا نہیں پھیلا تھا۔ دن کی روشنی پھیلی
تھی کہ بت کے پاس دیا جل رہا تھا۔ کیٹی نے دروازے میں
قدم رکھا تو اسے ایک زبردست جھٹکا لگا۔ وہ پیچھے کو گر
پڑی۔ سمجھ گئی کہ یہاں جادو کا دائرہ شروع ہوتا ہے۔
کیٹی نے دوبارا آگے قدم بڑھایا۔

○

جادوگر پجاری

کیٹی کو ایک بار پھر جھٹکا لگا۔
اس دفعہ جھٹکا لگتے ہی وہ گر پڑی۔ اس نے اٹھنے
کی کوشش کی تو اسے محسوس ہوا کہ وہ اٹھ نہیں سکتی
ہے۔ اس نے بازو اور ٹانگیں ہلانی چاہیں لیکن وہ تو
پتھر کی طرح سخت ہو گئی تھیں پھر اسے جیسے کسی نے
اندر کی طرف کھینچنا شروع کر دیا۔ وہ ایک بے جان
پتھر کے بت کی طرح مندر کے اندر گھسٹتی چلی گئی۔ آگے
نیچے جانے والے تہہ خانے کا دروازہ آ گیا۔ یہ دروازہ
کھل گیا۔ ایک بت کی طرح کسی نے اسے اس دروازے
کے اندر کھینچ لیا۔ دروازہ بند ہو گیا۔
کیٹی کی آنکھیں کھلی تھیں۔ وہ دیکھ رہی تھی۔ فضا میں
کسی کے قدموں کی چاپ بھی سن رہی تھی جو آہستہ
آہستہ اس کے قریب آ رہی تھی۔ مگر وہ بول نہیں
سکتی تھی۔ اس نے دو ایک بار زور سے کسی کو مدد

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ے لیے پکارنا چاہا مگر ہر بار آواز اس کے حلق سے باہر نہ نکل سکی۔ اس کا گلا جیسے پتھر کا ہو گیا تھا اور زبان بھی حلق کے اندر جیسے جم کر رہ گئی تھی۔ اس کا ذہن باقاعدہ کام کر رہا تھا۔ اس نے سوچا کہ ضرور اس پر مندر کے کسی جادوگر کا اثر ہو گیا ہے اسے فرعون مصر کی بات یاد آ گئی۔ ضرور یہ وہی کالو پجاری جادوگر ہے جس نے ماریا پر بھی جادو کر رکھا ہے۔ کیٹی بے بسی کی حالت میں مندر کے تہہ خانے کے اندھیرے میں فرش پر پڑی تھی۔ قدموں کی چاپ کے ساتھ روشنی بھی قریب آ گئی۔ اس نے ایک کالے بھجنگ بدشکل پجاری کو دیکھا کہ ہاتھ میں انسانی کھوپڑی میں جلتا ہوا چراغ لیے اس کے پاؤں کی طرف کھڑا اسے کھا جانے والی نظروں سے تک رہا ہے۔

اس نے انسانی کھوپڑی میں جو تیل تھا اس میں انگلی ڈبو کر ایک منتر پڑھا اور تیل والی انگلی کیٹی کے ماتھے پر لگا دی۔ کیٹی کو یوں لگا جیسے کسی نے اس کے ماتھے میں کیل گاڑ دیا ہے۔ اس کے سینے کے اندر ہی اندر ایک چیخ دب کر رہ گئی۔ کیٹی نے دیکھا کہ وہ بغیر کسی سہارے کے اپنے آپ اٹھ کر کھڑی ہو گئی ہے۔ اس آدمی

نے کیٹی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا،

"میں کالو پجاری ہوں۔ دنیا کا سب سے بڑا جادوگر ہیں۔ مجھے تمہارا ہی انتظار تھا۔ ناگ کہاں ہے؟"

کیٹی نے سوچا کہ اگرچہ یہ سب سے بڑا جادوگر ہے مگر اسے ناگ کے بارے میں پتہ نہیں چل سکا کہ وہ ہیلی کاپٹر میں سانپ کی شکل میں بیٹھا ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا تھا کہ وہ باہر کی دنیا سے بے خبر ہے۔ کیٹی نے محسوس کیا کہ اس کی زبان کھل گئی ہے۔ یہ کالو پجاری کے جادو کا اثر تھا۔ کیٹی نے ناگ کے بارے میں غلط بتاتے ہوئے کہا،

"ناگ کی تو مجھے بھی تلاش ہے مہاراج!"

کالو پجاری کچھ سوچنے لگا۔ پھر بولا،

"تم جھوٹ بول رہی ہو۔"

کیٹی نے کہا، "مہاراج ناگ اگر میرے ساتھ ہوتا تو وہ یہاں بھی میرے ساتھ آتا۔ وہ تو نہ جانے کہاں چلا گیا ہے۔"

کیٹی کو اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ کالو پجاری کو مندر کے باہر کا کچھ حال معلوم نہیں ہے۔ اگر ہے بھی تو وہ ناگ کے بارے میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے۔ کالو پجاری بولا:

"کوئی بات نہیں۔ تم آ گئی ہو تو وہ بھی بہت جلد آ جائے گا۔ چلو میرے ساتھ۔"

کالو پجاری نے انگلی سے اشارہ کیا۔ کیٹی اپنے آپ اس کے ساتھ چلنے لگی۔ کالو پجاری نے اسے بھی تہ خانے کی ایک کوٹھڑی میں لے جا کر بند کر کے باہر تالا لگا دیا۔ کیٹی کو ماریا کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔

ناگ باہر سانپ کے روپ میں بیٹھا تھا۔

جب اسے بیٹھے بیٹھے کافی دیر ہو گئی اور کیٹی واپس نہ آئی تو اس نے فضا میں سونگھا۔ ماریا کی ہلکی ہلکی خوشبو اب بھی آ رہی تھی۔ ناگ نے اندازہ لگایا کہ جس قسم کی مدھم خوشبو آ رہی ہے اس کا مطلب ہے کہ ماریا اس کے قریب نہیں بلکہ کہیں دور کسی تہ خانے میں ہے۔

ناگ اسی وقت انسانی شکل میں آ گیا۔ اس نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ ہیڈ فون لگا کر اس کا تار فرعون مصر کے تابوت سے لگایا اور اس سے پوچھا کہ کیٹی کہاں گم ہو گئی ہے؟ اور ماریا وہاں سے کتنی دور ہے؟ فرعون مصر کی ممی خاموش رہی۔ ناگ نے جھک کر تابوت کے اندر ممی کا چہرہ دیکھا۔ ممی کی آنکھیں بند تھیں۔

ناگ نے ایک بار پھر اسے آواز دی مگر اسے کوئی جواب نہ ملا۔

ناگ نے تابوت کو اٹھا کر اپنی جیب میں ڈالا اور ہیلی کاپٹر سے اتر آیا۔ وہ کچھ نہ سمجھ سکا کہ فرعون مصر کی ممی یہاں آتے ہی ایک دم چپ کیوں ہو گئی ہے۔ اس نے یہی نتیجہ نکالا کہ یہ پجاری کالو کے اس جادو کا اثر ہی ہو سکتا ہے۔ جس کی لہریں مندر کے ارد گرد پھیلی ہوئی تھیں۔ ان لہروں کو ناگ بھی اپنے جسم کے ساتھ ٹکراتے محسوس کر رہا تھا۔ اس کو پتہ چل گیا تھا کہ کالو پجاری نے مندر کے ارد گرد جادو کا دائرہ کھینچ رکھا ہو گا۔ اور کیٹی یقیناً اسی جادو میں پھنس کر رہ گئی ہے۔

ناگ مندر سے کچھ فاصلے پر ایک درخت کے نیچے جا کر آلتی پالتی مار کے بیٹھ گیا۔ اس نے ایک پھنکار ماری اور سانس اوپر کھینچ کر باہر کو چھوڑا۔ وہ فوراً ہی ناگ دیوتا کے روپ میں آ گیا۔ اس کا پھن چوڑا پھیلا تھا اور سر کے اوپر ایک شاندار سنہرا تاج تھا۔

ناگ نے ناگ دیوتا کی زبان میں اس پہاڑی کے سب سے بڑے سانپ کو اپنے سامنے آنے کا حکم دیا۔ تھوڑی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہی دیر بعد ایک سیاہ سانپ جس کی آنکھیں سُرخ تھیں اور سر پر ایک سفید رنگ کا سینگ نکلا ہوا تھا۔ جھاڑیوں میں سے رینگتا ہوا آیا اور ناگ کے آگے سجدہ کر دیا۔

ناگ نے اپنی زبان میں اس سے پوچھا،

"اس ہنومان جی کے مندر کے نیچے جو کالو پجاری ہے اس کے جادو کا توڑ کیا ہے؟"

سیاہ سانپ نے بڑے ادب سے کہا،

"اے ناگ دیوتا! کالو پجاری کالی دیوی کا چیلا ہے۔ اس کا جادو مندر کے نیچے ہر کسی پر چلتا ہے۔ لیکن اس کی ایک کمزوری ہے۔ کالو پجاری نے اپنے کالے بالوں کی ایک لٹ کاٹ کر تہہ خانے کے شاہی مندر میں یم دُوت کے بُت کے پاؤں کے انگوٹھے کے اندر چھپا رکھی ہے۔ اگر بالوں کی اس لٹ کو نکال کر آگ لگا دی جائے تو مندر کے اندر کالو پجاری کا جادو ختم ہو جائے گا۔"

ناگ نے یہ بات سن کر سانپ کو رُخصت کر دیا اور خود وہاں سے آہستہ آہستہ رینگتا مندر کی طرف

گیا۔ وہ پھونک پھونک کر بڑی احتیاط سے آگے بڑھ رہا تھا۔ اس وقت شام کا اندھیرا چاروں طرف پھیل چکا تھا۔ ناگ جونہی جادو کے دائرے کی لکیر کے اوپر سے گزرا اسے ایک ایسا جھٹکا لگا کہ وہ اچھل کر ہنومان جی کے بُت کے آگے جا گرا۔ گرتے ہی ناگ کو اپنے اندر کمزوری محسوس ہوئی۔ اس کو رینگنے میں بھی بڑی دِقّت محسوس ہو رہی تھی۔ وہ مورتی کے پاس پتھروں پر پڑا تھا۔ اس نے اپنا پھن اٹھانا چاہا تو وہ آہستہ آہستہ ہل رہا تھا۔ ناگ کی نظر اپنے جسم پر گئی تو وہ کانپ کر رہ گیا۔ اس کے سانپ کے بدن میں ہزاروں جھریاں پڑ چکی تھیں۔

ناگ نے پھنکار مارنی چاہی تو اس کے منہ سے پھنکار بھی بوڑھے سانپوں کی طرح رُک رُک کر نکلی۔ ناگ پھنکار کے ساتھ ہی انسانی شکل میں آ گیا۔ انسانی شکل میں آتے ہی ناگ مارے دہشت کے سکتے میں آ گیا۔ وہ نوجوان آدمی سے بوڑھا آدمی بن چکا تھا۔ اس کے ہاتھوں پر جھریاں پڑی تھیں۔ اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ اس کے چہرے پر بھی جھریاں ہی جھریاں تھیں۔ گردن کا گوشت لٹک گیا تھا۔ اس نے اپنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سر کے بالوں کی لٹ اپنی آنکھوں کے آگے کر کے دیکھا کہ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید ہو گئے ہیں۔ ناگ کا جسم کمزور اور ڈبلا ہو گیا تھا اور کمر جھک گئی تھی۔

ناگ تو غم کے مارے وہیں ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا اور بوڑھی کمزور آنکھوں سے مندر کے دروازے کی طرف تکنے لگا۔ باہر اندھیرا اچھا چکا تھا۔ تہہ خانے کو جانے والا دروازہ بند تھا۔ ناگ سمجھ گیا کہ یہ کالو پجاری کے جادو کا اثر ہے۔ اس نے سوچا کہ کیوں نہ ایک بار پھر جادو کی لکیر پر سے گزرے۔ شاید وہ پھر سے جوان ہو جائے۔

ناگ بوڑھے آدمیوں کی طرح آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس جگہ آیا جہاں اسے جھٹکا لگا تھا۔ جونہی وہ لکیر کی طرف بڑھا اسے ایک اور جھٹکا لگا اور وہ پیچھے کو گر پڑا۔ گرنے سے اسے زندگی میں پہلی بار چوٹ لگنے کا احساس ہوا۔ اس نے اپنے آپ کا جائزہ لیا۔ اسے سخت مایوسی ہوئی۔ ناگ کے جسم میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ وہ اسی طرح بوڑھے کا بوڑھا ہی تھا۔

ناگ نے جب سے عنبر ماریا کے ساتھ پانچ ہزار برسوں کا پر اسرار سفر شروع کیا تھا وہ اس قسم کی ہزاروں مصیبتوں میں سے گزرا تھا لیکن اس مصیبت سے اس کا پہلی بار پالا پڑا تھا۔ وہ اس سے پہلے بوڑھا کبھی نہیں ہوا تھا اور اسے کچھ اندازہ نہیں تھا کہ اب وہ دوبارہ کس طرح سے اور کب جوان ہو گا۔ اس کے باوجود ناگ عنبر وغیرہ نے کسی بھی مشکل وقت میں ہمت نہیں ہاری تھی۔ کیوں کہ پیارے دوستو! یہ ایک بہت بڑی اور بڑی سچی حقیقت ہے کہ انسان کو مصیبت کے وقت گھبرانا کبھی نہیں چاہیے۔ کیوں کہ جب وہ بہادر بچے کی طرح یا بہادر انسان کی طرح مصیبت کا مقابلہ کرنے کے لیے اس کے سامنے ڈٹ کر کھڑا ہو جاتا ہے تو آدھی مصیبت وہیں پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس لیے آپ بھی ساری زندگی اس سنہری حقیقت کو اپنے سامنے رکھیں۔ کیوں کہ اس دنیا میں انسان کی زندگی میں اتار چڑھاؤ آتے ہی رہتے ہیں اچھے دن بھی آتے ہیں۔ کبھی کبھی کوئی مشکل بھی پڑ جاتی ہے چنانچہ جب کبھی (خدا نہ کرے) آپ پر کوئی مشکل آن پڑے تو پیارے ساتھیو اللہ پر بھروسہ رکھنا اور مشکل کا مقابلہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں آنکھیں ڈال کر اس کا مقابلہ کرنا پھر دیکھنا کہ مشکل دم دبا کر بھاگ جائے گی۔

یہ میں آپ کو نصیحت نہیں کر رہا ہوں۔ بلکہ زندگی کی بہت بڑی حقیقت بیان کر رہا ہوں۔ نصیحت تو آپ مانیں چاہے نہ مانیں آپ کو اختیار ہوتا ہے مگر پیارے ساتھیو! حقیقت پر کسی کا اختیار نہیں ہوتا۔ حقیقت تو چاہے آپ نہ مانیں لیکن وہ اپنے آپ کو منوا لیتی ہے۔

چنانچہ ناگ عنبر، ماریا پر، جب بھی کبھی مصیبت پڑی ہمت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا تھا۔ ناگ نے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا تھا کہ وہ جادو کے اثر سے بوڑھا ہوا ہے اور اب یہ معلوم کرنا چاہیے کہ اس جادو کا توڑ کیا ہے اور کہاں ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ اسے کیپٹی اور ماریا کی بھی فکر تھی۔ وہ آہستہ آہستہ تہہ خانے میں اترنے لگا۔ کیوں کہ اس کے سامنے تہہ خانے کو جانے والا دروازہ کھلا تھا۔ سانپ کی یہ خفیہ بات اس کے دل میں تھی کہ کالو پجاری کی طاقت اس کے سر کے بالوں کی لٹ میں ہے جو اس نے شاہی محل کے سندر یم دوت کی مورتی کے پاؤں کے انگوٹھے میں چھپا رکھی ہے۔ اگر ناگ کسی طرح اس مورتی تک پہنچ کر بالوں کی اس لٹ [illegible] کا جادو ختم ہو جائے گی۔

بوڑھا ہو جانے کی وجہ سے ناگ کی چال سست تھی۔ اس کے دل میں خیال آیا کہ بڈھا آدمی بن کر چلنے کی بجائے بہتر ہے کہ وہ سانپ بن کر چلے۔ کم از کم اس طرح وہ اندھیرے میں چھپ تو سکے گا۔ چنانچہ ناگ نے آہستہ سے سانس اندر کو کھینچ کر باہر چھوڑا تو وہ ایک بار پھر سانپ بن گیا۔ مگر یہ ایک بوڑھا کمزور سانپ تھا جو آہستہ آہستہ رینگ رہا تھا۔ ناگ کو ایک جگہ سے گزرتے ہوئے ماریا کی خوشبو آئی۔ اسی تہہ خانے میں سے اسے کیپٹی اور عنبر کی ہلکی ہلکی خوشبو بھی آ رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ سب لوگ اسی تہہ خانے میں تھے۔ ناگ ایک بڑے کمرے میں آ گیا۔

اچانک اسے عنبر کی تیز خوشبو آئی۔ یہ خوشبو زمین کے اندر سے آ رہی تھی۔ ناگ اس کے پیچھے پیچھے رینگنے لگا۔ یہ خوشبو اسے ایک کوٹھڑی کی طرف لے گئی۔ کوٹھڑی کے دروازے پر تالا پڑا تھا۔ عنبر کی خوشبو اسی کوٹھڑی کے اندر سے آ رہی تھی۔ ناگ ایک سوراخ میں سے اس کوٹھڑی میں داخل ہو گیا۔ کوٹھڑی خالی تھی۔ عنبر کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خوشبو ایک جگہ زمین کے نیچے سے آ رہی تھی۔ ناگ نے ایک جگہ زمین کی مٹی کو اپنے منہ اور دانتوں کی مدد سے کھودنا شروع کیا۔ نیچے سے ایک صندوق نکلا۔ صندوق پر بھی تالا لگا تھا۔ عنبر کی خوشبو اسی صندوق کے اندر سے آ رہی تھی۔ ناگ کو معلوم تھا کہ عنبر چھوٹے سائز کا ہو چکا ہے اور وہ خود اس صندوق سے باہر نہیں نکل سکتا۔ ناگ نے سانپ کی زبان میں آہستہ سے کہا:

"عنبر! کیا تم ٹھیک ہو؟"

سانپ کی زبان عنبر جانتا تھا۔ اس نے ناگ کی آواز سنی تو بلند آواز میں جواب دیا:

"ناگ! میں صندوق کے اندر ہوں مگر چھوٹا ہو جانے کی وجہ سے میری طاقت بے حد کم ہو گئی ہے۔"

ناگ نے کہا:

"مجھ پر بھی کالو پجاری کے جادو کا اثر ہو چکا ہے۔ کیٹی بھی یہاں قید ہے۔ تم بے فکر رہو میں اس جادو کے اثر کو ختم کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔"

یہ کہہ کر ناگ کوٹھڑی سے باہر نکل گیا۔

اب اسے شاہی مندر والے اس وقت کے بڑے بت کی تلاش تھی جس کے انگوٹھے میں کالو پجاری کے بالوں کی لٹ یا اس کا گچھا بند تھا۔ ناگ کا بوڑھا جسم رینگتے رینگتے تھک گیا۔ وہ ہال کمرے میں تھا یہاں اندھیرا تھا۔ وہ دیوار کے ساتھ ساتھ رینگنے لگا۔ اچانک ہال کمرے میں روشنی ہو گئی۔ ناگ پیچھے کو ہٹا تو اس

پر پانی کا ایک چھینٹا پڑا۔ اس نے بائیں جانب گردن گھمائی تو وہاں ایک بدشکل کالا کلوٹا آدمی ہاتھ میں کانسی کا کٹورا لیے کھڑا اس پر پانی چھڑک رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ جادو کا منتر بھی پڑھ رہا تھا۔

ناگ کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ یہی کالو پجاری ہے۔ ناگ نے سوچا کہ اسے کسی بہت ہی چھوٹے سے کیڑے کی شکل اختیار کر کے جادوگر کی نظروں سے چھپ جانا چاہیے۔ ناگ نے آہستہ سے پھنکار ماری۔ مگر وہ سانپ ہی رہا۔

کالو پجاری نے قہقہہ لگا کر کہا:

"ناگ! بس مجھے صرف تمہارا انتظار تھا۔ اب میں ماریا کے ساتھ شادی کر کے یہاں سے کہیں دور چلا جاؤں گا۔ اور اسی دنیا پر اپنی حکومت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا اعلان کر دوں گا۔ تم تینوں عنبر کیٹی اور
ناگ ہی مجھے نقصان پہنچا سکتے تھے۔ اب تم
تینوں میری قید میں ہو۔ اور ساری زندگی میرے
جادو کے اثر میں اس جگہ قید رہو گے۔ میں
تمہیں ہلاک کر سکتا ہوں مگر تمہیں مار دینے
سے مجھ پر ہنومان جی کی بددعا کا اثر ہو سکتا
ہے اور میرا جادو ختم بھی ہو سکتا ہے۔ اس
لیے میں تم میں سے کسی کو ہلاک نہیں کروں
گا۔ لیکن میں نے تم تینوں پر ایسا جادو کر
دیا ہے کہ تم قیامت تک اس کے اثر سے
نہیں نکل سکتے۔"

اس کے ساتھ ہی کالو پجاری نے منتر بلند آواز میں
دہرایا اور ناگ پر پانی کا چھینٹا پھینکا۔ ناگ پر پانی گرا
تو اس کا سارا جسم ٹھنڈا اور پتھر کی طرح بے حس
ہو گیا۔ کالو پجاری نے اسے آگے بڑھ کر اٹھایا اور
وہیں ایک کوٹھڑی میں لے جا کر زمین میں دبا دیا۔
ناگ کی آنکھوں کے سامنے مٹی آ گئی۔ سانپ ہونے
کی وجہ سے وہ آنکھیں بند نہیں کر سکتا تھا لیکن اس
کی آنکھوں کی پتلیوں کے آگے ایک جھلی تھی جس کی

وجہ سے مٹی اس کی آنکھوں میں نہیں جا رہی تھی۔
ناگ بے بس اور سرد اور بے جان ہو کر رہ گیا تھا۔
اس کام سے فارغ ہو کر کالو پجاری سیدھا شاہی
مندر میں یم دوت کے بت کے سامنے گیا۔ اس نے
بت کے آگے سر جھکا کر کہا:

"اے یم دوت دیوتا! میں نے تمہارے حکم پر
راجہ رگھو کو اس کی تقدیر کے حوالے کر دیا
ہے۔ اور میں ماریا کو لے کر یہاں سے جا رہا
ہوں۔ میں زمین کے ایک سورنگ غار ایلورا
میں جا کر ماریا سے شادی کر لوں گا اور پھر
تمہارے حکم پر دنیا پر ظاہر ہو کر اپنی بادشاہی
کا اعلان کر دوں گا۔ میں نے اپنے تینوں دشمنوں
کو ہمیشہ کے لیے بے بس کر دیا ہے۔ وہ اب
کبھی مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ میں جا رہا ہوں"

یہ کہہ کر کالو پجاری نے مورتی کے انگوٹھے کا
پتھر ایک جگہ سے کھسکایا۔ اس کے اندر چاندی کا ایک
ڈبہ تھا۔ ڈبے میں کالو پجاری کے بالوں کا چھوٹا سا
گچھا پڑا تھا۔ کالو پجاری نے اس گچھے کو نکال کر جیب
میں رکھا اور سیدھا اس کوٹھڑی کی طرف آ گیا جہاں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا بند تھی۔

ماریا ہرن کی کھال پر بالکل سیدھی بیٹھی تھی۔ وہ کالو پجاری کے جادو کے اثر میں تھی۔ کالو پجاری نے کونے میں رکھا ہوا اپنا ترشول اٹھایا۔ کھوپڑی کی کھڑاویں اٹھا کر بغل میں دبائیں اور ماریا سے کہا:

"چلو میری رانی ماریا میرے ساتھ چلو۔ ہم یہاں سے دُور ایلورا کی سورگ غار میں جا رہے ہیں۔ یم دُوت وہاں ہمارا بیاہ رچائے گا۔ چلو!"

ماریا تو کالو پجاری کی غلام بن چکی تھی۔ یہ سنتے ہی جلدی سے اٹھی اور خوش ہو کر بولی:

"مہاراج آپ مجھے جہاں چلنے کا حکم دیں گے میں خوشی سے چلوں گی۔"

کالو پجاری بڑا خوش ہوا۔ ماریا اس وقت غیبی حالت میں تھی مگر کالو پجاری کو وہ صاف دکھائی دے رہی تھی۔ کالو پجاری آگے آگے اور ماریا اس کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔ مندر سے باہر رات کا اندھیرا چاروں طرف پھیل چکا تھا کالو پجاری اور ماریا کی نظر ہیلی کاپٹر پر نہ پڑ سکی کیونکہ ہیلی کاپٹر وہاں سے کچھ فاصلے پر گھنے درختوں کے درمیان تھا اور اس کی کوئی بتی بھی روشن نہیں تھی۔

کالو پجاری نے اپنی کھوپڑی کی کھڑاویں بغل سے نکال کر زمین پر رکھیں۔ ماریا کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر بٹھایا اور ترشول ہوا میں بلند کر کے پکارا:

"اے جادو کی کھڑاوں! چلو مجھے لے کر ایلورا کے سورگ غار کی طرف چلو!"

اس کے ساتھ ہی کالو پجاری فضا میں بلند ہو گیا۔ جادو کی کھڑاوں نے اسے ہوا میں اڑانا شروع کر دیا۔ دیکھتے دیکھتے وہ رات کی اندھیری فضا میں آسمان پر چمکتے ستارے کی طرف غائب ہو گیا۔

O

ناگ مندر کے تہ خانے کی ایک کوٹھڑی میں اور عنبر دوسری کوٹھڑی میں دبکا پڑا تھا۔ کیٹی ایک الگ کوٹھڑی میں پتھر بن کر فرش پر پڑی تھی راجہ رگھو نے جب دیکھا کہ کالو پجاری غائب ہو گیا ہے تو اس نے دوسرے پجاری کو پجاریوں کا اعظم بنا دیا اور کالی پوجا کا جشن شروع ہو گیا۔ بڑے شاہی محل میں دیوداسیوں کا رقص ہونے لگا۔ راجہ رگھو تخت پر بیٹھا تھا۔ اس کے منتری اس کے پاس بیٹھے اسے مبارک باد دے رہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھے۔ راجہ کے سر پر تاج پہنایا گیا۔ راجہ رگھو نے اعلان کیا کہ وہ پورن ماشی کی رات کو زمین کے اندر والے محل سے نکل کر اوپر کی دنیا میں آجائے گا اور ساری دنیا پر اپنی بادشاہت کو سنبھال لے گا۔

دو روز گذر گئے تو کیٹی کو خیال آیا کہ کیوں نہ وہ اپنے جن دوست کی مدد حاصل کرے۔ وہ پتھر کی بنی تھی اس لیے چٹکی نہیں بجا سکتی تھی۔ مگر اپنے تصور سے وہ کام لے سکتی تھی۔ اگرچہ اس میں خطرہ بھی تھا کہ خدا جانے وہ کیا سے کیا بن جائے۔ کیوں کہ ایک عرصے سے اسے اپنے جن دوست پر اعتبار نہیں رہا تھا۔ وہ سوچتی کچھ تھی اور بن کچھ اور جاتی تھی۔

مگر اس کی حالت اتنی پتلی تھی کہ کیٹی نے خطرہ مول لینے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے تصور میں اپنے جن دوست کو یاد کرکے چٹکی بجا دی۔ چٹکی کے بجتے ہی اسے آواز آئی:

"اچھا۔ اتنے دنوں بعد یاد کیا تم نے؟ خیر کوئی بات نہیں۔ بولو کیا چاہتی ہو۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔"

کیٹی نے تصور ہی میں کہا:

"میرے دوست! تم دیکھ رہے ہو کہ میں کس بری حالت میں پڑی ہوں مجھے یہاں سے نکالو۔"

جن دوست کی آواز آئی:

"میں نے تمہاری کبھی مدد نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہوا تھا لیکن تمہیں اس حالت میں دیکھ کر مجھے تم پر رحم آ گیا ہے۔ اس لیے میں صرف یہی کر سکتا ہوں کہ تم کو تمہاری اصلی حالت میں لے آؤں۔"

کیٹی نے سخت غصے میں کہا:

"مجھے تمہارے رحم کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھ پر رحم مت کھاؤ۔"

جن دوست کی ہنسی کی آواز آئی اور وہ بولا:

"میں جا رہا ہوں کیٹی۔"

اس کے ساتھ ہی کیٹی کو اپنے جسم میں گرمی اور طاقت محسوس ہونے لگی۔ اس نے اپنے بازو ہلائے۔ وہ پھر سے اپنی اصلی حالت میں آ چکی تھی۔ کیٹی جلدی سے اٹھی اور کوٹھڑی کے دروازے کی طرف بڑھی۔ دروازہ باہر سے بند تھا۔ مگر کیٹی نے دھکا دے کر اسے کھول دیا۔ اسے عنبر اور ناگ کی خوشبو صرف محسوس ہو رہی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھی۔ وہ ایک کوٹھڑی میں آ گئی۔ یہاں اسے ناگ کی خوشبو آ رہی تھی۔ اس نے اندازے سے ایک جگہ زمین کھودی تو نیچے ناگ بوڑھے سانپ کی شکل میں دبا پڑا تھا۔ کیٹی ناگ کو اس حالت میں دیکھ کر سخت غم زدہ ہوئی۔ اس نے کہا:

"ناگ بھیا! تمہاری یہ حالت کیسے ہو گئی؟"

ناگ نے کہا:

"مجھ پر کالو پجاری کے جادو کا اثر ہے۔ چلو عنبر کو زمین سے نکالتے ہیں۔"

ناگ اسی وقت انسانی شکل میں آ گیا۔ ناگ کو بڈھا دیکھ کر کیٹی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

ناگ نے کہا:

"گھبراتی کیوں ہو کیٹی! یہ تو جادو کی وجہ سے ہے۔ ابھی اس کا اثر ختم ہو جائے گا۔ پہلے عنبر کو نکالو۔"

انہوں نے دوسری کوٹھڑی میں جا کر زمین میں دبے ہوئے صندوق میں سے عنبر کو نکالا جو چھوٹی انگلی کے سائز کا تھا۔ عنبر نے ناگ کو بڑھاپے کی حالت میں دیکھا تو سخت افسوس کرنے لگا۔ ناگ نے کہا:

"عنبر بھیا! کالو پجاری کے جادو کا کرشمہ ہے اسے ابھی ختم کرتا ہوں۔"

ناگ نے کیٹی سے کہا کہ وہ عنبر کو اٹھا کر اپنی جیب میں رکھ لے۔ اب وہ دونوں یعنی کیٹی اور ناگ شاہی محل کے مندر کی طرف بڑھے۔ آدھی رات کا وقت تھا۔ مندر خالی تھا۔ یم دوت کے بت کے دونوں جانب دیئے جل رہے تھے۔

ناگ نے کہا:

"اس بت کے انگوٹھے میں کالو پجاری کے بالوں کا گچھا رکھا ہوا ہے۔ اس کو باہر نکال کر آگ لگا دو کالو پجاری کا جادو ٹوٹ جائیگا۔"

کیٹی نے آگے بڑھ کر یم دوت کی مورتی کے پاؤں کے انگوٹھے کا پتھر پیچھے کھسایا مگر وہاں ڈبہ خالی پڑا تھا۔ کیٹی نے پریشان ہو کر کہا:

"ناگ بھیا! یہ ڈبہ تو خالی ہے۔"

"میرے خدا! اس کا مطلب ہے کہ کالو پجاری نکال کر لے گیا ہے۔ یہاں ماریا کی خوشبو بھی نہیں آ رہی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ماریا کو لے کر یہاں سے جا چکا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اب کیا کریں؟" کیپٹن نے پوچھا:
"ماریا کے ساتھ ساتھ اب ہمیں کالو پجاری
کو بھی تلاش کرنا ہوگا تاکہ اس کے جادو
کو توڑا جائے اور ماریا کو بھی اس کے جادو
سے نجات دلائی جائے۔"
عنبر کی کمزور آواز آئی:
"کالو پجاری خدا جانے کہاں چلا گیا ہے۔"
"عنبر بھیا! ہم اسے تلاش کرلیں گے۔"
یہ کہہ کر ناگ نے کیپٹن کو ساتھ لیا اور مندر کے
دروازے کی طرف بڑھا۔ جب وہ تہہ خانے کے دروازے
میں سے باہر نکلنے لگے تو مندر کا نیا پجاری اچانک
ان کے سامنے آگیا۔
"کون ہو تم دونوں؟ کہاں سے آرہے ہو؟"
کیپٹن نے اپنا بازو اس کی طرف بڑھا کر کہا:
"مہاراج! میں مندر کی نئی دیو داسی ہوں اور
اپنے باپ کے ساتھ آپ کی خدمت کرنے
آئی ہوں۔"
پجاری بڑا خوش ہوا:
"ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔"

ناگ نے کہا:
"مہاراج! پہلے ہم ذرا باہر سے ہو آئیں پھر
آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔"
پجاری نے کیپٹن کی طرف دیکھ کر کہا:
"تو پھر اپنی بیٹی کو ہمارے پاس چھوڑ جاؤ۔
تم بے شک واپس نہ آنا۔"
ناگ کو بڑا غصہ آیا۔ اس نے سانس اوپر کھینچ
کر چھوڑا تو پجاری کے سامنے ایک بوڑھا اور سو
سالہ بہت بڑا سانپ کنڈل مارے بیٹھا اپنا بڑا منہ
کھولے آہستہ آہستہ پھنکار رہا تھا۔ یہ پجاری کالو پجاری
کی طرح جادوگر نہیں تھا۔ اپنے سامنے ایک بوڑھے کو اژدہے
کی شکل میں بدلتے دیکھ کر غش کھا کر دھڑام سے
گر پڑا۔
ناگ واپس بوڑھے انسان کی شکل میں آگیا۔ اس
نے کیپٹن کو ساتھ لیا اور مندر کے تہہ خانے سے باہر آ
گیا۔ باہر آسمان پر ستارے چمک رہے تھے۔ ناگ اور کیپٹن
سیدھے درختوں میں اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف گئے۔ ہیلی کاپٹر
ویسے کا ویسا اپنی جگہ پر موجود تھا۔ وہ ہیلی کاپٹر میں بیٹھ گئے
فرعون مصر کا ننھا سا ماچس کی ڈبی جتنا تابوت بھی ڈیش بورڈ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے خانے میں پڑا تھا۔ کیٹی نے عنبر کو بھی جیب سے نکالا اور سامنے ڈیش بورڈ کے دوسرے خانے میں رکھدیا۔

ناگ نے ہیڈ فون لگا کر فرعونِ مصر کی ممی سے رابطہ پیدا کرنے کی کوشش کی تو فرعون مصر بول پڑا:

"ناگ! یہاں سے نکل چلو۔ یہ جگہ تھوڑی دیر بعد زبردست زلزلے سے تباہ ہونے والی ہے یہاں سے اُڑ جاؤ۔ بڑا خوفناک زلزلہ آنے والا ہے۔"

ناگ نے کیٹی کی طرف دیکھا۔ اور اسے فرعونِ مصر کی وارننگ بتائی۔ کیٹی نے فوراً انجن سٹارٹ کر دیا۔

بے قابو خلائی جہاز

اب خلائی انسان کی خبر لیتے ہیں کہ وہ کہاں پہنچ چکا ہے۔

امریکہ کے زیر زمین تہہ خانے کی ٹائم مشین پر جھکے جھکے اس کے بٹن کو اندر دبائے ہوئے جب سبز روشنی کی چکا چوند ہو گئی تو خلائی انسان تھیوسانگ کے پاس سرخ بالوں والی نوجوان لڑکی جوُلی بھی کھڑی تھی جب زبردست روشنی ہوئی تو خلائی انسان کے ساتھ ساتھ لڑکی جوُلی بھی غائب ہو گئی تھی۔

خلائی انسان کی آنکھیں چکا چوند کر دینے والی سبز روشنی کے ساتھ ہی اپنے آپ بند ہو گئی تھیں۔ اُسے اپنا جسم بے حد ہلکا پھلکا ہو کر فضا میں تیرتا ہوا محسوس ہوا۔ پھر اسے کچھ ہوش نہ رہا۔

جب اس نے آنکھیں کھولیں تو کیا دیکھتا ہے کہ روشن دھوپ میں ایک کشادہ ریتلا میدان ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کچھ فاصلے پر ایک بہت بڑا اہرام مصر ہے۔ لوگ شاہی رتھ پر فرعون مصر کا تابوت رکھے اہرام کی طرف لیے جا رہے ہیں۔ پیچھے شاہی ماتمی جلوس ہے۔ نفریاں اور ڈھول تاشے دردناک انداز میں بج رہے ہیں۔ خلائی انسان کا لباس سفید ہے۔ اس کے ساتھ چار اور مصری جوان سفید لباس پہنے سر جھکائے چلے جا رہے ہیں۔ اردگرد مصری سپاہی نیزے لیے انہیں آگے چلنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ ان کے پیچھے اسی طرح کے سفید لباس والی چار حسین لڑکیاں سر جھکائے چلی آ رہی ہیں۔

خلائی انسان نے اپنے ایک ساتھی سے آہستہ سے پوچھا کہ ہم کہاں جا رہے ہیں۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ان لوگوں کی زبان بڑی آسانی سے بول لیتا تھا خلائی انسان چونکہ سائنسی طور پر انتہائی ترقی یافتہ خلائی سیارے سے تعلق رکھتا تھا اس لیے وہ خوب جانتا تھا کہ ماضی کا زمانہ فضا میں موجود ہے اور اگر کوئی ایسی ٹائم مشین تیار کی جائے جو انسان کے جسم کے الیکٹرون اور مالیکیول کو پیچھے ماضی کی طرف پھینک دے تو وہ ماضی کے تاریخی زمانے میں پہنچ سکتا ہے۔ اس میں خطرہ صرف یہ ہوتا ہے کہ انسان کا جسم جب الیکٹرون میں

تبدیل ہوتا ہے تو یہ الیکٹرون ادھر ادھر بکھر جاتے ہیں۔ لیکن جس ٹائم مشین نے خلائی انسان کو چھ ہزار برس پیچھے ماضی میں پھینک دیا تھا اس نے خلائی انسان کے جسم کے الیکٹرون اور مالیکیول کو بکھرنے نہیں دیا تھا بلکہ ایک جگہ اکٹھے رکھا تھا۔ خلائی انسان کو امریکی لڑکی جولی کا بھی خیال آ رہا تھا کہ نہ جانے وہ کہاں ہوگی اگر وہ بھی اس کے ساتھ ہی غائب ہوئی ہے تو وہ بھی ماضی کے زمانے میں نکل گئی ہوگی۔ مگر اسے یہ علم نہیں تھا کہ امریکی لڑکی جولی کہاں اور کس ملک اور کس زمانے میں پہنچی ہوگی۔ اب خلائی انسان تھوڑا سا گھبرا کر امریکی لڑکی جولی کے ڈیڈی کا خیال بھی آنے لگا۔ وہ بھی ماضی کے کسی دور میں پہنچ چکا تھا۔ خلائی انسان نے جب اپنے ساتھی سے پوچھا کہ ہم کہاں جا رہے ہیں تو اس نے چونک کر خلائی انسان کو دیکھا اور بولا "کیا تمہیں ابھی تک معلوم نہیں کہ فرعون مر گیا ہے اور ہم چار غلام اور چار کنیزوں کو اس کے ساتھ دفن کرنے کے لیے لے جایا جا رہا ہے تاکہ ہم اگلی دنیا میں فرعون کی خدمت کر سکیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خلائی انسان تو حیرت میں گم ہو کر رہ گیا۔ اپنے خلائی سیارے میں اس نے کمپیوٹر پر اس زمین کی ساری ہسٹری پڑھی ہوئی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ یہاں کے پرانے فرعون بادشاہ موت کے بعد کی زندگی پر یقین رکھتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ مرنے کے بعد انسان کی دوسری زندگی شروع ہوتی ہے۔ فرعون بادشاہ اگلی دنیا میں بھی فرعون بن کر حکومت کرتا ہے۔ اس لیے جب فرعون کو اہرام میں دفن کیا جاتا تھا تو اس کے غلاموں اور کنیزوں کو بھی دوسرے ساز و سامان کے ساتھ اہرام میں بند کر دیا جاتا تھا تاکہ یہ لوگ اگلی زندگی میں بادشاہ کی خدمت کر سکیں۔ حالانکہ یہ محض توہمات تھے اور انسان کے ساتھ مرنے کے بعد اگر کوئی چیز ساتھ جاتی ہے تو اس کے اعمال ہوتے ہیں۔ اگر انسان نے نیک عمل کیے ہوں تو یہ نیک عمل انسان کو جنت میں لے جاتے ہیں اگر برے عمل کیے ہوں تو یہ برے عمل اسے دوزخ میں لے جاتے ہیں۔

بہرحال خلائی انسان کو ان باتوں سے زیادہ دلچسپی نہیں تھی۔ وہ تو یہ سن کر پہلے تو پریشان ہو گیا کہ اسے اہرام مصر تک فرعون کے تابوت کے ساتھ ہی دفن کر

دیا جائے گا۔ پھر اسے خیال آیا تو وہ تو صرف اسی صورت میں مر سکتا ہے کہ اگر اس کے دونوں ہاتھوں میں سے کوئی انگلی کاٹ ڈالے۔ اہرام مصر میں دفن ہونے کے بعد بھی وہ زندہ ہی رہے گا۔ لیکن جو بے گناہ غلاموں اور حسین بے قصور لڑکیوں کو کنیزیں بنا کر اس کے ساتھ دفن کیا جا رہا ہے وہ اہرام مصر میں آکسیجن کے ختم ہوتے ہی مر جائیں گی۔ یہ بڑی افسوسناک موت ہو گی۔ آخر ان حسین لڑکیوں اور غلاموں کا کیا قصور ہے۔

خلائی انسان نے فیصلہ کیا کہ وہ ان غلاموں اور بے گناہ حسین مصری لڑکیوں کو اہرام مصر میں مرنے سے بچا لے گا۔ وہ یہ کام اسی وقت باہر رہ کر بھی کر سکتا تھا مگر سپاہی غلاموں کو ہلاک کر ڈالتے یا انہیں دوبارہ پکڑ لیتے۔ چنانچہ بہتر یہی تھا کہ جب فرعون کی لاش کے ساتھ ان غلاموں اور لڑکیوں کو بھی دفن کر دیا جائے اور سارے سپاہی واپس چلے جائیں تو خلائی انسان اپنی خاص طاقت سے کام لے کر انہیں وہاں سے فرار کروانے میں ان کی مدد کرے۔ یوں وہ رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھا کر کسی دوسرے ملک کی طرف بھاگ جائیں گے۔

فرعون کا شاہی ماتمی جلوس ڈھول تاشوں اور نفیریوں کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غم ناک آوازوں میں اہرام مصر کے بڑے دروازے کی ڈھلان اُتر رہا تھا۔ دروازے کے آگے ایک کشادہ راہ داری آ گئی جہاں مصری سپاہی مشعلیں ہاتھوں میں لیے سر جھکائے سوگ کی حالت میں کھڑے تھے۔

دربار کے شاہی اُمراء اور وزیر بڑے دروازے پر ہی رہ گئے۔ فرعون کے تابوت کے ساتھ قوی ہیکل سپاہیوں کا ایک دستہ اور بادشاہ کے قریبی رشتے دار ہی آگے گئے۔ چاروں غلام چاروں کنیزیں تابوت کے پیچھے پیچھے سر جھکائے چلی جا رہی تھیں۔ ان میں خلائی انسان بھی تھا۔ کشادہ راہ داری ختم ہوئی تو اہرام کی وہ اونچی چھت والی بڑی کوٹھڑی آ گئی۔ جہاں مردہ فرعون کی حنوط کی ہوئی لاش کے تابوت کو دفن کرنا تھا۔ یہاں ایک چبوترہ بنا ہوا تھا۔ دیواروں کے ساتھ سونے کا بنا ہوا ایک شاہی رتھ سونے کے برتن، سونے کی چارپائی، سونے ہی سے بنا ہوا ایک تخت، چاندی کے مرتبان اور دوسری چیزیں رکھی تھیں۔ قوی ہیکل سپاہیوں نے اپنی نگرانی میں فرعون کے تابوت کو چبوترے پر رکھوا دیا۔ کاہن اعظم نے اشلوک پڑھنے شروع کر دیے۔

اشلوک ختم ہوئے تو فرعون کے تابوت پر مقدس پانی

چھڑک کر اس کے سرہانے مقدس موم بتی روشن کر دی گئی اس عرصے میں چاروں غلام اور کنیزیں سپاہیوں کی نگرانی میں دیوار کے ساتھ کھڑی رہیں۔ کنیزیں رو رہی تھیں۔ لوگ یہ سمجھتے رہے کہ کنیزیں فرعون کی موت پر آنسو بہا رہی ہیں حالانکہ وہ جوانی میں موت کے منہ میں دھکیل دیے جانے پر رو رہی تھیں۔ خلائی انسان کے پاس کھڑے تینوں غلام چپ چاپ سر جھکائے کھڑے تھے۔ وہ بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے تھے۔ سپاہیوں کا دستہ ننگی تلواریں لیے اہرام کے دروازے پر موجود تھا۔

جب کاہن اعظم نے فرعون کے تابوت کے سرہانے مقدس موم بتی روشن کر دی تو اس نے جھک کر فرعون کی لاش کو آخری بار سجدہ کیا اور قوی ہیکل مصری سپاہیوں کے درمیان اس موت کی کوٹھڑی سے باہر نکل گیا۔ ان کے باہر نکلتے ہی شاہی محل کے خاص انجینئر نے باہر کی دیوار کے طاق میں ہاتھ ڈال کر ایک خاص کل کو گھمایا جس کے فوراً بعد چٹان کی طرح کا ایک بہت بڑے پتھر کا دروازہ اوپر سے گرا اور باہر جانے کا راستہ بند ہو گیا۔ جوں جوں کاہن اعظم اور شاہی سپاہی باہر جا رہے تھے راستے کے تمام دروازے اسی طرح گرا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر بند کرتے جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ اہرام کا آخری بڑا دروازہ آ گیا جس کے باہر چڑھائی تھی۔ اور اوپر دربار کے امراء وزراء اس ماتمی جلوس کا انتظار کر رہے تھے۔ شاہی انجینئر نے اس دروازے کو بھی بند کر دیا۔ اب سینکڑوں مزدوروں نے اس دروازے کی ڈھلان پر ملبہ اور ریت گرا کر اس راستے کو بند کرنا شروع کر دیا۔

جونہی پتھر کی بھاری سِل والا دروازہ اوپر سے چٹان کی طرح گر کر بند ہو گیا تو چاروں حسین کنیزوں نے اونچی آواز میں رونا شروع کر دیا۔ غلام خاموش تھے مگر وہ چبوترے کے ساتھ لگ کر سر جھکائے بیٹھے آہیں بھرتے ہوئے موت کا انتظار کر رہے تھے۔ خلائی انسان بھی ایک طرف خاموش بیٹھا وقت گزرنے کا انتظار کر رہا تھا۔

اس نے کنیزوں کو چپ کرانے کی کوشش کی مگر وہ موت کے خوف سے روئے جا رہی تھیں۔ خلائی انسان نے فضا میں سونگھ کر اور وہاں پر موجود انسانوں کی تعداد کو دیکھ کر اندازہ لگایا کہ یہاں آکسیجن کی جتنی تعداد موجود ہے وہ زیادہ سے زیادہ پانچ گھنٹے تک ان لوگوں کو زندہ رکھ سکے گی۔ تابوت کے سرہانے جو مقدس شمع

جل رہی تھی اس کی وجہ سے آکسیجن زیادہ خرچ ہو رہی تھی۔ خلائی انسان نے شمع کو بجھانا چاہا تو کنیزوں اور غلاموں نے اسے یہ کہہ کر روک دیا کہ یہ مقدس شمع ہے۔ اس کو بجھا دیا تو موت کے بعد ہمیں فرشتے آگ میں جھونک دیں گے۔

خلائی انسان نے ان کی طرف دیکھ کر کہا:

"کیا وہ یہاں سے فرار ہونا پسند کریں گے یا اگلی دنیا میں جا کر فرعون کی خدمت کرنا پسند کریں گے؟"

چاروں کنیزیں اور تینوں غلام خلائی انسان کی طرف منہ پھاڑے تکنے لگے۔ کنیزوں نے رونا بند کر دیا تھا۔ ایک غلام نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا:

"یہاں سے اب ہمیں وہ آدمی بھی نہیں نکال سکتا جس نے اس اہرام مصر کو تعمیر کیا ہے۔ یہ چٹانی دروازہ ایک ہزار گھوڑے مل کر بھی زور لگائیں تو نہیں کھل سکتا اور پھر اس کے آگے کئی دروازے ہیں جو سب کے سب بند ہیں۔"

دوسرا غلام بولا:

"تم ملک شام کے غلام لگتے ہو۔ تمہارا رنگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حماقت ہے۔ کیا تم مرنے والوں سے بھی مذاق کرنا پسند کرتے ہو؟"

ایک کنیز نے کہا:

"اس کی پوری بات تو سن لو۔"

پھر اس حسین کنیز نے خلائی انسان کی طرف دیکھا اور پوچھا:

"بھائی! تم ہمیں یہاں سے کیسے نکال سکتے ہو؟"

خلائی انسان نے بڑے اطمینان سے اپنا سوال پھر دہرایا:

"میرے سوال کا جواب تم لوگوں نے ابھی تک نہیں دیا۔ مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم یہاں سے نکلنا چاہتے ہو یا اگلی دنیا میں جا کر اپنے بادشاہ کی خدمت کرنا چاہتے ہو؟"

اس حسین کنیز نے فوراً جواب دیا:

"میں یہاں سے نکلنا چاہتی ہوں۔ میں جوان ہوں، خوبصورت ہوں۔ ابھی میری شادی نہیں ہوئی۔ میں نہیں مرنا چاہتی۔"

دوسری کنیز نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا

ب غلام نے خلائی انسان تھیوسانگ سے سوال کیا۔

"مگر تم نے ابھی تک ہمیں یہ نہیں بتایا کہ تم ہمیں یہاں سے کیسے باہر نکالو گے؟ کیا تم جادوگر سامری کے بیٹے ہو؟"

دوسرا غلام آہ بھر کر بولا:

"اس اہرام سے تو ہمیں خود جادوگر سامری بھی باہر نہیں نکال سکتا۔ بھائیو! خاموشی سے اپنی اپنی موت کا انتظار کرو۔ اس آدمی کا دماغ پھر گیا ہے جو ایسی باتیں کرتا ہے۔ اس پر موت کا زیادہ خوف سوار ہے۔"

خلائی انسان مسکرایا، بولا:

"پہلے یہ بتاؤ کہ اگر میں نے تمہیں اس موت کے اہرام سے نکال دیا تو تم مصری سپاہیوں کے ہتھے تو نہیں چڑھ جاؤ گے؟"

تینوں غلام اس کا منہ تکنے لگے کہ یہ شامی غلام کس قسم کی باتیں کر رہا ہے۔ مگر وہ خلائی انسان کے لہجے سے یقیناً متاثر ہو رہے تھے۔ کیونکہ خلائی انسان کے انداز میں اعتماد اور گہرا یقین تھا۔

ایک کنیز نے کہا:

"دروازے کی طرف سپاہیوں کا پہرہ رات بھر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہتا ہے۔ اہرام کی پچھلی طرف کوئی سپاہی نہیں
ہوتا۔"

ایک غلام بولا:

"یہ شخص دیوانہ ہو گیا ہے۔ اس کی باتوں کا
اعتبار کیوں کرتی ہو۔ موت ہمارا مقدر بن چکی
ہے اور وہ آ رہی ہے۔"

وقت گزرتا گیا۔ تین گھنٹوں کے بعد کوٹھڑی کی
آکسیجن کافی ختم ہو چکی تھی اور سارے غلام اور کنیزیں
بڑی مشکل سے سانس لینے لگی تھیں۔ ان کے سانس اکھڑنے
لگے تھے۔ خلائی انسان نے محسوس کیا کہ اب اہرام کے
باہر رات کی تاریکی چھا چکی ہو گی تو وہ اپنی جگہ
سے اٹھا۔ غلام اور کنیزیں ریت پر لیٹی موت کا
انتظار کر رہی تھیں۔

خلائی انسان اہرام کی اس دیوار کے پاس آ گیا جو
پیچھے کی طرف تھی۔ وہ دیوار کے ایک ایک پتھر کو
ہاتھ لگا کر ان کا جائزہ لینے لگا۔ بیٹھے ہوئے نیم
مردہ غلام اور کنیزیں نیم مردہ
آنکھوں سے اسے تک رہی تھیں۔ خلائی انسان نے
اپنا آپریشن تیز کر دیا۔ کیوں کہ اہرام کی اس کوٹھڑی میں

کئی کئی فٹ چوڑے بڑے بڑے پتھر لگے تھے۔ یہ
پتھر اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتے تھے۔ خلائی انسان
عقیوسانگ کو انہیں ہلانے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔
اس نے ایک پتھر کو چن لیا۔ اس کے سامنے کھڑے
ہو کر خلائی انسان نے ایک آنکھ بند کر کے اپنی
انگلی آہستہ سے چٹان ایسے پتھر کے ساتھ لگا دی۔

ایک سیکنڈ کے اندر اندر وہ چٹان ایسا پتھر ایک
دم سے صابن کی ٹکیا جتنا چھوٹا ہو گیا۔ اس کے چھوٹا
ہوتے ہی وہاں ایک بہت بڑا چوکور سوراخ نمودار
ہو گیا جس میں سے باہر کی تازہ ہوا اندر آنا شروع
ہو گئی۔ تازہ ہوا لگتے ہی کنیزوں اور غلاموں نے
گہرے گہرے سانس لینے شروع کر دیئے۔ تازہ ہوا
پھیپھڑوں میں گئی تو ان کو ہوش آ گیا۔ وہ سارے
اٹھ کر بیٹھ گئے اور موم بتی کی روشنی میں دیوار میں
اس بڑے چوکور سوراخ کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے تکنے
لگے جو خلائی انسان نے بنا دیا تھا اور جس میں سے
آتی ہوئی تازہ ہوا میں موم بتی کو آہستہ آہستہ کانپنے
لگی تھی۔ کنیزیں خوشی سے دیوانہ وار اٹھ کر سوراخ
کے پاس آ گئیں۔ غلام بھی وہاں آ گئے۔ وہ بھی خلائی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انسان کو دیکھتے اور کبھی اس سوراخ کو جو دیوار میں بن چکا تھا۔

"تم ۔ تم ضرور کوئی آسمانی دیوتا ہو جو ہماری مدد کو ہمارے پاس آئے تھے۔"

غلاموں اور کنیزوں نے خلائی انسان کے آگے سجدہ کر دیا۔ خلائی انسان نے کہا:

"یہ تم کن باتوں میں وقت ضائع کرنے لگے۔ میں نے تمہارے لیے راستہ کھول دیا ہے۔ اب میرے ساتھ آؤ۔ یہاں سے فرار ہو جائیں۔"

خلائی انسان سوراخ میں سے دوسری طرف نکل گیا۔ غلام اور کنیزیں اس کے پیچھے پیچھے تھیں۔ آگے ایک تاریک راہ داری تھی۔ یہاں باقاعدہ کسی خفیہ جگہ سے ہوا آ رہی تھی۔ خلائی انسان نے دیکھا کہ آگے پھر ایک دیوار تھی۔ ہوا اس دیوار میں سے کسی جگہ سے آ رہی تھی۔ ایک غلام نے کہا کہ یہاں انجینئروں نے ایک سوراخ ہوا کے لیے رکھا ہوتا ہے تا کہ اگر کبھی آسمانوں سے فرعون سیر کرتے اپنے اہرام میں آئے تو اسے یہاں تازہ ہوا مل سکے۔

خلائی انسان نے اس غلام کی بات کی طرف کوئی

توجہ نہ دی۔ وہ دیوار میں وہ جگہ تلاش کر رہا تھا جہاں سے ہوا آ رہی تھی۔ یہ ایک نالی تھی جو دیوار میں بنا دی گئی تھی۔ یہاں اندھیرا تھا۔ خلائی انسان نے ایک آنکھ بند کی اور اپنی انگلی اس نالی پر رکھ دی۔ اس نالی کے اوپر جو بڑا پتھر لگا تھا وہ ایک دم سے چھوٹا سا روڑا بن کر خلائی انسان کے ہاتھ میں آ گیا۔ یہاں جو سوراخ پیدا ہوا وہاں سے باہر آسمان کے ستارے نظر آ رہے تھے۔ تازہ ہوا کا ایک بھرپور جھونکا اندر آ گیا۔ غلام اور کنیزیں فوراً اہرام سے باہر نکل کر ٹھنڈی ریت پر بیٹھ گئیں۔ خلائی انسان نے باہر نکلتے ہی پہلا کام یہ کیا کہ چھوٹا پتھر واپس اسی جگہ سوراخ میں رکھا اور دوسری آنکھ بند کر کے اس کے ساتھ انگلی لگائی۔ وہ پتھر ایک دم سے بڑا ہو گیا اور دیوار وہاں سے پہلے کی طرح بند ہو گئی۔

غلام اس کے آگے جھک گئے۔

"اے دیوتا! تم عظیم ہو۔ تم نے ہمیں نئی زندگی دی ہے۔"

حسین کنیز نے خلائی انسان کا ہاتھ چوم لیا۔

"عظیم دیوتا! تجھ پر مقدس سورج کی روشنی سدا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چمکتی رہے۔ تو نے میری جان بچالی۔ اب مجھے
ملک قرطاجنہ میں بھی پہنچا دے جہاں میری
بوڑھی ماں میرے غم میں مرجائے گی۔"

خلائی انسان نے اس سے پوچھا:

"تمہارا نام کیا ہے؟"

قرطاجنہ کی سیاہ فام مگر انتہائی چمکیلی آنکھوں والی کنیز
نے کہا:

"میرا نام سارھتی ہے۔ مجھے میرے گھر سے اغوا
کر کے فرعون مصر کے محل میں فروخت کر دیا
گیا تھا۔"

خلائی انسان نے دوسرے غلاموں اور کنیزوں سے
پوچھا کہ کیا وہ یہاں سے اپنے طور پر اپنے اپنے ملک
کی طرف چلے جائیں گے۔ سب نے کہا کہ ہم چلے جائیں
گے تم سارھتی کو اس کے گھر پہنچا دو کیوں کہ اس کا
یہاں کوئی نہیں ہے۔ خلائی انسان نے سارھتی کو ساتھ
لیا اور صحرا میں ستاروں کی روشنی میں ایک طرف روانہ
ہو گیا۔ دوسرے غلام اور کنیزیں بھی وہاں سے دیکھتے دیکھتے
صحرا میں چھوٹے بڑے ٹیلوں کی طرف گم ہو گئیں۔

کنیز سارھتی نے کچھ دور چلنے کے بعد خلائی انسان

سے کہا:

"ہم اس طرح پیدل زیادہ دور تک نہیں چل
سکیں گے۔ ادھر کچھ فاصلے پر ایک گاؤں ہے۔
وہاں سے ہمیں اونٹ مل جائے گا۔ میں اپنے
کان کی بالی فروخت کر کے اونٹ خرید لوں گی۔"

کنیز سارھتی خلائی انسان کو ساتھ لے کر راتوں رات
گاؤں میں پہنچ گئی۔ وہ اس گاؤں سے واقف تھی۔ گاؤں
کے باہر ہی ایک کچا مکان تھا۔ اس کے احاطے میں
چار اونٹ بیٹھے جگالی کر رہے تھے۔ سارھتی نے مکان
کے اندر جا کر ایک حبشی عورت سے بات کی اور
اپنے کان کی بالی اتار کر دی اور ایک اونٹ پر کجاوا
ڈلوا کر مکان کے احاطے سے نکال کر خلائی انسان کے
پاس لے آئی۔ وہ دونوں اونٹ پر بیٹھ گئے اور اونٹ
نے صحرا میں ملک شام کی طرف اپنا سفر شروع کر
دیا۔ راستے میں کنیز سارھتی نے کئی بار خلائی انسان سے
دریافت کرنے کی کوشش کی کہ اگر وہ کوئی دیوتا نہیں
ہے تو پھر اس نے دیوار میں سوراخ کیسے کر دیا؟ خلائی
انسان نے سارھتی سے کہا:

"ان باتوں کو بھول جاؤ اور خاموشی سے میرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ساتھ سفر کرو۔"

سارہ بھی چپ ہو گئی۔

O

اب اس سرخ بالوں والی امریکن لڑکی جولی کا حال سنو جو خلائی انسان کے ساتھ ہی ٹائم مشین میں غائب ہوئی تھی۔ وہ بھی سبز روشنی کی چکا چوند کے ساتھ ہی نیم بے ہوش ہو گئی۔ اسے اپنا آپ ہوا میں اُڑتا ہوا محسوس ہوا پھر اسے کچھ ہوش نہ رہا۔

جب اس کو ہوش آیا اور اس کی آنکھ کھلی تو یہ دیکھ کر پریشان ہو گئی کہ وہ ایک شاندار محل کے حسین ترین باغ میں سنگ مرمر کے حوض کنارے گھاس پر بیٹھی ہے۔ اس کے کپڑے وہ نہیں ہیں جو امریکہ میں اس نے پہن رکھے تھے۔ بلکہ اس نے قدیم زمانے کی لڑکیوں کا لباس پہن رکھا ہے اور اس کے سرخ بالوں میں سفید پھول لگے ہیں۔ سامنے حوض کے دوسرے کنارے چاندی کے تخت پر دو سیاہ بالوں والی لڑکیاں بیٹھی پھولوں کے ہار بنا رہی ہیں۔ انھوں نے اپنے سروں پر چھوٹے چھوٹے سونے کے تاج پہن رکھے ہیں۔ جولی بڑی

حیرانی سے کبھی محل کو تکتی، کبھی اپنے لباس کو اور کبھی ان شہزادیوں کو دیکھتی۔ اچانک ان شہزادیوں میں سے ایک کی نظر جولی پر پڑ گئی۔ اس نے دوسری شہزادی کو متوجہ کیا۔ دونوں اٹھ کر جولی کے پاس آئیں اور اس کے سرخ بالوں پر ہاتھ پھیر کر خوش ہوئیں۔ ایک نے دوسری سے کہا

"یہ تو آسمان کی کوئی پری ہے۔ جس کو دیوتاؤں نے ہمارے بھائی کے لیے بھیجا ہے۔"

جولی امریکی لڑکی تھی۔ وہ انگریزی کے سوا کوئی زبان نہیں جانتی تھی۔ یہ دونوں لڑکیاں تاریخ کی کوئی قدیم ترین زبان بول رہی تھیں مگر جولی ان کا ایک ایک لفظ سمجھ رہی تھی۔

دوسری شہزادی نے کہا:

"دیوتاؤں نے ہماری دعا سن لی۔ ہمارے شاہی محل کے لیے ایک ملکہ بھیج دی۔ ہم نے سرخ بالوں والی ملکہ کے لیے ہی دعا کی تھی۔ یہ تو بے حد حسین بھی ہے۔"

پہلی شہزادی نے جولی کے پاس بیٹھ کر اس کے حسین سرخ بالوں پر ہاتھ پھیر کر پوچھا:

"حسین ملکہ! تمھیں دیوتاؤں نے ہمارے پاس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھیجا ہے نا؟"

جولی پہلے تو خاموش رہی۔ یہ اس قسم کا زبردست اور دھماکہ خیز تجربہ تھا کہ وہ ابھی اسی کے اثر میں تھی۔ مگر پیارے بچو یورپ اور امریکہ کے لڑکے لڑکیوں میں اعتماد بہت ہوتا ہے اور وہ مصیبت میں گھبراتی بالکل نہیں جیسا کہ ہمارے ہاں کے اکثر بچے بچیاں بھی مصیبت میں نہیں گھبرائیں اور خدا پر بھروسہ رکھتی ہیں۔ جولی نے کہا:

"ہاں - مجھے - مجھے دیوتا نے بھیجا ہے۔"

یہ جملہ جولی نے انہی کی زبان میں ادا کیا تھا اور جولی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس نے ان کی زبان میں کیسے بات کر لی ہے۔ جولی کی عمر اگرچہ اٹھارہ انیس برس کے قریب تھی لیکن وہ ایک پڑھی لکھی اور باشعور امریکی لڑکی تھی اور ۱۹۹۰ عیسوی کے سائنسی عروج کے امریکہ میں پیدا ہوئی اور سائنس کالج میں پڑھ چکی تھی۔ وہ ایک سائنس دان کی بیٹی بھی تھی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ ٹائم مشین کی وجہ سے تاریخ کے پرانے دور میں آ گئی ہے۔ یہ مشین اس کا سائنس دان ڈیڈی اس کے سامنے تیار کر رہا تھا کہ خود بھی غائب ہو گیا۔ جولی

کو ایک خوشی یہ بھی تھی کہ اس طرح سے وہ پرانے زمانے میں اپنے ڈیڈی کو بھی تلاش کر لے گی۔ اس کے دل میں خلائی انسان کا بھی خیال تھا جس کو لے کر وہ ٹائم مشین میں داخل ہوئی تھی۔ چنانچہ اس نے فضول سوال جواب سے بچنے کے لیے ان دونوں شہزادیوں کو یہی کہا کہ ہاں مجھے دیوتا نے بھیجا ہے۔ جولی کو ان شہزادیوں نے بتایا کہ دیوتاؤں نے اسے ملک یونان کے بادشاہ کے محل میں بھیجا ہے جو ہمارا باپ ہے۔ وہ بوڑھا ہو چکا ہے اور اب اپنے جوان بیٹے سباکو کے لیے کسی سرخ بالوں والی شہزادی کی تلاش میں ہے۔ سباکو ہمارا بھائی ہے۔ ایک نجومی نے ہمیں بتایا ہے کہ اگر ہمارے بھائی کو سرخ بالوں والی شہزادی مل جائے گی تو وہ سو سال تک زندہ رہے گا۔ شہزادیاں جولی کو لے کر خوشی خوشی محل کی طرف چلیں۔

○

اب ہم ناگ اور کیپٹن کے ہیلی کاپٹر کی طرف چلتے ہیں۔

ناگ بوڑھے انسان کی شکل میں ہیلی کاپٹر میں بیٹھا ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی ہیلی کاپٹر چلا رہی ہے۔ عنبر چھوٹا ہو کر سامنے پڑا ہے۔ اس کے دوسرے خانے میں فرعون مصر کا ماچس کی ڈبیا جتنا تابوت رکھا ہے۔ کیٹی کا ہیلی کاپٹر زمین سے کافی بلندی پر ماریا کی تلاش میں اڑا چلا جا رہا ہے۔ نیچے ساری زمین پر پانی ہی پانی ہے۔ کہیں کوئی شہر کوئی گاؤں کوئی انسان، کوئی جانور کوئی چیز نظر نہیں آ رہی ہے۔ عالمی ایٹمی جنگ نے اس سارے علاقے کو بھی تباہ و برباد کر دیا ہے۔ کوہ ہمالیہ کی پگھلی ہوئی برفوں کے اربوں ٹن پانی نے قیامت کا طوفان بن کر سارے ملک کو ڈبو دیا ہے۔

ناگ کا بوڑھا جھریوں بھرا چہرہ دیکھ کر کیٹی کی آنکھوں میں بار بار آنسو آ جاتے۔ کتنا پیارا جوان تھا کہ بڈھا کھوسٹ ہو گیا ہے۔ ناگ کا سر جھکا ہوا تھا اور وہ بوڑھے آدمیوں کی طرح اونگھ رہا تھا۔ کیٹی ہیلی کاپٹر کو اب کافی نیچے لا کر اڑا رہی تھی۔ اسے ماریا کی کہیں پر بھی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ اڑتے اڑتے دن کی روشنی ختم ہونے لگی۔ سورج غروب ہو گیا۔ پھر شام کی ہلکی ہلکی تاریکی پھیل گئی۔

اچانک کیٹی کی نظر دور ایک جگہ نیلی روشنی پر پڑی

جو کبھی جلتی تھی اور کبھی بجھ جاتی تھی۔ کیٹی نے ناگ کو جگا کر وہ روشنی دکھائی۔

ناگ نے اس طرف غور سے دیکھا اور کہا:

"کیٹی! یہاں اتر چلو۔ ہو سکتا ہے کوئی آبادی ہو اور ماریا کا کچھ سراغ مل جائے۔"

کیٹی نے کہا:

"ٹھیک ہے۔ ہیلی کاپٹر کی گیس بھی ختم ہونے والی ہے۔ اُمید ہے یہاں سے گیس بھی مل جائے گی۔"

کیٹی ہیلی کاپٹر کو وہاں لے آئی جہاں نیلی روشنی ہو رہی تھی۔ یہ روشنی ایک پہاڑی کے قریب سے آ رہی تھی۔ کیٹی نے کچھ فاصلے پر ہیلی کاپٹر زمین پر اتار دیا۔ ناگ نے کیٹی سے کہا:

"فرعون مصر کا تابوت اور عنبر کو بھی ساتھ لے لو کوئی خبر نہیں کہ کیا واقعہ پیش آ جائے اور ہم عنبر سے جدا ہو جائیں۔"

عنبر کو کیٹی نے اپنی جیب میں اور فرعون مصر کے تابوت کو ناگ نے اپنی جیب میں رکھ لیا۔ وہ نیلی روشنی کی طرف چلنے لگے۔ اندھیرا آہستہ آہستہ گہرا ہو رہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا۔ ناگ چونکہ بوڑھا ضعیف ہو گیا تھا اس لیے کمر کو جھکا کر ہولے ہولے چل رہا تھا۔ قریب جا کر کیٹی اور ناگ نے دیکھا کہ یہ نیلی روشنی ایک تکونے خلائی جہاز کے اوپر سے نکل رہی تھی۔ ایک مدت کے بعد کسی خلائی جہاز کو دیکھ کر کیٹی بہت حیران ہوئی:

"ناگ! یہ کسی خلائی مخلوق کا خلائی جہاز ہے۔"

ناگ بولا: "ہمیں یہاں سے دور ہٹ جانا چاہیے۔"

کیٹی نے کہا: "معلوم ہوتا ہے اس دنیا کی تباہی کی خبر پا کر خلائی سیارے سے کوئی خلائی مخلوق اپنا جہاز لے کر یہاں آئی ہے۔ چلو چل کر دیکھتے ہیں یہ کون لوگ ہیں۔"

"خدا کے لیے اُدھر مت جانا۔" ناگ بولا:

کیٹی نے ہنس کر کہا:

"ناگ بھیا! بڈھے ہو کر تم بزدل ہو گئے ہو۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ ہماری دوست مخلوق ہو اور ان کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس سے عنبر پھر سے بڑا ہو جائے اور تم بھی پھر سے جوان بن جاؤ۔"

یہ بات ناگ کی سمجھ میں آ گئی۔ وہ خلائی جہاز کی

طرف چلے۔ خلائی جہاز دو منزلہ مکان جتنا بڑا تھا۔ اس کی شکل تکونی تھی۔ وہ ایک جگہ لمبی لمبی فولادی ٹانگوں پر کھڑا تھا اور ایک سیڑھی نیچے لٹک رہی تھی۔ کیٹی نے نیچے جا کر خلائی زبان میں آواز دی۔ اوپر سے کسی نے جواب نہ دیا:

کیٹی نے کہا: "چلو اوپر چلتے ہیں۔"

ناگ نے ڈرتے ڈرتے اس کے پیچھے سیڑھی پر قدم رکھا۔ وہ خلائی جہاز کے اندر آ گئے۔ کیٹی نے ایک ایک چیز کو غور سے دیکھا۔ جہاز کی دو منزلیں تھیں۔ دونوں کی دونوں منزلیں خالی تھیں۔ خلائی جہاز میں کوئی خلائی مخلوق نہیں تھی۔ اچانک کیٹی کی نگاہ دیوار پر لگی الومینیم کی پلیٹ پر پڑی۔ اس نے گھبرا کر کہا:

"یہ لوگ تو اس دنیا کی دشمن مخلوق ہے اور یہاں سے بچی کھچی آبادی اور درختوں کا رس نچوڑ کر اکٹھا کرنے آئی ہے۔ یہ دیکھو اس پلیٹ پر یہی لکھا ہے خلائی زبان میں۔ یہ دنیا ان کا ٹارگٹ ہے۔"

ناگ نے کہا:

"جلدی سے اس خلائی جہاز سے اُتر چلو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ دوسری منزل سے تیزی سے نیچے آئے کہ باہر نکل چلیں۔ وہ دروازے کے پاس پہنچے تو انہیں قریب ہی خلائی مخلوق نظر آئی۔ یہ ایک عجیب قسم کی بدصورت مخلوق تھی۔ ان کی تین ٹانگیں اور لومڑ ایسے سر تھے۔ جن میں ایک آنکھ تھی اور لمبے دانت باہر نکلے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں خلائی پستول تھے۔ انہوں نے بھی اپنے خلائی جہاز میں دو انسانوں کو دیکھ لیا تھا اور اس طرف دوڑے۔

کیپٹن نے چلا کر کہا،

"ناگ پیچھے ہٹ جاؤ۔ یہ مخلوق تمہیں مار ڈالیگی"۔

یہ کہتے ہی کیپٹن نے دیوار سے لگا ایک بٹن دبا دیا۔ فوراً ایلومونیم کی سیڑھی جو باہر لٹک رہی تھی۔ اوپر آ گئی اور خلائی جہاز کا مضبوط فولادی دروازہ بند ہو گیا۔ باہر سے خلائی مخلوق نے شور مچا دیا اور اپنی خلائی پستولوں سے جہاز پر فائرنگ شروع کر دی۔ زبردست دھماکوں کے ساتھ پستولوں سے نکلی ہوئی لیزر شعاعیں جہاز کی دیوار سے ٹکرا رہی تھیں۔ مگر دیوار اتنی مضبوط تھی کہ اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

کیپٹن بھاگ کر دوسری منزل میں انجن روم میں آ گئی۔

بوڑھا ناگ آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھتا اوپر آ رہا تھا۔

کیپٹن خلائی جہازوں کی ساری تکنیک جانتی تھی۔ وہ خود کبھی خلائی جہاز چلایا کرتی تھی۔ اس نے انجن روم میں آتے ہی کتنے ہی بٹن آن کر دیئے۔ انجن روم میں روشنی ہو گئی اور ڈائیل پر ان گنت چھوٹے چھوٹے نیلے پیلے بلب جلنے بجھنے لگے۔ کیپٹن نے ایک بٹن کو دبایا تو خلائی جہاز کے نیچے سے طوفانی شور اٹھا اور خلائی جہاز کی تینوں ٹانگیں اندر کو چلی گئیں اور خلائی جہاز نے آہستہ آہستہ اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ خلائی مخلوق نیچے سے اسی طرح فائرنگ کر رہی تھی مگر جہاز تھوڑا اوپر جا کر تیزی سے فضا میں بلند ہوا اور پھر ستاروں کی طرف طوفانی رفتار کے ساتھ اڑتا ہوا خود بھی ایک ستارہ نظر آنے لگا۔ ناگ نے چلا کر کہا "کیپٹن! یہ تم کہاں خلا میں جا رہی ہو؟"

کیپٹن نے گھبرا کر کہا،

"ناگ! جہاز میرے کنٹرول سے باہر ہو چکا ہے۔ میں کچھ نہیں کر سکتی"۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خلائی آسیب

خلائی جہاز دائیں بائیں ڈول رہا تھا۔

وہ تیس ہزار کلو میٹر کی رفتار سے زمین کی کشش سے نکل کر خلا کی طرف بڑھ رہا تھا۔ زمین کی کشش والی خلا سے نکلنے کے لیے کسی بھی خلائی جہاز یا راکٹ کو کم از کم چودہ ہزار میل فی گھنٹہ کی سپیڈ کی ضرورت ہوتی ہے مگر یہ خلائی جہاز ہماری زمین کے سائنسدانوں نے نہیں بنایا تھا۔ یہ کسی نامعلوم خلائی سیارے کا جہاز تھا اور اس کی رفتار بہت تیز تھی۔ کیپٹ نے اس سے پہلے اس قسم کا جہاز کبھی نہیں دیکھا تھا۔ بوڑھا ناگ کیپٹ کی ساتھ والی سیٹ پر بیلٹ باندھے بیٹھا تھا۔ اس نے کیپٹ سے کہا:

"اسے کنٹرول کر کے نیچے زمین کی طرف لے جانے کی کوشش کرو۔"

کیپٹ نے کئی ایک بٹن کھولے اور دبائے۔ راڈ کو آگے

پیچھے کیا مگر کوئی فرق نہ پڑا۔ خلائی جہاز بے قابو ہو کر اوپر ہی اوپر زمین سے دُور ہی دُور ہوا جا رہا تھا۔ کیپٹ نے کہا:

"ناگ! اس کی مشینری میری سمجھ سے باہر ہے۔ یہ ہمیں زمین سے دُور لیے جا رہا ہے۔"

ناگ نے کہا:

"یہ زمین کی کشش والی سرحد سے نکل کر کہاں جائے گا۔"

کیپٹ بولی: "ہو سکتا ہے یہ خلا میں آگے نکل جائے اور ہو سکتا ہے کہ زمین کی کشش اسے اپنے مدار میں داخل کر لے۔ اس صورت میں یہ زمین کے گرد گھومنا شروع کر دے گا۔"

کیپٹ کا اندازہ درست نکلا۔ خلائی جہاز چند سیکنڈوں میں زمین کے اس حصّے سے نکل گیا جس میں زمین کی کشش ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اوپر خلا میں داخل ہونے کی بجائے وہ زمین کے مدار میں گھوم گیا اور اس نے زمین کے گرد چکر لگانا شروع کر دیا۔

ناگ بولا: "اب اسے زمین کی طرف موڑنے کی کوشش کرو۔ ہم خلا میں جا کر کیا کریں گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا زمین پر ہے۔ ہمیں اسے تلاش کرنا ہے۔"

کیٹی نے مشین کیبن میں جا کر جہاز کو زمین کی طرف موڑنے کی کوشش شروع کر دی۔ وہ ان مشینوں سے واقف تھی۔ کچھ پینل اور ڈائل اس کی سمجھ میں نہیں آ رہے تھے۔ وہ ایک ایک پرزے اور آلے کو جانچ رہی تھی۔ اس نے کمپیوٹر پر فیڈ ڈیٹا کو بھی بار بار دہرایا لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ جہاز اسی طرح زمین کے ساتھ ساتھ گردش کر رہا تھا، گھوم رہا تھا۔ سامنے والے چھوٹے سے خانے سے عنبر کی باریک آواز آئی:

"ناگ! ہم کہاں آ گئے ہیں؟"

ناگ نے عنبر کو خانے میں سے نکال کر اپنی ہتھیلی پر رکھا اور کانپتی ہوئی بوڑھی آواز میں سارا ماجرا سنایا کہ ہم خلائی جہاز میں ہیں اور جہاز زمین کے مدار کے گرد گھوم رہا ہے۔ عنبر نے ناگ کی طرف دیکھ کر بڑے دکھ بھرے لہجے میں کہا:

"ناگ! تم ایک دم بوڑھے ہو گئے ہو۔ مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا۔"

ناگ نے کہا:

"تم بھی تو بچے کی انگلی کے برابر بن گئے ہو

ہم اپنی طویل زندگی کے ایک بالکل ہی نئے اور انوکھے تجربے سے گزر رہے ہیں۔ لیکن فکر کی کوئی بات نہیں۔ مصیبت آتی ہے تو پھر گزر بھی جاتی ہے۔ بس انسان کو صبر اور ہمت سے کام لینا چاہیے۔"

عنبر کہنے لگا:

"میرے بڑے ہونے کی اب کوئی امید نہیں ناگ کیوں کہ جس خلائی انسان نے مجھے بڑا کرنا تھا وہ خود کہیں گم ہو چکا ہے۔"

ناگ نے کہا:

"اس وقت ہماری کوشش تو صرف یہ ہے کہ کسی طرح جہاز کو نیچے زمین کی طرف لے جائیں۔"

"کیٹی کیا کر رہی ہے؟" عنبر نے پوچھا۔

"وہ انجن روم میں ہے اور جہاز کا رخ زمین کی طرف پھیرنے کی کوشش میں ہے۔"

عنبر نے پوچھا:

"اور فرعون مصر کا تابوت کہاں ہے؟"

"وہ تمہارے ساتھ والے خانے میں ہے۔ مگر وہ کوئی بات نہیں کرتا۔ وہ بالکل خاموش ہو گیا ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے عنبر کو ماریا کے بارے میں ساری صورتحال
بتائی کہ وہ زمین پر کسی جگہ موجود ہے اور ہم لے
واپس جا کر تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔

عنبر نے باریک آواز میں کہا:

"اگر ہم زمین پر پہنچ سکے تب۔ مجھے نہیں امید
کہ یہ خلائی جہاز اب زمین کی طرف جائے۔"

اتنے میں کیٹی کیبن میں داخل ہوئی۔ اس کے چہرے
پر پریشانی تھی۔

"ناگ میں جہاز کو کنٹرول کرنے میں ناکام ہو
گئی ہوں۔"

عنبر نے کیٹی کو دیکھا تو بولا:

"ایک بار پھر کوشش کرو۔"

"تم کہتے ہو تو کوشش کر کے دیکھ لیتی ہوں۔"

یہ کہہ کر کیٹی ایک بار پھر المونیم کا دروازہ کھول
کر انجن روم میں چلی گئی۔

عنبر نے ناگ سے کہا:

"فرعون مصر کے تابوت کو باہر نکالو۔ میں اس
سے بات کروں گا۔ ہو سکتا ہے وہ مجھ سے
بات کرے۔"

ناگ نے دوسرے خانے میں سے ماچس کے سائز
کا فرعون مصر کا تابوت نکالا اور عنبر کے پاس ہی اپنی
ہتھیلی پر رکھ دیا۔ عنبر نے اپنی منحنی اور کمزور آواز
میں فرعون مصر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"مقدس فرعون مصر! کیا تم اس حالت میں ہو کہ
مجھ سے بات کر سکو؟"

فرعون مصر کے تابوت میں سے ممی کی باریک آواز
عنبر کو سنائی دی:

"عنبر! تم لوگ ایک بہت بڑی مشکل میں
پھنسنے والے ہو۔"

"وہ کون سی مشکل ہے؟" عنبر نے سوال کیا۔
"کیا تم مجھے اس کے بارے میں کچھ بتا
سکتے ہو؟"

فرعون مصر کے تابوت میں سے آواز آئی:

"نہیں بتا سکتا۔ کیوں کہ میں ایک تاریک سائے
کو تم لوگوں کی طرف بڑھتا دیکھ رہا ہوں۔
مگر اس تاریک سائے میں کیا چیز چھپی ہوئی
ہے؟ میں یہ خود بھی نہیں جانتا۔"

ناگ بھی کچھ بے چین سا ہو گیا کہ خدا جانے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیا مصیبت آنے والی ہے۔ اچانک جہاز کو ایک زبردست جھٹکا لگا اور اس کی رفتار ایک دم تیز ہو گئی۔

ناگ نے کہا:

"کیٹی نے کوئی راکٹ چلا دیا ہے۔ میرا خیال ہے ہم زمین کی طرف جا رہے ہیں۔"

فرعون مصر کی باریک آواز آئی:

"تمہارا جہاز خلاء کی طرف اوپر کو جا رہا ہے۔"

اب جو ناگ نے شیشے میں سے باہر دیکھا تو زمین کا گولہ بڑی تیز رفتاری سے خلائی جہاز سے دور ہوتا جا رہا تھا۔ زمین چھوٹی ہونے لگی تھی۔

کیٹی گھبرائی ہوئی کیبن میں آئی:

"ناگ! غلطی سے ایک ایسا راکٹ فائر ہو گیا ہے جو ہمیں لے کر اوپر جا رہا ہے۔ اب ہم کیا کریں؟"

ناگ نے عنبر سے کہا:

"فرعون مصر کی پیش گوئی درست نکلی عنبر! ہم خلا میں جا رہے ہیں۔ کچھ معلوم نہیں کہ ہم اب کس سیارے کس دنیا میں پہنچ جائیں گے۔"

عنبر نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور کہا:

"مجھے میرے خانے میں بند کر دو۔ میں کچھ نہیں سننا چاہتا۔"

ناگ نے عنبر کو سامنے والے خانے میں بند کر دیا۔ دوسرے خانے میں اس نے فرعون مصر کے تابوت کو رکھ دیا اور کیٹی سے کہا:

"باہر کی فضا تاریک ہو گئی ہے۔ آسمان کا رنگ کالا پڑ رہا ہے اور زمین ایک نیلا گنبد نظر آنے لگی ہے۔ یہ ہم کہاں جا رہے ہیں؟ تم خلائی لڑکی ہو تم کچھ بتاؤ۔"

کیٹی اپنی کاسمونوٹ سیٹ پر بیٹھی سامنے کمپیوٹر اور راڈار پر ابھرنے والے لفظوں اور بل کھاتی سبز لکیروں کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار تھے۔ وہ بار بار بٹنوں کو دباتی۔ اس نے پریشر ڈائیل کو دیکھا۔ خلائی جہاز کا پریشر یعنی دباؤ بالکل اپنی زمین کی فضا کے دباؤ جتنا تھا۔

پیارے بچو! ہم آپ کو پہلے بھی ایک بار بتا چکے ہیں کہ ہماری زمین کے ارد گرد ساٹھ ستر میل چوڑی ایک پٹی ہے جس میں صرف زمین کی کشش ہی نہیں ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بلکہ دباؤ بھی ہے۔ یہ دباؤ بالکل ایسا ہے جس طرح کوکا کولا کی بوتل کو دباؤ سے بند کیا ہوتا ہے۔ اسی دباؤ کی وجہ سے ہمارے جسم کے اندر جو خون ہے وہ ہمارے جسم میں دبا رہتا ہے اور ہمارے جسم کے ذریعے خلیے اور الیکٹرون ایک دوسرے کے ساتھ جڑے رہتے ہیں۔ اگر فضا میں سے دباؤ ختم ہو جائے تو ہمارے جسم پھٹ جائیں۔ اسی لیے خلا باز جب خلاء میں جاتے ہیں تو خلائی سوٹ پہن کر جاتے ہیں، جس کے اندر اتنی ہی مقدار میں دباؤ ہوتا ہے جتنا دباؤ ہماری زمین پر ہے جس کی وجہ سے خلا باز خلاء میں چہل قدمی کرتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے یہ خلائی سوٹ پھٹ جائیں تو خلا بازوں کے جسم بھی پھٹ کر فضا میں بکھر جائیں۔

چونکہ کیپٹن ناگ عنبر کے خلائی جہاز میں زمین جتنا ہی دباؤ تھا اس لیے انہیں خلائی سوٹ پہننے کی ضرورت نہیں تھی۔

کیپٹن اور ناگ کی آنکھیں سامنے لگی ہوئی ٹیلی سکوپ شیشے پر لگی تھیں۔ یہ شیشہ کسی ایسے مادے کا بنا تھا کہ اس پر گرنے والے شہاب ثاقب کے

گولیوں کی طرح آ کر لگنے والے چھوٹے پتھروں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ کیپٹن نے اوپر والی چھوٹی سکرین کی طرف دیکھا۔ وہاں پہلے زمین کا گیند نظر آ رہا تھا۔ اب زمین کا گیند خود ایک ستارہ بن چکا تھا جس پر سورج کی روشنی پڑ رہی تھی، وہ ستارے کی طرح جھلملانے لگا تھا۔

"ہم زمین سے کروڑوں میل خلا میں آ گئے ہیں کیپٹن!" ناگ نے کچھ پریشان سا ہو کر کہا۔

کیپٹن نے سپیڈ کے میٹر کی طرف دیکھا۔

"ناگ! اس وقت ہمارا خلائی جہاز دس کروڑ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے خلا میں سفر کر رہا ہے۔"

ناگ نے اپنے کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے اپنا بوڑھا سر تھام لیا۔

"میرے خدا! ہم اتنی رفتار سے کہاں جا پہنچیں گے؟"

"کچھ معلوم نہیں۔" کیپٹن نے جواب دیا۔

ناگ نے پوچھا، "کیپٹن! تم خلائی مخلوق ہو۔ تم تو خلا سے واقف ہو۔ کیا تم کچھ اندازہ نہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لگا سکتیں کہ ہم خلا میں کس طرف، کس گلیکسی
کی طرف جا رہے ہیں ؟"

کیٹی نے کمپیوٹر کو فیڈ کرنے کے بعد اس کے بٹن
دبائے تو کمپیوٹر کی سکرین پر خلائی زبان میں لکھ
ہوا آیا۔

"ہم خلا میں سیکرو ٹھون سیارے کی طرف جا رہے ہیں۔"
کیٹی نے ناگ کو بتایا تو وہ بولا: "یہ سیکرو ٹھون
سیارہ کیا بلا ہے؟"

کیٹی بولی: "یہ ایک ایسی گلیکسی کا سیارہ ہے جس
سے میں واقف نہیں ہوں۔"

ناگ ٹھنڈی آہ بھر کر خاموش ہو گیا۔ خلائی جہاز
قیامت کی رفتار سے خلا میں بھاگا جا رہا تھا۔ لاکھوں
ننھے ننھے شہاب ثاقب لکیریں سی بناتے ہوئے جہاز
کے قریب سے سٹ سٹ کرتے گزر رہے تھے۔ کچھ جہاز کے
سینا سکوپ شیشے سے ٹکرا کر چکنا چور ہو رہے تھے۔

کیٹی اور ناگ کی آنکھیں سکرین کے شیشے میں سے
سامنے خلا میں گھور رہی تھیں۔ خلا کا رنگ گہرا سیاہ
تھا۔ اس تاریک سمندر میں کروڑوں ستارے دور دور آگ
کے انگاروں کی طرح سرخ تھے۔ کسی کا رنگ نیلی آگ

کی طرح تھا۔ کسی کا رنگ سرخ اور کسی کا سفید آگ
کی طرح تھا۔ ناگ نے دیکھا کہ بہت دور خلا میں سے
ایک بادل کا ننھا سا گولہ قریب آ رہا ہے۔ اس گولے
کو کیٹی بھی غور سے دیکھ رہی تھی۔

"یہ کوئی سیارہ لگتا ہے کیٹی۔" ناگ نے کہا۔

کیٹی نے اسی وقت کمپیوٹر پر انگلیاں چلائیں۔ کمپیوٹر
کی سکرین پر لکھا ہوا آ گیا:

"ہم سیارہ سیکرو ٹھون کی طرف بڑھ رہے ہیں۔"

اس کے ساتھ ہی کمپیوٹر نے سیارہ سیکرو ٹھون کا
درجہ حرارت اور دباؤ اور فضا میں گیسوں کا تناسب
بھی بتا دیا۔

کیٹی نے ناگ سے کہا:

"اس سیارے کا درجہ حرارت اور دباؤ بہت
زیادہ ہے۔ اگر ہم بغیر خلائی سوٹ کے وہاں اترے
تو ہم درجہ حرارت سے پگھل جائیں گے۔ فضا میں
آکسیجن کی مقدار بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔"

ناگ نے کہا: "لیکن ہمیں یہاں اترنے کی کیا
ضرورت ہے۔"

کیٹی بولی: "یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انہیں زمین سے کروڑوں اربوں میل کے فاصلے پر کسی اور ہی گلیکسی میں لے آیا ہے۔ ہیکرو مقون سیارے کا بادل قریب آ رہا تھا۔

جہاز پوری رفتار سے اس کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ اب شہاب ثاقب بھی خلائی جہاز سے نہیں ٹکرا رہے تھے۔ بلکہ پرے ہٹ گئے تھے اور ان کے بیچ میں سے ہیکرو مقون سیارے کا بھورے رنگ کا گولہ صاف نظر آنے لگا تھا۔ خلائی جہاز کا کمپیوٹر ایک ایک سیکنڈ کی کیفیت بیان کر رہا تھا۔ کیپٹی کنٹرول پینل پر بیٹھی کبھی کمپیوٹر کو اور کبھی دوسرے پرزوں کو حرکت کرتے دیکھ رہی تھی۔ کمپیوٹر پر خلائی زبان میں لکھا آ گیا۔

"خبردار! ہم ہیکرو مقون کی فضا میں داخل ہو رہے ہیں۔"

اس کے ساتھ ہی خلائی جہاز کو ایک دھچکا لگا اور پھر اس کی رفتار اپنے آپ کم ہو گئی۔

کیپٹی نے ناگ سے کہا:

"جہاز کے راکٹ، الٹے رُخ کو فائر ہو گئے ہیں انہوں نے سپیڈ کو کنٹرول کر لیا ہے۔"

ناگ نے اپنے جھریوں بھرے چہرے پر ہاتھ پھیر کر کہا:

خلائی جہاز کا رُخ اس سیارے کی طرف ہے اور وہاں پہنچ کر اپنے آپ اُتر جائے گا۔"

ناگ نے کہا: "تو پھر ہمیں خلائی سوٹ پہننے ہوں گے۔ مگر عنبر کا کیا کریں گے۔ وہ تو بالکل انگلی کے سائز کا ہے۔ کیا وہ خلائی سوٹ کے بغیر اس سیارے کا درجہ حرارت اور دباؤ برداشت کر سکے گا؟"

کیپٹی نے کہا: "ہم میں سے صرف عنبر ہی تو ایک ایسا انسان ہے جو ہر سیارے کا درجہ حرارت اور دباؤ برداشت کر سکتا ہے لیکن ہم اسے جہاز سے باہر نکال کر لے جانے کا خطرہ مول نہیں لیں گے۔ وہ فرعونِ مصر کے تابوت کے ساتھ خلائی جہاز ہی میں رہے گا اور ہم سیارے پر اُتر کر حالات کا جائزہ لیں گے۔"

ناگ نے خاموشی سے سر جھکا لیا۔ اس کا ذہن ماریا کے بارے میں سوچنے لگا کہ وہ زمین پر کس حال میں ہو گی؟ کہاں ہو گی؟ اور اب خدا جانے اس سے کبھی ملاقات بھی ہو گی یا نہیں، کیونکہ ان کا خلائی جہاز تو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"خدا جانے اس سیارے پر کیا کیا مصیبتیں ہماری راہ دیکھ رہی ہیں۔"

ٹیکرو ٹھتون سیارے کی بھوری زمین چھوٹی چھوٹی اونچی نیچی بھوری پہاڑیوں میں بدل رہی تھی۔

کیٹی نے کہا:

"ناگ بھیا! ہمیں خلائی سوٹ پہن لینے چاہئیں۔"

کیٹی ڈریسنگ روم میں گئی اور چاندی ایسے چمکیلے پلاسٹک کا خلائی سوٹ پہن کر آ گئی۔ وہ ناگ کے لیے خلائی سوٹ ساتھ لائی تھی۔ دونوں خلائی سوٹ پہن کر بیٹھ گئے۔ ناگ نے عنبر کو خانے میں سے نکال کر اطلاع کر دی کہ ٹیکرو ٹھتون سیارہ آ رہا ہے اور وہ اسے اور فرعون مصر کے تابوت کو جہاز ہی میں چھوڑ کر سیارے کی زمین کا جائزہ لینے نیچے جائیں گے۔

عنبر نے اپنی باریک آواز میں چھوٹی چھوٹی بانہیں ہلا کر کہا:

"مجھے بھی ساتھ لے چلو۔"

کیٹی نے ناگ کی ہتھیلی پر جھک کر عنبر سے کہا:

"پیارے عنبر بھائی! پہلے ہمیں سیارے پر اتر کر جائزہ لے لینے دو۔ بعد میں تمہیں بھی لے جائیں گے۔"

خلائی جہاز پہاڑیوں کے قریب پہنچ رہا تھا۔ کیٹی اور ناگ بڑی سکرین پر ٹکٹکی باندھے تک رہے تھے۔ کمپیوٹر اب خاموش ہو گیا تھا۔ ناگ نے دیکھا کہ بھوری پہاڑیوں کے درمیان گہری تاریک کھڈیں اور لمبی لمبی اندھیری کھائیاں بنی ہوئی ہیں جن میں زرد رنگ کی دھند پھیلی ہوئی ہے۔ "کیٹی! کیا یہ سلفیوریک بادل ہیں؟"

کیٹی نے دھند کی طرف دیکھ کر کہا:

"ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔"

"جہاز کو پہاڑی کے دامن میں اتارنا" ناگ بولا۔

کیٹی نے کہا:

"جہاز میرے کنٹرول میں نہیں ہے۔ یہ اپنے آپ اتر رہا ہے۔"

"اگر یہ کسی گہری کھڈ میں اتر گیا تو ہم ساری زندگی وہاں سے باہر نہیں نکل سکیں گے۔"

ناگ نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

کیٹی بولی: "یہ میرے اختیار میں نہیں ہے ناگ"

خلائی جہاز کے کیبن میں کئی قسم کی چھوٹی چھوٹی بتیاں اپنے آپ جل بجھ رہی تھیں۔ خلائی جہاز اب دو اونچی پہاڑیوں کے درمیان ایک وادی میں اتر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہا تھا۔ ان پہاڑیوں پر کوئی درخت نہیں تھا کوئی انسان یا چرند پرند بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ جہاز آہستہ آہستہ ایک جگہ بھورے اور سیاہ سنگ ریزوں والی زمین پر آ کر اتر گیا۔ خلائی جہاز کے اترتے ہی سارے انجن اپنے آپ خاموش ہو گئے۔ جہاز میں سناٹا چھا گیا۔ کیتھی نے اپنے سر پر شیشے کا گول ہیٹ رکھ لیا۔

ناگ نے عنبر سے کہا:

"ہم سیارے کی سرزمین پر اتر رہے ہیں۔ تم فکر نہ کرنا۔ ہم زیادہ دور نہیں جائیں گے۔"

عنبر نے پتلی آواز میں کہا:

"کاش تم مجھے بھی اپنے ساتھ لے جاتے۔"

ناگ بولا: "ابھی یہ خطرہ مول نہیں لیا جا سکتا عنبر بھیا۔"

ناگ نے عنبر کو خانے میں رکھ کر بند کر دیا۔ ان کے پاس کوئی خلائی پستول وغیرہ بھی نہیں تھا۔ کیتھی جہاز کی پہلی منزل میں آ کر دروازے کے پاس کھڑی ہو گئی۔ یہاں دو دروازے تھے اور ان کے درمیان ایک چھوٹی سی ہوا کی دباؤ والی راہ داری تھی جو چار قدم لمبی تھی۔

کیتھی نے دروازے کی بائیں جانب لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دروازہ اپنے آپ اوپر اٹھ گیا۔ دونوں راہ داری میں داخل ہو گئے۔ اب سامنے خلائی جہاز کا آخری دروازہ تھا۔ بٹن دبانے سے وہ دروازہ بھی کھل گیا اور ایک سیڑھی اپنے آپ نیچے لٹک گئی۔ کیتھی آگے آگے تھی۔ پیرو ستون سیارے کی ہوا اس کے پریشر سوٹ سے ٹکرائی تو اسے ایک جھرجھری سی آ گئی۔ حیرانی کی بات تھی کہ یہاں کی فضا کا درجہ حرارت بہت زیادہ تھا۔ اتنا زیادہ کہ اگر ہماری دنیا میں ہو تو پتھر پگھل جائیں مگر یہاں کسی پتھر کسی سنگ ریزے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ زمین کی کشش نارمل تھی مگر ہوا کا دباؤ بے حد زیادہ تھا۔ مگر پریشر سوٹ کی وجہ سے ناگ اور کیتھی کو یہ دباؤ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ دونوں خلائی جہاز کی سیڑھیاں اترنے لگے۔ کیتھی آگے آگے تھی [illegible] ہو جانے کی وجہ سے ناگ سیڑھیوں کو پکڑ کر نیچے اتر رہا تھا۔ کیتھی نے آخری سیڑھی پر پہنچ کر بڑی احتیاط سے اپنا اگلا پاؤں زمین پر رکھ کر زمین کی سختی کو محسوس کیا۔ زمین سخت تھی۔

"ناگ میرے پیچھے پیچھے آ جاؤ۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے خلائی خول کے اندر لگے مائیکرو سگنل پر ناگ سے بات کی۔ ناگ بھی کیٹی کے پیچھے زمین پر اتر آیا۔ انہوں نے چاروں طرف نگاہ ڈالی۔ یہاں نہ اندھیرا تھا نہ روشنی تھی۔ بس ایک ایسی فضا تھی جس میں دھیمی دھیمی شام ایسے وقت ایسی روشنی تھی اور زرد دھند کی لہریں دریا کی موجوں کی طرح کسی وقت اس کے قریب سے ہو کر گزر جاتی تھیں۔ دونوں پھونک پھونک کر قدم رکھتے مجوری پہاڑی کی پچھلی طرف آ گئے۔

یہاں آ کر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک کھلا میدان ہے جس میں زرد اور سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے پتھر بکھرے ہوئے ہیں اور سامنے کچھ فاصلے پر پیلے رنگ کی دھند کی لہروں میں ایک چوکور عمارت کھڑی ہے۔ یہ بلند عمارت نیچے سے چوکور تھی مگر اوپر جا کر تکونی ہو گئی تھی۔ اس کا اپنا رنگ بھورا تھا اور زرد دھند کی لہریں اس کے ارد گرد سانپ کی طرح لپٹی ہوئی تھیں۔

ناگ نے کہا:

"یہ کیسی عمارت ہے کیٹی؟"

کیٹی بھی اس پُراسرار عمارت کو تک رہی تھی۔ کہنے لگی:

"یہ تو وہاں چل کر ہی معلوم ہو گا۔"

سنگ ریزوں پر سے گزرتے ہوئے وہ پُراسرار عمارت کی طرف چل پڑے۔ جب وہ قریب پہنچے تو زرد رنگ کی پٹی نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔ یہ زرد پٹی جو لہرا رہی تھی، بل کھا رہی تھی ایک لمبے سانپ کی طرح ان کے خلائی لباس سے چمٹ رہی تھی۔

کیٹی نے کہا:

"ناگ! تمہیں کچھ محسوس ہو رہا ہے؟"

ناگ نے کہا:

"ہاں۔ مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے میرے جسم میں بجلی کا ہلکا ہلکا کرنٹ داخل ہو رہا ہے۔"

"واپس مڑ چلو ناگ!"

یہ کہہ کر کیٹی نے واپس قدم اٹھانا چاہا تو اسے محسوس ہوا کہ وہ واپس نہیں مڑ سکتی۔

ناگ نے کہا کہ میرے پاؤں پیچھے نہیں مڑ رہے۔

کیٹی نے کہا:

"میرے ساتھ بھی یہی پیش آ رہا ہے۔ میرے پاؤں پیچھے نہیں گھوم رہے۔"

کیٹی اور ناگ کے قدم اب اپنے آپ پُراسرار عمارت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی طرف اٹھنے لگے جس کے چبوترے تک زرد پتھر
کی سیڑھی جاتی تھی۔ وہ جیسے اپنے آپ سیڑھیاں چڑھ
کر چبوترے پر آ گئے۔ پراسرار عمارت میں ایک دروازہ
تھا جس کی شکل اردو کے ہندسے ۸ ایسی تھی۔ کسی نظر
نہ آنے والی طاقت نے انہیں دروازے کے اندر دھکیل
دیا۔ اندر داخل ہوتے ہی جیسے وہ گہرائی میں گر پڑے
اور آہستہ آہستہ فضا میں تیرتے ہوئے نیچے ہی نیچے
اترتے چلے گئے۔

"ناگ! تم میری آواز سن رہے ہو؟"

"ہاں۔ مجھ پر غنودگی چھا رہی ہے۔" ناگ نے جواب دیا۔
ناگ کی آواز میں کمزوری اور نقاہت تھی۔ کیٹی پوری
طرح ہوش میں تھی۔ اس نے ناگ کا بازو پکڑ لیا۔ اس
کی آنکھوں کے سامنے زرد رنگ کی دھند تھی دھند ہی جس
کا رنگ اب بھورا نسواری ہونے لگا تھا۔ اب جو
کیٹی نے ناگ کو پکارا تو اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ کیٹی نے
ناگ کی طرف دیکھا۔ بھوری نسواری دھند کے بادل
میں اسے ناگ کی شکل دکھائی نہ دی۔ اب کیٹی کی بھی
آنکھیں بند ہونے لگی تھیں۔ اس نے ناگ کا بازو تھام
رکھا تھا۔ وہ [illegible] بھوری دھند میں اترتے چلے گئے

جیسے خلا میں ہوں۔ اس کے بعد کیٹی کو بھی ہوش نہ رہا۔ وہ
بھی ناگ کی طرح بے ہوش ہو چکی تھی۔
عنبر کو خلائی جہاز کے ایک خانے میں پڑے پڑے
کافی دیر ہو گئی اور کسی نے اسے باہر نہ نکالا تو عنبر
کو فکر ہوا کہ ناگ اور کیٹی کسی مشکل میں نہ پھنس گئے
ہوں۔ خانے میں سے باہر نکل کر اس نے خلائی جہاز
کے فرش پر چھلانگ لگا دی۔ کسی بچے کی انگلی جتنا عنبر
فرش پر چلتا نچلی منزل میں آ گیا۔ خلائی جہاز کا دروازہ
بند تھا۔ وہ جہاز کی پچھلی طرف آ گیا۔ یہاں ہوا نکلنے کا
ایک [illegible] پائپ لگا تھا۔ عنبر اس کے سوراخ میں گھس
گیا۔ وہ خلائی جہاز سے نکل کر پیلے رنگ کی زمین
پر آن گرا۔ اسے محسوس ہوا کہ فضا میں شدید قسم کی گرمی
ہے اور فضا میں ہوا کی بجائے زیادہ [illegible]
[illegible]
[illegible] اور فضا کی آگ بھی اس کا کچھ نہیں
بگاڑ سکتی تھی۔ اس نے دیکھا کہ فضا میں [illegible]
دھند [illegible] ہے اور زرد رنگ کی دھند [illegible]
[illegible]
[illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نشان اس طرح پڑے تھے کہ جہاں جہاں سے وہ گزرے تھے وہاں وہاں سے سنگ ریزے ادھر ادھر ہٹ گئے تھے۔

عنبر نے ان کے پاؤں کے نشانوں کے ساتھ ساتھ چلنا شروع کر دیا۔

پہاڑی کی دوسری جانب پہنچ کر اس نے بھی بھورے زرد پتھروں کے میدان میں وہی پراسرار عمارت دیکھی جس کے گرد زرد رنگ کی لہریں سانپ کی طرح لپٹی ہوئی تھیں۔ عنبر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا میدان سے گزر کر پراسرار عمارت کی سیڑھیاں چڑھنے لگا تو زرد رنگ کی بادلوں کی پٹی اس کے گرد سانپ کی بل کھاتی لپٹ گئی۔ عنبر اس زرد رنگ کے بادلوں کی پٹی کے ساتھ عمارت کی چاروں طرف گھومنے لگا۔ پھر یہ زرد بادل کا سانپ عنبر کو ساتھ لے کر عمارت سے دور ہونے لگا۔ عنبر نے بہت کوشش کی کہ وہ پٹی پر سے نیچے کود جائے مگر اس زرد لہر نے اسے سانپ کی طرح لپیٹنے شکنجے میں جکڑ رکھا تھا۔

عنبر کی آنکھیں کھلی تھیں۔ کیا دیکھتا ہے کہ زرد بادل کا سانپ اسے اٹھائے اٹھائے ایک اونچے پہاڑ کے

غار میں داخل ہو رہا ہے۔ ایک دم سے اندھیرا چھا گیا۔ عنبر کو کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اسے اپنے کانوں میں ایسی بھیانک آوازوں کا شور سنائی دیا جیسے بہت سی چڑیلیں رو رہی ہوں، بین کر رہی ہوں۔ پھر اسے کسی نے جیسے پیچھے دھکا دیا۔ عنبر نے آنکھیں کھول دیں۔ تاریکی غائب ہو گئی تھی۔ زرد دھند ختم ہو چکی تھی۔ عنبر شیشے کے ایک مرتبان میں پڑا تھا جس کا ڈھکن اوپر سے کھلا تھا۔ اس نے مرتبان کے شیشے میں سے دیکھا کہ سامنے ایک چبوترے پر ایک بہت بڑا سر رکھا ہے جس کی ناک اور منہ غائب ہیں۔ ماتھے پر آنکھ کی شکل کا ایک گہرا سوراخ ہے۔ عنبر حیران ہو کر اس انوکھے چہرے کو تک رہا تھا کہ اس کی آنکھ کے سوراخ میں سے ایک زرد لمبے بالوں والی عورت جس نے زرد رنگ کا سونے کا تاج پہن رکھا تھا۔ ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں انسان کی کھوپڑی لیے باہر نکلی اور آہستہ آہستہ اس مرتبان کی طرف بڑھنے لگی جس میں چھوٹا سا عنبر بند تھا۔ عنبر نے سوچا یہ کوئی خلائی آسیب تو نہیں؟

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

- اس عورت نے عنبر کے ساتھ کیا سلوک کیا؟
- ناگ اور کیپٹن کو ہوش آیا تو انہوں نے اپنے آپ کو کہاں پایا؟
- ماریا جو ویران تباہ شدہ زمین پر رہ گئی تھی اس کے ساتھ کالو پجاری نے کیا کیا؟
- سرخ بالوں والی امریکی لڑکی اور خلائی انسان جو تاریخ کے پرانے دور میں نکل گئے تھے ان پر کیا گزری؟ کیا جولی کی اپنے سائنس دان ڈیڈی سے ملاقات ہوئی؟

ان سوالوں کے جواب آپ کو "عنبر ناگ ماریا خلا میں" کی قسط نمبر ۱، "خلائی جہاز کی موت" میں ملیں گے۔ جہاں سے عنبر ناگ ماریا کا خلائی سفر شروع ہو رہا ہے۔

میرے نام

محترم انکل اے حمید صاحب! یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ ناگ ماریا عنبر سیریز ابھی ختم نہیں ہوگی۔ بلکہ سو قسطیں مکمل کرنے کے بعد دوبارہ ہر کتاب ایک مکمل کہانی ہوگی۔ میرے خیال میں ناگ ماریا عنبر کا نیا سفر مستقبل کا زمانہ ہوگا اور وہ آنے والے زمانے یعنی مثال کے طور پر [illegible] یا [illegible] یا اس سے بھی [illegible] سال آگے پہنچ جائیں یا یہ بھی ہو سکتا ہے وہ خلاء میں پہنچ جائیں اور اُن کا سفر سیاروں اور ستاروں کی دنیا میں شروع ہو۔ چند ماہ سے آپ نے زرتاشی مشن، پرانے قلعے کی فائل اور عنبر ناگ ماریا سیریز کا ایک ایک ناول شائع کرنا شروع کر دیا ہے۔ کیا بات ہے؟ خط لکھنے سے پہلے میں آپ کا ناول ناگن رقاصہ پڑھ رہا تھا اور ابھی تک تقریباً چالیس کے قریب صفحات پڑھے ہیں۔ ناول کے پیچھے آپ کے قارئین کے جو خط شائع کیے گئے ہیں اُن میں سے ایک خط کراچی کے سید سلمان سلیم نے لکھا ہے لیکن میں اُن کی اس بات سے متفق نہیں کہ جاسوسی ادب بچوں کی ذہنیت خراب کرتا ہے۔ زمانہ اتنی ترقی کر چکا ہے اور یہ صاحب ابھی طلسم کی دنیا میں بس رہے ہیں۔ ٹھیک ہے طلسم کی کہانیاں بھی ہونی چاہیئے لیکن ایسی جیسی ناگ ماریا عنبر سیریز کی ہیں کیونکہ اس میں جاسوسی بھی ہے اور طلسم بھی۔ یعنی ایک ٹکٹ میں دو مزے۔ آپ تو خود جاسوسی ناول زرتاشی مشن اور پرانے قلعے کی فائل لکھتے ہیں اور یہ آپ اچھی طرح جانتے ہوں گے کہ آپ کی کہانیاں تہذیب کے دائرے سے باہر ہیں یا نہیں [illegible] ہے۔ آخر میں آپ سے میں یہ بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مصنف : ایم اے راحت

عنبر ناگ ماریا

۵ ہزار سالہ سفر کی
پُراسرار اور سنسنی خیز داستان

۱۔ لاش سے ملاقات ۵/-
۲۔ جہاز ڈوب گیا ۵/-
۳۔ مندر کی چڑیل ۵/-
۴۔ نیلے غار کی مورتی ۵/-
۵۔ ناگ لندن میں ۵/-
۶۔ تابوت میں سانپ ۵/-
۷۔ موت کا دریا ۵/-
۸۔ سانپ کا انتقام ۵/-
۹۔ سانپ کی آواز ۵/-
۱۰۔ ناگ کا قتل ۵/-
۱۱۔ شاہ جلوط کا خزانہ ۵/-
۱۲۔ پتھر کا ہاتھ ۵/-
۱۳۔ طوفانی سمندر کا بھوت ۵/-
۱۴۔ ڈوانا سورس کا جزیرہ ۵/-
۱۵۔ سیاہ پوش سایہ ۵/-
۱۶۔ انسانی بلی ۵/-
۱۷۔ سانپوں کا جنگل ۵/-
۱۸۔ ماریا اور بن مانس ۵/-
۱۹۔ قبر نما انسان ۵/-
۲۰۔ لکشمی دیوی کا انتقام ۵/-
۲۱۔ ناگ اور جادو کی ترشول ۵/-
۲۲۔ ناگ عنبر مقابلہ ۵/-
۲۳۔ لاش کی چیخ ۵/-
۲۴۔ آسیب کی رات ۵/-
۲۵۔ ۹۹ ہیروں کی انگوٹھی [illegible] ۱۵/-
۲۶۔ عنبر پھانسی کی کوٹھری میں ۵/-
۲۷۔ ماریا اور جادوگر سانپ ۵/-
۲۸۔ نقلی ناگ کی سازش ۵/-
۲۹۔ بابل کی بدروحیں ۵/-
۳۰۔ قبر کی دلہن (خاص نمبر) ۶/۵۰
۳۱۔ آدھا گھوڑا آدھا انسان ۵/-
۳۲۔ ناگ ناگن مقابلہ ۶/-
۳۳۔ ایک آنکھ والی عورت ۶/-
۳۴۔ مُردوں کی شہزادی ۶/-
۳۵۔ سانپوں کا دربار ۶/-
۳۶۔ قبر اور ڈھانچہ ۶/-
۳۷۔ عقرب دیوتا کا پجاری ۶/-
۳۸۔ کٹا ہوا زندہ ہاتھ ۶/-
۳۹۔ عنبر لاہور میں ۶/-
۴۰۔ چڑیلوں کی ملکہ (خاص نمبر) ۱۳/-
۴۱۔ مُردہ ہونٹ اور ماریا ۱۰/-
۴۲۔ رات کا کالا کفن ۶/-
۴۳۔ گمشدہ رات کی بدروحیں ۶/-
۴۴۔ ممباطوش اور ناگ ۶/-
۴۵۔ ماریا سونے کی مورتی ۶/-
۴۶۔ ناگ غائب ہو گیا ۶/۵۰
۴۷۔ خون کی آبشار ۶/۵۰
۴۸۔ شیشے کی آنکھ پھوڑ ڈال ۶/۵۰
۴۹۔ خونی لومڑی ۶/۵۰
۵۰۔ کھوپڑیوں کا محل [illegible] ۱۵/-
۵۱۔ ماریا بوتل میں بند ہوگئی ۶/۵۰
۵۲۔ خون کی پیاس ۶/۵۰
۵۳۔ ناگ اور سپیرا ۶/۵۰
۵۴۔ چھتری کی آنکھ والا جاسوس ۶/۵۰
۵۵۔ ناگ اور ناگن رنگ ماتی ۶/-
۵۶۔ چار پُراسرار سپیرے ۶/-
۵۷۔ اسباد دیوی کی مورتی ۶/-
۵۸۔ خفیہ مندر کی تلاش ۶/-
۵۹۔ موت کا وعدہ ۶/۵۰
۶۰۔ اور قبر کھل گئی ۶/۵۰
۶۱۔ لاش کا دوسرا جسم ۶/-
۶۲۔ ماریا قتل ہو گئی ۶/-
۶۳۔ خالی تابوت یاقوتی سانپ ۶/-
۶۴۔ ماریا اور ممی کی لاش ۶/۵۰
۶۵۔ نیلی قبر کا خفیہ راستہ ۶/۵۰
۶۶۔ عنبر سانپ بن گیا ۶/-
۶۷۔ عنبر اور ڈسکو مُردے ۶/۵۰
۶۸۔ کیٹی پھانسی کے تختے پر ۶/۵۰
۶۹۔ عنبر انگوٹھی میں اُتر گیا ۶/-
۷۰۔ دیوی رودشنک کے اژدہا
۷۱۔ عنبر کا سر کٹ گیا
۷۲۔ چنگیز خان لاہور میں ۱۰/-
۷۳۔ دیوتا اقلام پر قربان کرو
۷۴۔ ماریا سانپ بن گئی
۷۵۔ روح اور سانپوں والے [illegible]
۷۶۔ ماریا انار کلی میں ۶/۵۰
۷۷۔ قبر مرتبان اور ہڈیاں ۶/۵۰
۷۸۔ سیاہ کفن پوش بلا ۶/۵۰
۷۹۔ پُراسرار فرعون کا ڈھانچہ ۶/۵۰
۸۰۔ طلسمی تختی اور سانپوں کا غار ۶/۵۰
۸۱۔ قفل والا پُراسرار چہرہ ۶/۵۰
۸۲۔ ڈاکو سیاتا اور عابدہ کا پُتلا ۶/۵۰
۸۳۔ روتی آنکھوں والا چراغ ۶/۵۰
۸۴۔ کھوپڑی پر جلتی موم بتی ۶/۵۰
۸۵۔ زرد آنکھوں والی پُراسرار عورت ۶/۵۰
۸۶۔ شیطان کی روح اور بن مانس ۶/۵۰
۸۷۔ اژدہا اور عیار پجاری ۶/۵۰
۸۸۔ انسانی سروں والا چمگادڑ ۶/۵۰
۸۹۔ شہر طوم سپیرا اور دو ناگ ۶/۵۰
۹۰۔ خوفناک سمندری آنکھ ۶/۵۰
۹۱۔ ناگن مجھے کاٹو ۶/۵۰
۹۲۔ نقلی ماریا ۶/۵۰
۹۳۔ جاسوس سانپ ۶/۵۰
۹۴۔ سامری کے اژدہا ۶/۵۰
۹۵۔ سمندری جوگن ۶/۵۰
۹۶۔ عنبر ناگ ماریا کراچی میں ۶/۵۰
۹۷۔ عنبر ناگ کو قتل کر دو ۶/۵۰

نیا مکتبہ اقبال : ۱۴/ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور ۸